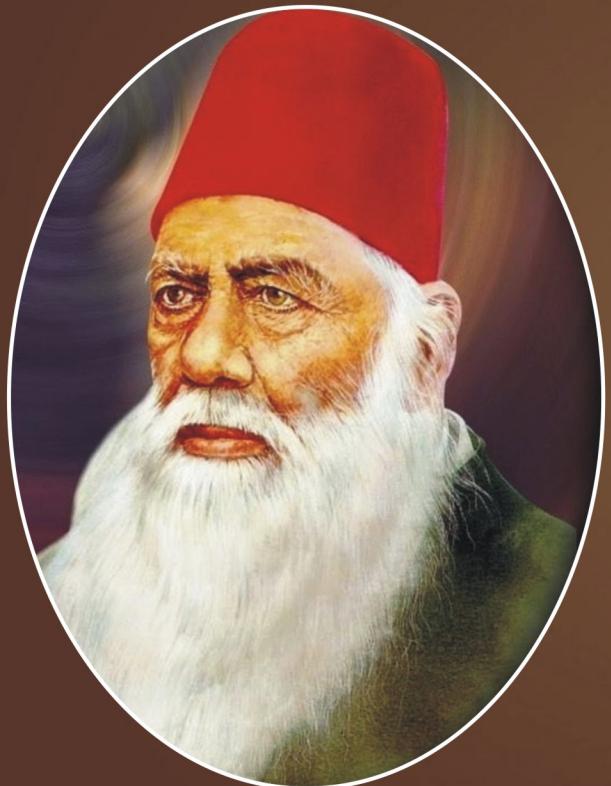


توقیت سرسید احمد خاں تحقیقی تناظر



تحقیق و تالیف

ڈاکٹر ذکیر رانی

ڈاکٹر ذکیر رانی کی محققانہ گفتگوں کر میری دلچسپی میں اضافہ ہوا کہ پی ایچ۔ڈی کے مقالے میں سرسید احمد خاں کی توقیت میں نئے مأخذات کا اضافہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کچھ دنوں بعد ذکیر رانی نے یہ خوشخبری بھی سنادی کہ سجاد اختر صاحب کے ذریعے پروفیسر شافع قدوائی کی کتاب تک رسائی ممکن ہو گئی ہے۔ یہ سننا تھا کہ میں نے اپنی اس تعلیم یافتہ طالبہ پر زور ڈالا کہ سرسید احمد خاں کی توقیت کا معاملہ ۲۰۱۷ء میں ہی مکمل کر کے شائع کروادیا جائے۔ یہ سعادت مندر شاگردہ اس مشورہ پر فوری عمل پیرا ہو گئی۔ ”توقیت سرسید احمد خاں تحقیقی تناظر“، میرے سامنے ہے۔ اس کتاب میں سرسید سے متعلق جملہ مأخذات اور اہم کتب کا اس جامعیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر میں یہ کہوں تو بے جانہ ہو گا کہ یہ توقیت تحقیق سرسید کے لیے مأخذات کی جستجو اور ان کے ثقہ ہونے میں نہایت وقیع مأخذ ثابت ہو گا۔

(اقتباس)

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرینین احمد (شاداب آحسانی)

تو^توقیت سر سید احمد خان

تحقیقی تناظر

| | | |
|---------------|---|---|
| کتاب | * | تو ^ت وقیت سر سید احمد خان تحقیقی تناظر |
| تحقیق و تالیف | * | ڈاکٹر ذکیر رانی |
| اشاعت | * | ۲۰۱۷ء |
| تعداد | * | پانچ سو |
| مطبع | * | واحد پر نظر، اردو بازار، کراچی |
| قیمت | * | ۵۰ روپے |

تحقیق و تالیف

ڈاکٹر ذکیر رانی

ناشر
حلقة شاد آب احانی

فہرست

| | | |
|-----|--|-----------------|
| ۵ | پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب آحسانی) | حق بحق دار رسید |
| ۷ | ڈاکٹر محمد احمد علی | قلم برداشتہ |
| ۹ | مؤلفہ | معروضات |
| ۱۲ | تو ^ي قیت سرید احمد خاں تحقیقی تناظر | سیدیات |
| ۲۸ | | حوالی و تعلیقات |
| ۵۹ | | كتابیات |
| ۱۱۱ | | |

استاد محترم

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد شاداب آحسانی
کے نام

کار سازِ ما بے فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

حق بحق دار رسید

سنديافتنے لوگوں کے درمیان تعلیم یافتہ لوگوں کو ڈھونڈھنا اب سہل نہیں رہا۔ اکثریت سنديافتنے ہے تعلیم یافتہ خال نظر آتے ہیں۔ مولوی میر حسن ہوں کہ فاروق چر یا کوئی کے زمانے قصہ پارپنہ ہو چلے ہیں۔ ایسے میں سرید احمد خاں کی ولادت کو دوسو بر س کا عرصہ ہو چکا ہے اور میری تعلیم یافتہ شاگردہ ”توقیت سرید احمد خاں تحقیقی تناظر“ کی اشاعت پر کمر بستہ ہوئی جاتی ہے۔ میں نے جب یہ دیکھا تو فوراً خیال آیا کہ: ”بھائی! تم نے نئے تحقیقی ماذدات کو اچھی طرح کھنگالا ہے کہ نہیں !!!“ تو میری اس تعلیم یافتہ شاگردہ نے تازہ ترین تحقیق کا ذکر چھیڑ دیا کہ پروفیسر شافع قدوالی کی کتاب ”سوخ سرید ایک بازدید“ کا ذکر کرتے ہوئے فرمائے لیگیں کہ: ”پروفیسر شافع قدوالی نے سرید احمد خاں کے ٹمن میں بہت سے التباسات کو تحقیقی سطح پر (Cross Referencing) کے ذریعے نہ صرف پرکھا ہے بلکہ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے وہ حوالے بھی دیے گئے ہیں جن کو رد نہیں کیا جاسکتا۔“ ڈاکٹر ذکیرہ رانی کی محققانہ ننگوں کر میری دلچسپی میں اضافہ ہوا کہ پی ایچ۔ ڈی کے مقابلے میں سرید احمد خاں کی توقیت میں نئے ماذدات کا اضافہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کچھ دنوں بعد ذکیرہ رانی نے یہ خوشخبری بھی سنادی کہ سجاد اختر صاحب کے ذریعے پروفیسر شافع قدوالی کی کتاب تک رسائی ممکن ہو گئی ہے۔ یہ سننا تھا کہ میں نے اپنی اس تعلیم یافتہ طالبہ پر زور ڈالا کہ سرید احمد خاں کی توقیت کا معاملہ ۲۰۱۶ء میں ہی مکمل کر کے شائع کروادیا جائے۔ یہ سعادت مند شاگردہ اس مشورہ پروفیسری عمل پیرا ہو گئی۔

”توقیت سرید احمد خاں تحقیقی تناظر“ میرے سامنے ہے۔ اس کتاب میں سرید سے متعلق جملہ ماذدات اور اہم کتب کا اس جامعیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر میں یہ کہوں تو

بے جانہ ہو گا کہ یہ توقیت تحقیقی سرید کے لیے ماذدات کی جستجو اور ان کے ثقہ ہونے میں نہایت وقیع ماذد ثابت ہو گا۔ پروفیسر شافع قدوالی، افتخار عالم خاں، عرفان جبیب، محمود الرحمن، سید معین الحق، حامد حسن قادری، ڈاکٹر سی۔ ڈبلیو۔ ٹرول، ڈاکٹر خلیق انجمن، محمود احمد برکاتی وغیرہ کا بطور خاص مطالعہ کیا گیا۔ اس ضمن میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ فکری اختلاف دراصل عکتہ نظر کا اختلاف ہوتا ہے۔ ہماری علمی روایت میں رد و قول کے ماہین یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ میں اس اعتبار سے خوش نصیب ہوں کہ جس زمانے میں شاگرد کلاسوں یا جامعات کے شاگرد ہوتے ہیں۔ میری گرہ میں چند ایسے شاگرد ہیں جن پر تadem مرگ مجھے فخر ہے گا۔ اُن شاگردوں میں نمایاں ترین نام ڈاکٹر ذکیرہ رانی کا ہے۔ یہ اُن شاگردوں میں شمار کی جاسکتی ہے جن کو استاد سکھاتا بھی ہے اور ان کے سوالوں کے ذریعے سمجھتا بھی ہے۔ ڈاکٹر ذکیرہ رانی کو اس کتاب کی اشاعت پر دلی مبارک باد اور یہ دعا کرنے والے کل میں ڈاکٹر ذکیرہ رانی فروع علم کا استعارہ قرار پائے۔ ”حلقة شاداب احسانی“ ڈاکٹر ذکیرہ رانی کا خواب ہے۔ اس کی تعبیر میرے وہ شاگرد ہیں جو واقعی تعلیم یافتہ ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب احسانی)

سابق صدر شین و پروفیسر

شعبہ اردو، جامعہ کراچی

شافع قدوائی نے 'حیات جاوید' کے حوالے سے وہ مأخذات دیے ہیں جنھیں روکنا کسی سطح پر بھی ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر ذکیر رانی نے انتہائی اختصار کے ساتھ سرید کی حیات، ولادت سے تادم مرگ جس طرح سال بے سال پیش کی ہے اور اختلافی پہلوؤں پر جس طرح تعلیقات کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پیش کیے ہیں، اس سے سرید احمد خاں سے متعلق مفروضات اور غلط فہمیوں کا بہت حد تک ازالہ ہو گیا ہے جبکہ کتاب کا آخری حصہ سید یات پر مشتمل ہے جس میں سرید شناسی کے حوالے سے اہم کتب، رسائل و جرائد کے سرید نمبروں کی تفصیل سے نئے محققین کے لیے بہت آسانیاں پیدا ہو گئیں ہیں اور سرید شناسی میں مدد ماننا بھی ایک لازمی امر ہے۔ میری اور ڈاکٹر ذکیر رانی کی نسبت ایک ہے یعنی میں اور ڈاکٹر ذکیر رانی ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں اس نسبت سے میری ڈاکٹر ذکیر رانی سے قرابت داری بتتی ہے۔ قرابت داری کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ بے لگ تبصرہ بھی جانب داری کے ذمیل میں شمار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ذکیر رانی کی یہ کتاب سرید پر لکھی جانے والی کتب میں ایک اہم اضافہ ہے۔ میں تہ دل سے حلقة شاداب احسانی کی کنوینس ڈاکٹر ذکیر رانی کو اس کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد احمد علی

لیکچرر، شعبۂ اردو
گورنمنٹ ڈگری سائنس ایڈ کا مرکز کالج
 بلاک: ۷، گلشنِ اقبال، کراچی

فصل برداشتہ

میں ذکیر رانی سے اس وقت واقف ہونا شروع ہوا جب ۲۰۱۱ء میں گلستانِ جوہر کے کالج میں بذریعہ پبلک سروس کمیشن ان کا تقریب طور پر لیکچر ہوا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس سے قبل ذکیر رانی شعبۂ اردو، جامعہ کراچی میں معادن استاد کے فرائض انجام دے رہی تھیں اور "اردو تقدیر آغاز تا ۲۰۰۰ء تحقیقی مطالعہ" کے موضوع پر ڈاکٹر شاداب احسانی کے زیر نگرانی تحقیق میں منہمک تھیں۔ ایسا شاید کہم ہی ہوا ہو گا کہ کوئی پندرہ روز تک گریڈ ۱ میں رہے اور پندرہ دن بعد گریڈ ۱۸ میں ہو جائے۔ ذکیر رانی پندرہ دن تک کالج میں لیکچر ہر رہیں بعد ازاں بذریعہ سلیکشن بورڈ وفاقی اردو یونیورسٹی میں لیکچر ہو گئیں۔ عموماً طالب علموں کا ذوق و شوق ملازمت کے حصول کے بعدم توڑ دیتا ہے۔ میں بھی یہی سمجھا کہ ذکیر نے منزل کو پالیا لیکن مجھے حیرت اس وقت ہوئی جب ۲۰۱۳ء میں ذکیر کو پی ایچ۔ ڈی کی سند کا اہل قرار دیا گیا کیونکہ ۱۳ ابواب پر مشتمل مقالہ تحقیقی سطح پر لہو رونے کے متراوف تھا۔ جون ۲۰۱۴ء سے ڈاکٹر ذکیر رانی شعبۂ اردو، جامعہ کراچی سے بھیثیت استینٹ پروفیسر وابستہ ہیں۔

بہر حال اب میرے سامنے ڈاکٹر ذکیر رانی کی کتاب "توقیت سرید احمد خاں تحقیقی تناظر" ہے۔ عنوان کو دیکھ کر مجھے لگا کہ اس کتاب کی کیا ضرورت ہے؟ سرید پر گذشتہ ڈیڑھ صدی سے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور لکھا جا رہا ہے۔ تقریباً آٹھ دس سو ان نگاروں نے اُن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل رoshni ڈالی ہے۔ اس سوال کے جواب کے حصول کے لیے میں نے مذکورہ کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو انداز ہوا کہ سرید کی یہ توقیت ان مأخذات سے تیار کی گئی ہے جن کو کسی سطح پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ جن میں تازہ ترین کتاب شافع قدوائی کی شامل ہے۔

سرسید کی شخصیت اور کارناموں کا پہلا اعتراض عالمی سطح پر کرنے جی۔ ایف۔ آئی۔
گراہم نے ۱۸۸۵ء میں اپنی کتاب:

The Life and Works of Sir Saiyyad Ahmad Khan

میں کیا جبکہ سرسید کے دوست حاجی محمد اسلمعلیٰ خاں رئیس دتاولی اس امر پر کمر بستہ ہوئے، علامہ شبلی نعمانی نے آمادگی بھی ظاہر کی بوجہ یہ مرحلہ طے نہ ہو سکا بعد ازاں ان کے دوست منشی سراج الدین نے اس حوالے سے علی گڑھ میں قیام کیا اور ۱۸۸۲ء میں ان کی مرتب کردہ سوانح بوجہ سرسید کو پسند نہ آئی☆ پھر مولا نا الاطاف حسین حاملی نے اس سوانح کی مدد اور کچھ ذاتی تگ و دوکر کے حیات جاوید لکھ کر سرسید کی زندگی اور کارناموں کا مبسوط و مربوط احوال ہم تک پہنچایا جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔ سرسید احمد خاں کی وفات کے بعد علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں اور بے شمار جرائد و رسائل کے خصوصی شمارے سرسید حیات و خدمات کے تحت مضامین شائع کرتے ہیں۔ تاحال یہ سلسلہ جاری ہے اور رہے گا۔ ان رسائل میں سرسید سال بے سال کے عنوان کے تحت کئی مرتبین نے ان کی زندگی کو مر بوط کر کے پیش کیا مگر ان میں حواشی و تعلقات کا اہتمام عمومی طور پر نہیں کیا جاتا جبکہ کرونولوژی کے ترتیب دینے سے کسی بھی شخصیت کی زندگی کے تاریک گوشے منظر عام پر آ جاتے ہیں اور مزید تحقیق کے امکانات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں شائع ہونے والی سوانح حیات جاوید اکیسویں صدی میں بہت سے اہم حوالوں کے سبب اہم ہے تو بہت سے واقعات اور سینے کے اختلافات کے سبب اس کی مزید چھان پچھل کی ضرورت بھی اجاگر ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں علی گڑھ یونیورسٹی اور ہندوستان بھر میں بہت سا کام ہو چکا ہے اور ہورہا ہے۔ یہ عہد حاضر کی ضرورت بھی ہے کہ سرسید جیسی عبقری شخصیت کی سوانح جدید مأخذات تحقیق سے مزین ہوتا کہ آنے والی نسلیں ان کی شخصیت کو مکمل طور سے متعارف ہو سکیں۔ حال ہی میں سیرت فریدیہ کی جدید تدوین ڈاکٹر خلیق انجمن، سرسید درون خانہ، پروفیسر افتخار، سوانح سرسید ایک بازدید، پروفیسر شافع قدوالی نے اس ضمن میں نئے سوالات کو اٹھایا اور کئی تشنیہ امور کے جوابات بھی دیے۔ اس امر کی طرف میری توجہ میرے ریسرچ سپروائزر پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب احسانی) نے مبذول کروائی اور عناصر خمسہ

☆ جواب: سوانح سرسید ایک بازدید

معروضات

علام فانی کا خاکی کردار انسان اپنی ذات و صفات میں اس کائنات کی تمام مخلوقات میں اشرف درجات کا حامل ہے۔ بقول میر صاحب ۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں

تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

آج کا منظر نامہ انسانوں کی کمیابی پر نوحہ کننا ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنے اشرف ہونے کو انفرادیت عطا کر سکے۔ سرسید احمد خاں کی شخصیت ایسی آفاقتی شخصیات میں نمایاں ہے۔ سرسید احمد خاں نے اپنی اکیاسی سالہ زندگی کو جیسے سر کیا وہ آج کے دور میں سوچنا بھی محال ہے۔ انہوں نے وہ کام کیے کہ ان کے مخالفین، متعرضین بھی معرف رہے کہ سرسید کام کرتا ہے، اردو زبان کو ہندوستان کی تعلیم کے حوالے سے سب سے پہلے سرسید نے متعارف کرایا۔

اُردو زبان اور ہندوستان کی خوش نصیبی کہ اسے ایسے ایسے جیسا اور بصیرت رکھنے والے اکابرین میسر آئے کہ جنہوں نے تاریخ کے نئے باب قم کیے اور ان کے کارناموں کی روشنی سماجی، علمی، تحقیقی وادی بی سطح پر تاریک ذہنوں کو منور کر رہی ہے۔ میں اکثر یہ سوچتی ہوں کہ اگر سرسید نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ غالب نے تو کہہ دیا کہ ڈوبیا مجھ کو ہونے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا، لیکن سرسید کو ہونے کے احساس سے ڈوبنے نہ دیا وہ میں ہوں اس لیے سوچتا ہوں کی تفسیر معلوم ہوتے ہیں۔ اگر سرسید نہ ہوتے تو کیا کوئی کار لائل کی کتاب کا ایسا مدل جواب اُسی کی سرزی میں پر اس کی زبان میں لکھ سکتا تھا؟ کیا کوئی اس باب بغاوتِ ہندیا رسالہ خیر خواہ مسلمانان اُردو اور انگریزی میں شائع کرتا؟ کیا کوئی قوم کے بھوں کی تعلیم اور مستقبل کی فکر کرتا؟ بالفرض کرتا بھی تو اس کی مساعی اتنی مؤثر نہ ہوتی کہ جیسی سرسید کی دروں میں شخصیت سے قوع پذیر ہوئی۔

سمیت صفت اول کے معروف شعراء کرام کی سوانح کرونو لو جی کی شکل میں تحقیقی مأخذات کے ساتھ مرتب کروائی۔ اس سے مجھے پی اپنی ذی کے مقالے میں تحقیق کا تقدیمی جائزہ لینے میں مدد بھی ملی اور بہت سی نئی توضیحات زیر مطالعہ ہوئیں۔

”**توقیت سرید احمد خاں تحقیقی تناظر**“ میں سرید احمد خاں کی حیات اور عہد کی تحدید و توقیت انتحصار اور جامعیت کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے جبکہ آخری حصے میں سیدیات یعنی سرید کے حوالے سے ابتدا تا حال شائع شدہ اہم کتب اور رسائل و جرائد کے سرید نمبر کا تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے تاکہ اس جہت سے تحقیق کرنے والوں کی معاونت ہو سکے اور جن کتب کی یاد قصہ پار یعنی ہو گئی ان کا اعادہ کیا جاسکے۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ میں علم کی جستجو فروغ دیا اور مجھے پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد شاداب احسانی جیسے اسٹادا کشا گرد کیا۔ وگرنہ من دام کیسیتم؟ جیسیتم؟ اسٹاد محترم کی تا عمر سپاس گزار ہوں، اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے، کامل صحت و تندرتی عطا فرمائے۔ آمین میرے والدین کی دلچسپی نہ ہوتی تو شاید میں اس میدان کارزار میں مصروف نہ ہوتی ان کی دعائیں میرا سرمایہ حیات ہیں۔ اللہ تا عمر صحت و تندرتی کے ساتھ انھیں میرے سرپر سلامت رکھے۔ آمین اس کتاب کی اشاعت میں برادرم سجاد اختر صاحب کا خصوصی شکریہ کہ علی گڑھ سے پروفیسر شافع قدوامی صاحب کی کتاب کا تحفہ مجھے بروقت بھیجا اور میری گاہے گاہے حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ شافع قدوامی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر خواجہ اکرم صاحب، پروفیسر ڈاکٹر احمد علی، میرے حلقة احباب میں شامل دوستوں اور تمام بھائی بہنوں کی مشکور ہوں کہ ان کی دعائیں میری ہم رکاب رہیں۔ محترم عبد الرحمن طاہر کا خصوصی شکریہ کہ ان کی معاونت اس کام کو تحریر و خوبی انجام کو پہنچانے میں ناگزیر رہی۔ اللہ تمام احباب کو آسانیاں عطا فرمائے اور آسانیاں تقسیم کرنے کا شرف بخشے۔ آمین

ڈاکٹر ڈکیہ رانی

اسٹنسٹ پروفیسر
شعبہ اردو، جامعہ کراچی
۲۰۱۷ء۔ ۱۳

توقیت سرید احمد خاں

(۱۸۹۸ء - ۱۸۶۱ء)

تحقیقی تناظر

بر صغیر پاک و ہند کے رہنے والے بالخصوص مسلمان تاحال عہد سرید میں جی رہے ہیں یا انھیں چینا پڑ رہا ہے۔ انیسویں صدی کی علی گڑھ تحریک نے اقلیت پسندی کو اس درجہ وقار بخشنا کے باہمگان سرید تحریک عقلیت پسندی کے زیر اثر مقصودیت کے حصول میں سرگردان رہے۔ تقسیم ہند کے بعد سرید کی ذات و حصول میں مقسم ہو گئی ہندوستان میں سرید کے چاہنے والے جامعہ علی گڑھ سائنسک سوسائٹی اور ان کے اصلاحی کارناموں سے مٹی کی خوشبو کے ساتھ بڑے رہے جبکہ پاکستان میں جامعہ علی گڑھ کے فارغ التحصیل طلباء نے سرید کی فکر کو آگے بڑھانے میں کوئی دیقیقہ فروگراشت نہ رکھا۔ سرید کا یہ کہنا کہ انسان میں دو حصے ہیں ایک خدا کا اور ایک سماج کا یعنی انسان کی فطرت میں ایک اس کا ایمان (Faith) ہے دوسرا مانع۔ سرید کا یہ کہنا کہ خدا کے معاملات کو خدا پر چھوڑو اور سماجی معاملات میں رواداری کو اپناؤ۔ اس فکر کے زیر اثر مسلمانوں کے مختلف طبقہ ہائے فکر شیر و شکر رہے لیکن بعد ازاں اس فکر کو کسی کی نظر کھائی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنا مسلک چھوڑنا نہیں تھا اور دوسروں کا مسلک چھیڑنا نہیں تھا۔ اس بات سے مثالی سماج کی نویصال صفاتی دے رہی تھی۔ انیسویں صدی میں یہ بات سرید نے کمی تھی اور اسی بات کو بنیاد بنا کر دیکھیں تو سرید کا مصلح ہونا واضح مجھ میں آتا ہے۔ اکیسویں صدی کے تناظر میں سرید کی فکر آج بھی نہایت اہم اور مؤثر ہے۔ آج نہیں تو کل اس فکر کو اپنائے بغیر چارہ نہیں۔

جامعہ علی گڑھ اور جدید اردو کے بانی صاحب بصیرت، مستقبل شناس اردو کو پورے ہندوستان کی زبان سمجھنے والے سرید احمد خاں دلی کی نکسال کے امین آثار اصنادیہ کے ہمنشین خواجہ الطاف حسین

حالت سے حیاتِ جاوید کی سند پانے والے سرید کا دوسرا جشن ولادت منانے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ اس سعادت میں ایک حقیقت رذرا نے کے طور پر سرید احمد خان کی سوانح سال بہ سال پیش کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے۔ یہ تو قیت سرید احمد خان تحقیقی تناظر لیے ہوئے ہے۔ امید ہے کہ میری اس جرأت پر حق بحق دار سرید کا گمان کیا جائے گا جبکہ سچ تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

آباء و اجداد: سرید احمد خان کے مورثِ اعلیٰ عرب کے باشندے تھے۔ اکبرِ اول کے عہد میں ہرات سے شاہجہان آباد ہندوستان آئے۔ (۱) جد سید محمد دوست نے اور نگ زیب عالمگیر کے ہمراہ دکن کی مہم سرکی، جاں ثاری پر یکہ بہادر خطاب پایا۔ دادا سید ہادی فارسی کے صاحب دیوان شاعر تھے۔ والد سید محمد مقنی کی نسبت سے حسینی سید تھے۔ شجرہ نسب امام محمد تقیؒ موئی رضا سے جاتا ہے۔ (۲)

۷۴۷ء: خواجہ فرید الدین کی ولادت دلی میں۔ (۳) خواجہ فرید الدین احمد علم ریاضی کے عالم تھے۔ (۴)

۱۸۰۵ء: سید محمد مقنیؒ کا عقد خواجہ فرید الدین احمد کی سب سے بڑی صاحبزادی عزیز النساء بیگم سے ہوا۔ (۵)

سید محمد مقنی کی تین اولادیں ہوئیں، سب سے بڑی بیٹی (ہمیشہ سرید) عجۃ النساء بیگم (۶) دہلی میں پیدا ہوئیں۔ (۷)

سید محمد مقنی شاہ غلام علی کے حلقة ارادت میں شامل ہو گئے تھے۔ دربار جانا کم کر دیا تھا۔ (۸)

۱۸۱۱ء: سید محمد خان برادر سرید کی ولادت دہلی میں ہوئی۔ (۹)

۱۸۱۵ء: خواجہ فرید الدین اکبر شاہ کے وزیر مقرر ہوئے، خلعتِ وزارت اور خطاب دبیر الدولہ امین الملک مصلح جنگ عطا کیا گیا۔ (۱۰)

۱۸۱۷ء: ۱۷ اکتوبر: سید احمد خان (بر طابق ۵ روزی الحجہ ۱۲۳۲ھ) دہلی میں پیدا ہوئے۔ (۱۱) ان کا نام سید محمد مقنی کے پیر طریقت شاہ غلام علی نے نام رکھا۔ (۱۲)

۱۸۲۲ء: ۹ فروری: دہلی کے شرافاء کے رواج کے مطابق سید احمد کی رسم بسم اللہ ہوئی، حضرت شاہ غلام علی نے سورہ اقراء کی آیات تلاوت کرائیں۔ (۱۳)

بسم اللہ کے بعد سید احمد کی رسمی تعلیم شروع ہوئی، ناظرہ قرآن پڑھا، والدہ عزیز النساء بیگم سے گلتاں کے چند اباق پڑھے۔ ☆

نانا خواجہ فرید الدین سے بھی تلمذ رہا نیز مولوی حمید الدین سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ (۱۴)

عربی و فارسی، ریاضی کی درسی تعلیم کی تکمیل کے بعد اساتذہ فن میں طب غلام حیدر خاں سے پڑھی، کچھ عرصہ مطب بھی کیا۔ فن حدیث و فقیر کی تکمیل مولوی مخصوص اللہ ابن شاہ رفیع الدین سے کی۔ قرآن اور حدیث کی سندی۔ تیراکی اور تیر اندازی کافن والد سے سیکھا۔ (۱۵) اس کے بعد سید احمد خاں نے ذاتی مطالعہ اور دلی کے نامور مشاہیر کی صحبتوں سے استفادہ کیا۔ جس سے ان کا علمی وادبی ذوق پروان چڑھا۔ ان ہی ذوق "آہی" تخلص اختیار کیا۔ (۱۶)

۱۸۲۸ء:

بڑے بھائی احتشام الدولہ میر سید محمد نے "سید الاخبار" کا اجراء کیا تو اس کی اشاعت میں بھرپور تعاون کیا یہیں سے تصنیف و تالیف کا شوق ہوا۔ (۱۷)

۱۸۳۶ء:

۱۹ رسکی عمر میں پارسا بیگ عرف مبارک بیگم (☆) سے شادی ہوئی۔ (۱۸)

۱۸۳۶ء:

سید احمد خاں نے اپنے خالو خلیل اللہ خاں کی رہنمائی میں عدالت دہلی میں عارضی سرشنیدار کی ملازمت اختیار کی۔ (۱۹)

۱۸۳۷ء:

سید محمد مقنی کا انتقال ہوا۔ (۲۰)

۱۸۳۸ء:

کمشٹ آگرہ کے دفتر میں نائب مشی مقرر ہوئے۔ (۲۱)

۱۸۳۹ء: فروری:

فارسی میں ایک تاریخ بطریز جدول جام جم کے نام سے شائع کی۔ (۲۲)

۱۸۴۰ء: مئی:

سید احمد نے مٹھی کا امتحان پاس کیا۔ (۲۳)

۱۸۴۱ء:

اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ (۲۴)

۱۸۴۸ء:

سید محمد مقنی کے پیر طریقت شاہ غلام علی نے نام رکھا۔ (۲۵)

سید احمد نے منصفی (حج) کے عہدہ پر تقریر کے لیے ایک خلاصہ تیار کیا تھا جسے "انتخاب الاخونین" کے نام سے شائع کیا۔ (۲۶)

میں پوری میں بحیثیت منصف (حج) تقریر ہوا۔ (۲۷)

سید محمد خاں کا تقریر بحیثیت منصف ہو گام ضلع فتح پور میں ہوا۔ جہاں وہ ۱۸۳۹ء: تک تعینات رہے۔ (۲۸)

فتح پور سیکری تبادلہ ہوا۔ (۲۹)

مذہبی رسالہ "جلاء القلوب بذر کمحبوب"، لکھ کر شائع کرایا۔ (۳۰)

مغل دربار سے دادا کا خطاب جواد الدولہ پر عارف جنگ کا اضافہ کر کے بہادر شاہ ظفر نے عطا کیا۔ (۳۱)

"تسهیل فرج اشقلی" کے نام سے فارسی رسالہ معیار العقول، کو اردو میں ترجمہ کیا۔ (۳۲)

"تحفہ حسن" کا منتخب ترجمہ کر کے شائع کیا۔ (۳۳)

بڑے بھائی سید محمد نے وفات پائی۔ (۳۴)

"فوند الافکار فی اعمال فرجا" کا اردو ترجمہ کیا جو مطین سید الاخبار سے شائع ہوا۔ (۳۵)

والدہ کی تہائی کے پیش نظر فتح پور سیکری سے دہلی تبادلہ کرایا۔ (۳۶)
قیام دہلی کے زمانے میں مولوی نوازش علی سے اصول فقہ اور گزشتہ دری کتب دوبارہ پڑھیں، مولوی فیض الحسن سے مقاماتِ حریری اور سبعہ المعلقات پڑھی۔ (۳۷)

"آثار الصنادیڈ" مرزاعاللب کی تقریظ کے ساتھ شائع ہوئی۔ (۳۸)

"قول متن در ابطال" حرکت زمین پر محض رسالہ لکھا۔ (۳۹)

بڑے بھائی سید حامد کی ولادت ہوئی۔ (۴۰)

"رسالہ کلمۃ الحق" تصنیف کیا۔ (۴۱)

- رہنک میں عارضی طور پر قائم مقام صدر امین مقرر ہوئے۔ (۲۲)
رسالہ "راہ سنت در رو بدعوت" لکھا۔ (۲۳)
سید محمد پیدا ہوئے۔ (۲۴)
"نمیقہ فی بیان مسئلہ تصویر شیخ" لکھا۔ (۲۵)
رہنک میں دوسرا بار قائم مقام صدر امین مقرر ہوئے۔ (۲۶)
"سلسلۃ الملکوں" تصنیف کی۔ (۲۷)
"کیمیائے سعادت (امام غزالی) کا منتخب ترجمہ امداد اللہ ہما جرکی کی ایما پر کیا۔ (۲۸)
"آثار الصنادیڈ" کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد شائع کیا۔ (۲۹)
بھیثیت صدر امین بجنور تبادلہ ہوا۔ (۳۰)
"تاریخ بجنور" تصنیف کی۔ (۳۱)
"آئین اکبری" تصحیح و تشریح کے بعد دہلی سے شائع ہوئی۔ (۳۲)
جنگ آزادی کے سبب انگریز افسران ضلع بجنور سے بھرت کر گئے، اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ضلع کے انتظامات کو سنبھالا بعد ازاں مزید حالات گزرے تو نواب محمود خاں کو انتظام سونپ کر دہلی چلے گئے، دہلی کے خراب حالات کے سبب پنی والدہ کو میرٹھ لے گئے، ان کے ماموں اور ماموں زاد بھائی انگریزی فوج کے ہاتھوں دہلی میں مارے گئے۔ حالات موافق ہوئے تو واپس بجنور آئے بقول ڈپٹی نذیر احمد: "سید احمد کی بدولت بجنور ہی ایسا ضلع تھا جو عواقب بغاوت سے محفوظ رہا۔" (۳۳)
والدہ عزیز النساء بیگم علالت کے بعد میرٹھ میں وفات پا گئیں۔ (۳۴)
بھیثیت صدر الصدرو مراد آباد میں تقریر ہوا۔ مراد آباد قحط سے متاثرہ امور کے حل کے لیے افسر برائے کار خصوصی مقرر ہوئے۔ (۳۵) "تاریخ سرکشی بجنور" شائع ہوئی۔ (۳۶)

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے نتیجے میں انقلائی کارروائیوں کے تحت بے شمار جاندادیں ضبط ہوئیں، ان کے مقدمات کی ساعت و تحقیقات کے لیے سہہ رکنی کمیشن میں شامل کیے گئے۔ (۵۷)

۱۸۵۹ء: اپریل: ”ابباب بغوات ہند“، لکھی۔ (۵۸)

۱۸۵۹ء: مراد آباد میں فارسی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ (۵۹)

۱۸۵۹ء: ”رائے در باب تعلیم“، اردو اگریزی میں شائع کی جس میں گورنمنٹ ورنیکلر اسکول پر تقدیکی۔ (۶۰)

۱۸۵۹ء: مراد آباد سے ایک سہہ ماہی ذوالسانی رسالہ اردو میں ”خیر خواہان مسلمان“ اور اگریزی میں ”لائل مخدز آف انڈیا“ کے نام سے جاری کیا (۶۱) اس کے تین شمارے شائع ہوئے، اس میں مسلمانوں پر سے بغوات کا الزام دور کرنے کی غرض سے سید احمد نے ان مسلمانوں کے حالات شائع کیے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں اگریزوں کا ساتھ دیا تھا، اول شمارے میں انہوں نے اپنے حالات شائع کیے۔ (۶۲)

۱۸۶۰ء: صوبہ شمال مغرب میں تحلط سالی کی وجہ سے مراد آباد میں اس کے انتظام کے مہتمم مقرر ہوئے، اور متاثرین اور مستحقین کی ہر ممکن مد کی۔ (۶۳)

۱۸۶۱ء: ”آثار اصناد دید“ کے فرانسیسی ترجمہ کی اشاعت ہوئی۔ (۶۴)

۱۸۶۱ء: الہیہ پاکیزہ بیگم کا انتقال ہوا، انتقال کے وقت ان کے تین بچے سید حامد، سید محمود اور بیٹی اینہ تھے ان کی تدبیین مراد آباد میں ہوئی۔ (۶۵)

۱۸۶۲ء: ایشیا نک سوسائٹی بیگال کے تحت ”تاریخ فیروز شاہی“ کی تدوین و تصحیح کی اور بسیط مقدمہ لکھا۔ (۶۶)

۱۸۶۲ء: غازی پور تبادله ہوا۔ ”تبیین کلام فی تفسیر التورۃ والنجیل علی ملة الاسلام“ کی اشاعت ہوئی۔ (۶۷)

۱۸۶۲ء-۶۳: پیچھر ”غدر ۱۸۵۷ء کی مصیبت مسلمانوں پر کیوں پڑی؟“ کے عنوان سے

دیا۔ (۶۸)

محلہ مذکورہ علمیہ مکملتہ کے اجلاس میں ”ترغیب تعلیم اگریزی“ کے عنوان سے فارسی زبان میں مقالہ پیش کیا۔ (۶۹)

مکملتہ کا پہلا سفر کیا۔ مکملتہ میں قیام کے دوران ”ضرورت ترقی علم و تہذیب در میان اہل ہند“ کے موضوع پر نواب عبداللطیف کی قائم کردہ مکملتہ لٹریری سوسائٹی کے تحت مذکورہ علمیہ میں فارسی میں تقریر کی، غازی پور سے مکملتہ کے سفر کے دوران جن جن شہروں میں ٹھہرے سائنسک سوسائٹی کے اغراض و مقاصد کی ترویج بھی کرتے رہے۔ (۷۰)

رسالة ”اتصال بخدمت ساکنان ہند در باب ترقی تعلیم اہل ہند“ شائع کیا۔ (۷۱)

”توڑک جہا نگیری“ کی تصحیح و اشاعت کی۔ (۷۲)

مغربی علوم و فنون کو ہندوستان کی عام فہم زبان میں ترجمہ کرنے کی غرض سے سائنسک سوسائٹی، قائم کی، اس کا ابتدائی نام ”ٹرانسلیشن سوسائٹی“ تھا، سید احمد اور کریم گراہم دونوں اس کے سکریٹری تھے۔ (۷۳) غازی پور کے جلسے میں سائنسیک سوسائٹی کا قیام پر تقریر کی۔ (۷۴)

غازی پور مدرسہ کی ضرورت پر تقریر کی (۷۵) غازی پور میں ایک مدرسہ قائم کیا جس کا سانگ بنیاد اسکول کمیٹی کے صدر راجد یوزائن سنگھ اور مولا ناجم فتح اللہ نے رکھا۔ (۷۶)

علی گڑھ تبادله ہوا۔ (۷۷)

رائل ایشیا نک سوسائٹی کے اعزازی رکن منتخب ہوئے۔ (۷۸)

سائنسک سوسائٹی علی گڑھ کا سانگ بنیاد رکھے جانے کے موقع پر صوبہ شمال مغرب (یوپی) کے لیفٹنٹ گورنر مسٹر ڈریمنڈ کے خیر مقدم کے موقع پر ایک نظم سنائی۔ (۷۹)

۱۸۶۶ء: اکتوبر: سائنسک سوسائٹی کی عمارت کا افتتاح کمشنر میرٹھ مسٹر ویکس سے کروایا۔ (۸۰)
۱۸۶۶ء: مارچ: اخبار سائنسک سوسائٹی کا اجراء کیا بعد ازاں یہ اخبار انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے نام
سے مشہور ہوا۔ (۸۱)

۱۸۶۶ء: اکتوبر: بُرُش انڈیا ایسوی ایشن فائم کی۔ (۸۲) اس کے قیام کی ضرورت پر کی گئی تقریر
اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوئی۔ (۸۳)

۱۸۶۶ء: جولائی: بُرُش انڈیا ایسوی ایشن کے سکریٹری کی حیثیت سے وائرے کی کونسل کو نجع
نافذ ا عمل پوش قواعد کے مصراوات کی طرف دلائی۔ ان کی کوششوں سے ان
مشکلات کا ازالہ ہوا۔ (۸۴)

۱۸۶۶ء: ۵ جولائی: سائنسک سوسائٹی علی گڑھ کے جلسے میں ذی رتبہ اصحاب اور ہمدردی خلق،
پر اردو میں اور سریدھ محدود نے انگریزی میں لکھ دیا۔ (۸۵)

۱۸۶۶ء: ۱۳ اگسٹ: مضمون ہمارے رو سا اور قومی بھلائی، اخبار سائنسک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع
ہوا۔ (۸۶)

۱۸۶۶ء: ۱۳ ستمبر: ”انگریزوں کے ساتھ کھانا بینا اسلامی احکام کی رو سے“، اخبار سائنسک سوسائٹی
میں چھپا۔ (۸۷)

۱۸۶۶ء: ۲۰ نومبر: تعلیمی خدمات کے صلے میں آگرہ دربار کے موقع پر تمغہ حسن خدمت پیش کیے
جائے کا اعلان ہوا۔ (۸۸)

۱۸۶۶ء: کیم جنوری: ایسٹ انڈیا ایسوی ایشن اندن کے نمبر مقرر ہوئے۔ (۸۹)
۱۸۶۶ء: ۱۱ فروری: لیفٹننٹ گورنر شمال مغرب [یوپی] نے تمغہ حسن کا رکرداری دینے کے لیے آگرہ
میں دربار کیا دربار کی نشتوں میں بر تے گئے امتیازی سلوک سے ناراض ہو کر
والپس چلے آئے بعد ازاں پچھے دونوں بعد انسٹی ٹیوٹ ہال کے ایک جلسے میں یہ
تمغہ کمشنر میرٹھ مسٹر ویکس نے دیا۔ (۹۰)

۱۸۶۶ء: اودھ دربار کے موقع پر وائرے و گورنر جنرل لاڑ لاڑس سے درخواست کی
کہ وہ ہندوستانیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف کا اہتمام کریں۔ (۹۱)

۱۸۶۷ء: کیم اگست: بُرُش انڈیا ایسوی ایشن کے سکریٹری کی حیثیت سے حکومت کو ورنہ کیوں
پوینیورٹی جس میں ذریمہ تعلیم اردو ہو۔ قائم کرنے کی عرضداشت پیش کی۔
(۹۲)

۱۸۶۷ء: تبادلہ ہوا۔ (۹۳)

۱۸۶۷ء: ۱۹ اگست: سریدھ نے عرضداشت برائے ورنیکلر پوینیورٹی، تحریر کی جو علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ
گزٹ میں شائع ہوئی۔ (۹۴)

۱۸۶۷ء: ۱۷ اکتوبر: بنارس میں ہومیوپیٹھک ہپتال کے جلسہ میں ہومیوپیٹھک طریقہ علاج، پر
لیکھ دیا۔ (۹۵)

۱۸۶۷ء: ۲۰ اکتوبر: بنارس انسٹی ٹیوٹ کے جلسہ میں ”اہل ہند کی ترقی تربیت“ کے عنوان پر تقریر
کی۔ (۹۶)

۱۸۶۷ء: ۲۵ اکتوبر: بنارس میں ہومیوپیٹھک دو اخانہ اور ہپتال قائم کیا۔ (۹۷)

۱۸۶۷ء: ۲۷ اکتوبر: مضمون ہومیوپیٹھک طریقہ علاج اور اس کے فوائد لکھا۔ (۹۸)

۱۸۶۷ء: ۱۸۶۸ء: مضمون ہیضہ کا علاج ہومیوپیٹھک طریقہ سے، اخبار سائنسک سوسائٹی میں
شائع ہوا۔ (۹۹)

۱۸۶۷ء: ۱۸۶۸ء: بنارس میں سویلریشن یعنی شائٹنی اور ہنڈیب کے عنوان پر لکھ دیا۔ (۱۰۰)

۱۸۶۷ء: ۱۸۶۸ء: اردو زبان اور سرم الخطا موقوف کرنے کی تحریک کے رد میں متعدد مضامیں
لکھے۔ (۱۰۱)

۱۸۶۷ء: ۱۸۶۸ء: رسالہ ”احکام طعام اہل کتاب“، نول کشور پریس کانپور سے شائع ہوا۔ (۱۰۲)

۱۸۶۷ء: ۱۸۶۹ء: حکومت نے اہل ہند کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ۹ وظائف کا اعلان کیا جن میں سے
ایک سریدھ محمود کو ملائھا اُن کی تعلیم کا انتظام کرنے کی غرض سے بنارس سے رخت
سفر باندھا، ان کے ہمراہ سید حامد، سید محمود، مرزا خداداد بیگ اور اُنی ملازم پھو
بھی گئے، اس سفر کے لیے اپنا کتب خانہ فروخت کیا، جاندار، ہنر کھی اور پاچ

ہزار روپیہ ۱۳ آنے فیصلی اور پانچ ہزار آٹھ آنے فیصلی سود پر قرض لیا۔ مخالفین

نے ان کے لندن کے سفر پر خوب چوٹیں کیں۔ (۱۰۳)

الآباد پنج کریمٹھٹ گورنر سرو لیم میور سے ملاقات کی۔ (۱۰۴)

بمبئی سے اسٹیم کے ذریعہ لندن کے سفر پر روانہ ہوئے۔ (۱۰۵)

لندن پہنچ دو دن چیرنگ کراس ہوٹ میں مقیم رہے بعد ازاں میکلن برک

اسکواڑ لندن ڈبلیو سی میں سکونت اختیار کی۔ سید محمد انگلستان پہنچتے ہی مدرسہ

قانون (Lincon's Inn) میں داخل ہو گئے۔ (۱۰۶)

لندن میں سمٹوئین سوسائٹی آف سول انجینئرز انجین کے جلسہ میں شرکت کی، جلسہ کے اختتام پر ان سے تقریر کی درخواست پر برجستہ تقریر کی اس تقریر کا انگریزی ترجمہ لارڈ لیننس نے سنایا۔ (۷)

ڈبلیو نیوز لندن نے سر سید کی تقریر اور جلسے کی رواد مفصل شائع کی۔ (۱۰۸)

ہندوستان کے سابق گورنر جنرل اور وائسرائے لارڈ لارنس کی تحریک پر سی ایس آئی کا خطاب ملا۔ انڈیا آفس میں منعقدہ ایک تقریب میں وزیر ہند ڈیک آف آر گال [سانکٹف سوسائٹی کے پیش بھی تھے] نے انھیں بخہم الہند کا تغمذہ پہنایا۔ (۱۰۹)

وزیر ہند کی دعوت پر ملکہ برطانیہ کی یوی (LAVEE) میں شریک ہوئے۔ جس میں سلطنت برطانیہ کے تمام عائدین شامل تھے۔ (۱۱۰)

سر سید کی بیٹی ایمنہ کا انتقال ہوا۔ (۱۱۱)

چارلس ڈنکس کے پیش ریڈنگ کے آخری جلسے میں شریک ہوئے۔ (۱۱۲)

رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ پر سرو لیم میور کی کتاب کی تردید میں ۱۲ مقالات اس عرصہ میں شائع کیئے ان مقالات کا انگریزی ترجمہ اجتنما کرو کر شائع کیا۔ (۱۱۳)

لندن میں ایک سال پانچ ماہ قیام کیا۔ اس عرصہ میں انگلستان کے طریقہ تعلیم

اور عام تعلیمی حالات کا مطالعہ و مشاہدہ کیا۔ کیمbridج یونیورسٹی کے اور اس سے متعلق ہر جزوی وکلی معلومات حاصل کیں۔ اسی دوران پارلیمنٹ میں لندن یونیورسٹی سے متعلق ایک نیا تعلیمی بل پیش ہوا تھا جس میں آسکسفورڈ اور کیمbridج کے پرانے نظام تعلیم کی جگہ جدید خطوط پر نظام تعلیم کو مرتب کیا گیا تھا۔ سید احمد نے اسی عرصہ میں ایک انگریزی پہنچ شائع کیا جس میں ہندوستانی طریقہ تعلیم کے نقصانات کو مفصل بیان کیا۔ (۱۱۴)

”مسافران لندن“ کے عنوان سے سفر نامہ لکھنا شروع کر چکے تھے جس کا خلاصہ انسٹی ٹیوٹ گرٹ میں شائع ہوتا رہا۔ (۱۱۵)

سید حامد کے ہمراہ لندن سے بمبئی پہنچ۔ (۱۱۶)

ہندوستان پہنچ کر ”تہذیب الاخلاق“ کا اجراء کیا۔ یہ انھوں نے ابوالی احمد بن محمد بن یعقوب ابن مسکویہ کی کتاب ”تہذیب الاخلاق“ و تطہیر الاعراق سے مستعار لیا، اس رسالے ابتدائی انتظامات قیام لندن کے دوران کر چکے تھے۔ (۱۱۷) تیونس کے اخبار ”الراہمۃ الفویی“ کے مولو (MOTTO) سے متاثر ہو کر انھوں نے تہذیب الاخلاق کے سرname کے لیے ”قوم کی محبت ایمان کا جزو ہے، پس جو شخص اپنی قوم کی سربندی کی کوشش کرتا ہے وہ دراصل اپنے دین کی سربندی کی کوشش کرتا ہے،“ بطور مأثور جو یہ کیا جو جلد ۶ شمارہ ۶ سے شائع ہونا شروع ہوا۔ (۱۱۸)

رسالہ تہذیب الاخلاق کی تمہید بعنوان ”پرچہ تہذیب الاخلاق اور اس کے مقاصد“ شائع کی۔ (۱۱۹)

ایک اشتہار ”التماس بخدمت اہل اسلام و حکام ہندو باب ترقی تعلیم مسلمانان ہند“ مختلف اخبارات میں شائع کرایا اور انفرادی طور پر بھی مختلف شخص کو بھیجا اس میں انگریزی دول حکومت میں تعلیم جدید کے فائدے ہندوستانیوں کو مل رہے تھے اور مسلمان ان سے محروم تھے اس کے اسباب و علل دریافت

کر کے مسلمانوں کو خود متوجہ ہونا چاہیے پر زور دیا گیا اس حوالہ سے بنارس میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ (۱۲۰)

۱۸۷۰: کمیٹی ”خواستگار ترقی تعلیم مسلماناں“ بنارس میں قائم کی اور اس کے سکریٹری قرار دیئے گئے۔ (۱۲۱)

۱۸۷۰: مضمون ”تعصب، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۲)

۱۸۷۰: مضمون ”ڈکٹر کی لینی روم کی مجلسوں کا، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۳) مضمون ”مذہب اور عام تعلیم، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۴)

۱۸۷۰: مضمون ”یکمیل تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۵)

۱۸۷۰: مضمون ”رسوم و عادات، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۶)

۱۸۷۰: مضمون ”انسان کے نیمیات، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۷)

۱۸۷۰: مضمون ”رسوم و رواج کی پابندی کے نقصانات، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۸)

۱۸۷۰: مضمون ”ہمدردی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۲۹)

۱۸۷۰: مضمون ”دین اور دینا کا راستہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۰)

۱۸۷۰: مضمون ”آزادی رائے، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۱)

۱۸۷۰: مضمون ”خیر امام، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۲)

۱۸۷۰: مضمون ”علوم جدید، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۳)

۱۸۷۰: مضمون ”اقسام احادیث، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۴)

۱۸۷۰: مضمون ”تعلیم مذہبی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۵)

۱۸۷۰: مضمون ”تربيت اطفال، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۶)

۱۸۷۰: مضمون ”ظامیہ سلسلہ تعلیم، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۷)

۱۸۷۰: مضمون ”مصری معاشرت اور اس کی تہذیب، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۸)

۱۸۷۰: مضمون ”کن کن چیزوں میں تہذیب چاہیے، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۳۹)

۱۸۷۰: مضمون ”عبادت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۰)

۱۸۷۰: مضمون ”طبقات علوم الدین، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۱)

۱۸۷۰: مضمون ”اقوام الممالک، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۲)

۱۸۷۰: ”حکایت: ایک نادان خدا پرست اور دادا دیادار کی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۳)

۱۸۷۰: مضمون ”ترک، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۴)

۱۸۷۰: مضمون ”عورتوں کے حقوق، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۵)

۱۸۷۰: مضمون ”طریقہ زندگی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۶)

۱۸۷۰: مضمون ”مصلحان معاشرت مسلماناں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۷)

۱۸۷۰: مضمون ” محل سر اخدیو مصری ناگفته بہ حالت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۴۸)

۱۸۷۰: ڈاکٹر ڈیبو ہنتر کی کتاب ”ہمارے ہندوستانی مسلمان“ کے اعتراضات کا جواب لکھا۔ (۱۴۹)

۱۸۷۰: مضمون ”کتب احادیث، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۰)

۱۸۷۰: مضمون ”ترقی علوم، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۱)

۱۸۷۰: مضمون ”احادیث غیر معتمد، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۲)

۱۸۷۰: مضمون ”علوم جدید، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۳)

۱۸۷۰: مضمون ”تعلیم و تربیت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۴)

۱۸۷۰: مضمون ”ابلی سنت و اجتماعت کے لئے مجہدی ضرورت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۵)

۱۸۷۰: مضمون ”مقاصد تہذیب الاخلاق، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۶)

- مضمون اخلاق، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۳)
- مضمون ریا، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۵)
- مضمون وحشیانہ نیکی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۶)
- مضمون ہندوؤں میں ترقی تہذیب، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۷)
- مضمون خوشامد، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۸)
- مضمون مخالفت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۹)
- مضمون گزر اہوازمانہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۰)
- مضمون بحث و تکرار، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۱)
- مضمون اعتمادی باللہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۲)
- مضمون دارالعلوم مسلمانان کے خلافین، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۳)
- مضمون اختتم سال ۱۲۸۹ ہجری و شروع سال ۱۲۹۰ ہجری، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۴)
- مضمون مہذب قوموں کی پریوی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۵)
- مضمون "مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے گورنمنٹ کی تدبیریں" تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۶)
- درستہ العلوم کے چندہ کے لیے عظیم آباد پٹنس میں لیکچر دیا۔ (۱۸۷)
- "چندہ: درستہ العلوم مسلمانان، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۸)
- مضمون امید کی خوشی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۸۹)
- درستہ دیوبند کی سالانہ رپورٹ پر تبصرہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۹۰)
- مراسلات متعلق درستہ العلوم مسلمانان، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوئے۔ (۱۹۱)

- مضمون جوئی پہنچے ہوئے نماز پڑھنی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۷)
- مضمون طریقہ تناول و طعام، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۸)
- مضمون کابلی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۵۹)
- کمیٹی خزینہ البضاعت، قائم کی اور اس کے لائف سیکریٹری مقرر ہوئے۔ (۱۶۰)
- کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان ہندوستان، کے جلسہ میں کالج کے قیام کے لیے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ۱۲۶ اسائی ممبر ان پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی۔ (۱۶۱)
- مضمون "آدم کی سرگزشت" تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۶۲)
- مضمون "طریقہ تعلیم مسلمانان" تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۶۳)
- محوزہ کالج کی اسکیم مختلف اشخاص کو پہنچی۔ (۱۶۴)
- خزینہ البضاعت کے نویں اجلاس علی گڑھ میں درستہ العلوم کے جائے قیام سے متعلق تقریری۔ (۱۶۵)
- مضمون عقا نکندہ بہب اسلام، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۶۶)
- تہذیب الاخلاق میں "درستہ العلوم کیسا ہوگا" کے عنوان سے محوزہ درستہ کا خاکہ شائع کیا۔ (۱۶۷)
- مضمون اخبار عالم اور اس کا اڈیٹر، اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۱۶۸)
- مضمون "محوزہ درستہ العلوم مسلمانان، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۶۹)
- مضمون "انڈیں آبزرور اور مسلمان، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۰)
- مضمون "سبھ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۱)
- مضمون "انسان میں تمام خوبیاں تعلیم سے پیدا ہوتی ہیں" تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۲)
- مضمون دنیابہ امید قائم ہے، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۷۳)

| | |
|--|-----------------|
| مضمون 'عقیدہ آمد مہدی آخر زمان کا واقعی اور تاریخی پہلو تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۶) | ۱۸۷۳ء: اگست: |
| مضمون 'دفع المہتنا، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۷) | ۱۸۷۳ء: ستمبر: |
| مضمون 'علمات قرأت، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۸) | ۱۸۷۳ء: اکتوبر: |
| مضمون 'مسلمانوں کا افلس، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۹) | ۱۸۷۳ء: نومبر: |
| مضمون 'تہذیب اور اس کی تاریخ، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۰) | ۱۸۷۳ء: نومبر: |
| 'اختتام سال ۱۲۹۱ھجری و شروع سال ۱۲۹۲ھجری، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۱) | ۱۸۷۵ء: فروری: |
| مضمون 'کاشنس، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۲) | ۱۸۷۵ء: فروری: |
| مضمون 'انتخاب الفاظ ماؤ برائے تہذیب اللائق، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۳) | ۱۸۷۵ء: اپریل: |
| مدرسہ العلوم (ام۔ اے۔ او کالج) کا افتتاح ہوا، بارس سے آکر تقریب میں شریک ہوئے۔ (۲۱۴) | ۱۸۷۵ء: ۲۳رمی: |
| مضمون وفات لارڈ ہارٹ صاحب بہادر گورنر مدراس، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۵) | ۱۸۷۵ء: مئی: |
| مضمون 'تبیہ، تحقیق معنی من تشبہ بقوم فہم'، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۶) | ۱۸۷۵ء: ستمبر: |
| مضمون 'پنی مدآپ'، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۷) | ۱۸۷۵ء: ستمبر: |
| مضمون 'امہنڈب ملک اور نامہنڈب گورنمنٹ، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۸) | ۱۸۷۵ء: اکتوبر: |
| مضمون 'ٹیزاز اے گریٹ رفارمر یعنی زمانہ ایک بڑا اصلاح کرنے والا ہے، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۱۹) | ۱۸۷۵ء: اکتوبر: |
| مضمون 'انظام مہمانی، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۰) | ۱۸۷۵ء: ۵ نومبر: |

| | |
|--|------------------|
| ادارتی نوٹ 'اطلاع' کے عنوان سے تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۹۲) | ۱۸۷۳ء: اگست: |
| مضمون 'مسائل متفقہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۱۹۳) | ۱۸۷۳ء: اکتوبر: |
| مرزا پورا نشی ٹیوٹ کے جلسے میں "رسم و رواج کی پابندی" کے عنوان پر تقریر کی۔ (۱۹۴) | ۱۸۷۳ء: ۳ نومبر: |
| مضمون 'رسم و رواج کا فلسفہ اور اس میں اصلاح کی ضرورت، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۱۹۵) | ۱۸۷۳ء: ۳ نومبر: |
| مدرسہ العلوم کے چندہ کے سلسلے میں پہلی مرتبہ لاہور گئے اور جلسے میں تقریر کی۔ (۱۹۶) | ۱۸۷۳ء: ۲۹ دسمبر: |
| انجمن اسلامیہ لاہور کے ایڈریس کے جواب میں تقریر کی۔ (۱۹۷) | ۱۸۷۳ء: ۳۰ دسمبر: |
| 'اختتام سال ۱۲۹۰ھجری و شروع سال ۱۲۹۱ھ، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۱۹۸) | ۱۸۷۳ء: فروری: |
| 'بعض سرکاری انتظاموں سے رعایا کیوں تنفر ہے؟، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۱۹۹) | ۱۸۷۳ء: ۱۳ مارچ: |
| ملکہ وکٹوریہ کی سالگرد کے جشن کے موقع پر مشتری اسکول گورکھور میں "سوخی حالات ملکہ وکٹوریہ اور عام حالات شہر لدن، سے متعلق تقریر کی۔ (۲۰۰) | ۱۸۷۳ء: ۲۹ مئی: |
| مضمون 'نخبہ ایمانی اور نخبہ انسانی، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۱) | ۱۸۷۳ء: مئی: |
| مضمون 'افسوس مسلمانوں کے حال پر، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۲) | ۱۸۷۳ء: مئی: |
| 'مدرسہ العلوم مسلمانان کی رومندایں، کی تہذیب اللائق میں اشاعت ہوئی۔ (۲۰۳) | ۱۸۷۳ء: مئی: |
| مضمون "مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے متعلق گورنمنٹ کافرمان، تہذیب اللائق میں شائع ہوا۔ (۲۰۴) | ۱۸۷۳ء: جولائی: |
| گورکھور میں چندہ براۓ مدرسہ العلوم کے جلسے میں تقریر کی۔ (۲۰۵) | ۱۸۷۳ء: جولائی: |

۱۸۷۵: اکتوبر: مضمون ناہل کی رائے، اخبار سائنسی گزٹ علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۱)

۱۸۷۶: دسمبر: حیدر آباد کا ہنگامہ اخبار سائنسی گزٹ علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۲)

۱۸۷۷: جنوری: انگریزی اخبار ہندوستانی اخباروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۳)

۱۸۷۸: اپریل: مضمون لارڈ نارتھ بروک کا استعقا، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۴)

۱۸۷۹: اپریل: مضمون ترکوں کی تہذیب، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۵)

۱۸۸۰: اپریل: مضمون جوتے کا مقدرہ، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۶)

۱۸۸۱: اپریل: خطاب شہنشاہی، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۷)

۱۸۸۲: اپریل: مضمون لارڈ نارتھ بروک کی فیاضی، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۸)

۱۸۸۳: اپریل: مضمون زمانے کی ترقی کے آثار، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۲۹)

۱۸۸۴: اپریل: مضمون بیوہ عورتوں کا نکاح نکرنے میں کیا فساد ہے؟، سائنسی گزٹ علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۰)

۱۸۸۵: اپریل: مضمون ہندوستان کے معزز خاندان، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۱)

۱۸۸۶: اپریل: بخم الامثال پر تقدیری تبصرہ اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۲)

۱۸۸۷: اپریل: مضمون ہندوستان کی عورتوں کی حالت، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں

شائع ہوا۔ (۲۳۳)

۱۸۷۷: اپریل: مضمون کیلوں اور مغفاروں کا لباس ایک جیسا ہونا چاہیے، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۴)

۱۸۷۸: اپریل: مضمون اضلاع شمال و مغرب میں تعلیم کی ترقی، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۵)

۱۸۷۹: اپریل: مضمون اپریل اور واسرائے، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۶)

۱۸۸۰: اپریل: مضمون زبردستی کا اسلام، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۷)

۱۸۸۱: اپریل: مضمون قانون معیاد نکاح، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۸)

۱۸۸۲: اپریل: مضمون بچپن کی عجیب واردات، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۹)

۱۸۸۳: اپریل: مضمون شاہجهہاں پور کا واقعہ، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۴۰)

۱۸۸۴: اپریل: مضمون جغرافیہ طبعی مبتدیوں کے واسطے، اخبار سائنسی گزٹ سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۴۱)

۱۸۸۵: اپریل: سید احمد قبل از وقت فرائض منصی (☆) سے مستغفی ہوئے۔ ۴۰۰ روپے ماہوار پیشن مقرر ہوئی۔ (۲۴۲) بنارس سے رخصت کے وقت اہلیان بنارس

نے ”سر سید میوریل“ کی جانب سے الوداعیہ دیا کیمی کے صدر راجہ شہبوز آن شنگھ نے سپاٹا مہ پیش کیا جو چاندی کی کشتی میں زریفت میں ملغوف تھا۔ (۲۴۳)

۱۸۸۶: اپریل: مضمون سراب حیات، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۴۴)

۱۸۷۶ء: جولائی: مضمون 'ترمیم احکام شریعت'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۵۸)

۱۸۷۶ء: اگست: ملازمت سے سبد و شہونے کے بعد مستقل طور پر علی گڑھ میں قیام پذیر ہوئے اور تفسیر القرآن لکھنا شروع کی۔ (۲۵۹)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'مبارک با دعید'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۶۰)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'گورمنٹ اور ہندوستانی اخبارات'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۱)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'بلاد خواست اخبار کی روائی اور مطالبہ قیمت اخبارات'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۲)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'سلطان روم'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۶۳)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'چندہ تینیان و بیوگان و زخمیان'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۴)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'مکلتہ میں ایک صاحب کا بھگتی سے مقدمہ'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۵)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'ہندوستانیوں کا خون'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۶)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'گورنر جزل کے حکم کا اثر'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۷)

۱۸۷۶ء: نومبر: 'عدالت ہائے سرکاری کی تخفیف'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۸)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'اوده اخبار اور منشی غلام محمد خاں'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۹)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'شروع سال ۱۲۹۳ھجری'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۷۰)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'بیوہ عورتوں کا نکاح نہ کرنے کا نتیجہ'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۱)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'تجارت'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۵۸)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: 'جمیل خانوں کی رپورٹ'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۵۹)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'مبارک با دعید'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۶۰)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'گورمنٹ اور ہندوستانی اخبارات'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۱)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'بلاد خواست اخبار کی روائی اور مطالبہ قیمت اخبارات'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۲)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'سلطان روم'، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۶۳)

۱۸۷۶ء: اکتوبر: مضمون 'چندہ تینیان و بیوگان و زخمیان'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۴)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'دربار دہلی اور ایڈیٹر ان ہندوستانی اخبارات'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۵)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'صاجبان یورپ کا دیسی زبان میں امتحان'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۶)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'دہلی کا دربار اور اس کا خرق'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۷)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'یورپ کی موجودہ صورت حال'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۸)

۱۸۷۶ء: نومبر: مضمون 'خورجہ کا فساد'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۶۹)

۱۸۷۶ء: دسمبر: مضمون 'قابل نفرت حرکت'، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۰)

۱۸۷۶ء: دسمبر: 'تہذیب الاخلاق'، اشاعت میں اضافہ کے باوجود مصروفیت کے سبب بند کرنا شائع ہوا۔ (۲۷۱)

(۲۷۱)

مضمون انگلستان، روس اور ٹرکی کا معاملہ اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۲)

مضمون ترکوں کے تینوں اور زخمیوں کے لیے چندہ اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۳)

مضمون روس اور ترک اخبار اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۴)

”ٹرکی کی حالت“، اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۵)

”عربی اخبار لندن“، اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۶)

مضمون زمانہ کی ترقی کا شان، اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۷)

مضمون قاتل تحصیل دار فتح آباد اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۷۸)

کالج کا سنگ بنیاد لارڈ لٹلن نے رکھا اس موقع پر لارڈ لٹلن گورنر جنرل و دا اسرائے کو مبران کالج کی طرف سے سپاس نامہ پیش کیا۔ (۲۷۹)

مضمون ”یورپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانے والے طلباء“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۰)

مضمون ”حب وطن تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۱)

مضمون ایک تدبیر: یتیم اور لاوارث بچوں کے پروش کی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۲)

مضمون ”یورپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانے والے طلباء“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۳)

سریندرناٹھ برجی کی علی گڑھ آمد کے موقع پر سید احمد نے جلسے کی صدارت

(۲۸۳)

مضمون ”قصص و احادیث و تفاسیر“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۵)

مضمون ”نور الافق اور تہذیب الاخلاق“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔

(۲۸۶)

مضمون ”خطبہ میں بادشاہ کا نام“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۷)

مضمون ”ٹرکی کا شیخ الاسلام“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۸)

مضمون ”ملک میں تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۸۹)

مضمون ”آخری پرچہ: تہذیب الاخلاق“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔

(۲۹۰)

”جلاء القلوب پر یو یوکھا۔ (۲۹۱)

کالج فنڈ کے لیے حکومت کی اجازت سے تیس ہزار روپے کی انعامی لاثری کا

اشتہار دیا۔ (۲۹۲)

گورنر جنرل اور دا اسرائے لارڈ لٹلن نے دا اسرائے یک لجس لیٹونسل کا ممبر مقرر

کیلے کو نسل کے ممبر کی حیثیت سے اجلاس میں شریک ہوئے۔ (۲۹۳)

”قدیم نظام دہمی ہندوستان“، شائع کیا۔ (۲۹۴)

مضمون ”اسلام ھو الغطرت“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۹۵)

مضمون ”کرامت اور محجزہ“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۹۶)

مضمون ”ذہبی خیال“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۹۷)

مضمون ”ذہب و معاشرت“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۹۸)

مضمون ”نیچر“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۹۹)

مضمون ”نیچری“، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۰)

۱۸۷۹ء: ۲۳ اپریل: مادھوں کے اصرار پر تہذیب الاخلاق دوبارہ شائع ہونا شروع ہوا

دوسرے دور ۲۳ جولائی ۱۸۸۱ء تک رہا بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر پھر بند کرنا

(۳۰۱)

۹ اکتوبر: وائراء کی کوسل کی ممبری کے دوران زرعی پینک قائم کرنے کے لیے یاداشت ”ترقی حیثیت اراضی و امداد کاشنکاران“ و تقریر پینک ہائے زرعی، حکومت کو پیش کی۔ (۳۰۲)

۱۸۷۹ اکتوبر: مضمون اتفاقہ بین الاسلام والزندقة پر ایک نظر، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۳)

۱۸۷۹ اکتوبر: چیپک کے طیکہ کو لازی کرنے کے لیے قانون ایک مسودہ کوسل میں پیش کیا۔ (۳۰۴)

۱۸۷۹ نومبر: مضمون ”حوالجوجو، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۵)
۱۸۷۹ نومبر: قانون وقف جائداد کا مسودہ ”ایک تدبیر مسلمانوں کے خاندانوں کو تباہی اور بر بادی سے بچانے کے لیے“ شائع کیا بعد ازاں مخالفت کے سبب اسے کوسل میں پیش نہیں کیا۔ (۳۰۶)

۱۸۸۰ جنوری: ”قانون قاضیان“ کوسل میں پیش کیا جو ۱۸۸۰ء کو پاس ہوا۔ (۳۰۷)

۱۸۸۰ اکتوبر: مضمون ”مروت اور اس پر سریڈ کانوٹ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۸)

۱۸۸۰ اکتوبر: مضمون ”نوروز یعنی شروع سال نبوی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۹)
۱۸۸۰ اپریل: مضمون ”مولانا محمد قاسم نانوتی، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۱۰)

۱۸۸۰ مئی: مضمون ”انسان و حیوان“ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۱)
۱۸۸۰ جون: مضمون ”اتھی نیم کلب لندن“ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۲)
۱۸۸۰ جولائی: کوسل کے اجلاس میں آخری بار شرکت کی دو سالہ مدت باقی تھی بوجوہ کانج انتظامات اس سے کنارہ ش ہوئے۔ (۳۱۳)

۱۸۸۰ء: اگست: مضمون ”عزم و جزم، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۳)

۱۸۸۰ء: اکتوبر: کالج فنڈ کمیٹی کی جانب سے سرجان اسٹریپی کو سپاس نامہ پیش کیا سر اسٹریپی کی کالج کے لیے خدمات کے اعتراض میں کالج کا سینیول ہال ان کے نام سے معنوں کیا گیا۔ (۳۱۵)

۱۸۸۰ء: مضمون ”ہماری تعلیم ہماری زبان میں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۶)

۱۸۸۰ء: ”تفسیر القرآن و حوالہ الحدی و الفرقان“ جلد اول مشمولہ تصنیف احمدیہ (حصہ اول جلد سوم) علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۳۱۷)

۱۸۸۱ء: گورنر جنرل نے وائراء قانون ساز کوسل کا دوبارہ رکن مقرر کیا۔ (۳۱۸)

۱۸۸۲ء: امریکی: لوکل سیف گورنمنٹ کا بل پیش ہوا تو سریڈ کی خاصی طوری تقریر جس میں انہوں نے لوکل باڈیز کو وسیع اختیارات دینے پر زور دیا تھا۔ حکومت نے شمال مغربی اضلاع میں ایک تہائی نامزدگی اور دو تہائی کا انتخاب منظور کیا۔ (۳۱۹)

۱۸۸۲ء: ”تفسیر القرآن و حوالہ الحدی و الفرقان“ جلد دوم مشمولہ تصنیف احمدیہ (حصہ اول جلد چہارم) علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۳۲۰)

۱۸۸۲ء: ۱۲ اکتوبر: مضمون ”راشت، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۲۱)

۱۸۸۳ء: ۱۲ جنوری: مضمون ”تعیینی لحاظ سے کیا ضلع علی گڑھ کے نصیب جانے والے ہیں“ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں پچھا۔ (۳۲۲)

۱۸۸۳ء: ۲۷ جنوری: مدرسہ العلوم علی گڑھ سے متعلق پیشہ میں تقریر کی۔ (۳۲۳)

۱۸۸۳ء: ۲۷ جنوری: مضمون ”مدرسہ العلوم کی ضرورت، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۲۴)

۱۸۸۳ء: ابجوکشن کمیشن جو دبلو ڈبلو ہئٹر کی سربراہی میں قائم ہوا کے ممبر مقرر ہوئے۔ (۳۲۵)

۱۸۸۳ء: ”نمیقہ در بیان تصویر شیخ“، ”تصوف پر“ کے موضوع پر فارسی زبان میں شائع کی۔ (۳۲۶)

میں ”قوى تعلیم، قوی ہمدردی اور باہمی اتفاق“ کے موضوع پر پچھر دیا۔ (۳۲۱)

۱۸۸۳ء: جنوری: مضمون اسلام کی گذشتہ موجودہ اور آئندہ حالت، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۲۲)

۱۸۸۳ء: جنوری: مضمون تعلیم اور اتفاق، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۲۳)

۱۸۸۳ء: سفر پنجاب میں لدھیانہ، جالندھر، امرتسر، گوراداس پور اور لاہور کے دورے کیے پیش کردہ سپاس ناموں کے جواب میں اور ان شہروں کے جلسہ عام سے خطاب کیا یہ سفر ۲۳ رجبوری تا ۲۴ رجبوری کو علی گڑھ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ (۳۲۴)

۱۸۸۳ء: سفر پنجاب میں خطاب کے دوران ”زمدہ دلان پنجاب“ کا خطاب دیا جو آج بھی مستعمل ہے۔ (۳۲۵)

۱۸۸۳ء: جنوری: خاتونان پنجاب گوراداس پور نے سرید کو ایڈریس دیا جس کے جواب میں تحریر تقریر کی۔ (۳۲۶)

۱۸۸۳ء: جنوری: مضمون اتحادِ باہمی اور تعلیم، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۲۷)

۱۸۸۳ء: جون: کالج فنڈ کمیٹی کی تجویز پر مختلف نصابات کا تفصیلی نصاب اتنین سو سو سی کے طلباء کے لیے تیار کیا گیا تاکہ ۱۹ برس ہونے سے قبل ان کی تیاری ہو جائے۔ (۳۲۸)

۱۸۸۵ء: ”تفسیر القرآن و حوالہ الحدی و الفرقان“، جلد سوم مشمولہ تصانیف احمدیہ (حصہ اول جلد چھم) علی گڑھ انٹی ٹیوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۳۲۹)

۱۸۸۵ء: نومبر: اپنی سوانح عمری کی پہلی جلد لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہونے پر مصطف کرکٹ گراہم نیل کو خط لکھا۔ (۳۵۰)

۱۸۸۶ء: ۵ مری: مضمون اضلاع شمال و مغرب میں تعلیم کی ترقی، اخبار سائنسیک سوسائٹی میں

”تحفہ حسن“ پر یو ایخبار سائنسیک سوسائٹی میں شائع ہوا۔ (۳۲۷)

۱۸۸۳ء: محمد ان ایسوی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ (۳۲۸)

۱۸۸۳ء: فروری: انجمن اسلامیہ رائے بریلی (یوپی) میں اسکول کا سٹگ بنیاد رکھا اس موقع پر تقریر کی۔ (۳۲۹)

۱۸۸۳ء: مارچ: مضمون ابرٹ بل، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۳۰)

۱۸۸۳ء: مارچ: لیجنسلیٹ کو نسل اضلاع شمالی مغربی واوڈھ (یوپی) کے اجلاس میں فوجداری قانون میں ترمیم پیش کی۔ (۳۳۱)

۱۸۸۳ء: ۷ مری: سریندرنا تھبز بریج کی گرفتاری اور سزا پر اجتماعی جلسہ کی صدارت کی۔ (۳۳۲)

۱۸۸۳ء: مارچ: البرٹ بل و اسرائیل کو نسل کے مسودے کی تائید میں کلکتہ میں تقریر کی۔ (۳۳۳)

۱۸۸۳ء: ۱۹ مری: مضمون مصر میں علوم کی تعلیم، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۳۴)

۱۸۸۳ء: جون: یادداشت: نسبت ترقی حیثیت اراضی و امداد کا شست کاران و تقریبک ہائے زراعتی، علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۳۵)

۱۸۸۳ء: جون: مضمون ”نئی ہندیب“، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۳۳۶)

۱۸۸۳ء: جون: اتنین سو سو سی میں شریک ہونے والے امیدواروں کی عمر پر اعتراضات کے ضمن میں بیشل فنڈ قائم کیا گیا اس کی مقامی کمکٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ (۳۳۷)

۱۸۸۳ء: اگست: محمد ان سو سو سی نئی ایسوی ایشن قائم کی تاکہ طلباء جو امتحان میں شریک ہونا چاہیں ان کے سفر اور تعلیم کے اخراجات فراہم کیے جائیں۔ (۳۳۸)

۱۸۸۳ء: اگست: تصانیف احمدیہ، حصہ اول، جلد اول کی اشاعت، اس میں سات پرانے رسائل اور کتابوں کو کیجا کیا گیا ہے اپنی تحریروں پر خود یو یو ہی کیے۔ (۳۳۹)

۱۸۸۳ء: ۵ جنوری: مضمون اخبارات کیے ہونے چاہئیں، روزنامہ رفیق الہند، لاہور میں شائع ہوا۔ (۳۴۰)

۱۸۸۳ء: جون: کالج کے فنڈ کے لیے دوسرے سفر پنجاب کے موقع پر لدھیانہ میں منعقدہ جلسے

چھپا۔ (۳۵)

کالج کے اوپرین طالب علم محمد حمید اللہ خاں بیرسٹری کی سند لے کر ولایت سے آئے تو تھنیتی جلسہ میں تقریر کی اسی جلسہ میں محمد حمید اللہ خاں کو کالج کمیٹی کامبر نامزد کیا گیا تقریر کی سند سریدے نے دی۔ (۳۵۲)

مہمن انبوح کیشل کانفرنس کا پہلا اجلاس علی گڑھ میں منعقد ہوا سیکریٹری مقرر ہوئے پہلا ریزوولوشن پیش کیا اور تقریر کی۔ (۳۵۳)

لارڈ فرن نے سیداحمد کوسول سروس کمیشن کامبر مقرر کیا۔ (۳۵۴)

الخطبات احمدیہ کی اشاعت، انگریزی ایڈیشن کے اس اردو ترجمے میں بے شمار اضافے کیے گئے۔ (۳۵۵)

مسلم انبوح کیشل کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس منعقدہ قیصر باغ لکھنؤ میں تقریر کی۔ (۳۵۶)

اہل شہر لکھنؤ کے جلسہ میں 'پوپولر امور اور مسلمان' سے متعلق تقریر کی۔ (۳۵۷)

"تفصیر القرآن و موالہدی و افراقان" جلد چہارم مشمولہ تصنیف احمدیہ (حصہ اول جلد ششم) علی گڑھ انسٹیٹوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۳۵۸)

سید محمود کی شادی سیداحمد کے ماموں زادی صاحبزادی مشرف جہاں یغم سے ہوئی۔ (۳۵۹)

میرٹھ کے جلسہ عام میں سیاست اور ہم کے عنوان پر پیچھا دیا۔ (۳۶۰)

سی۔ ایں۔ آئی (ناٹ کانڈ راستار آف انڈیا) کاظم دیا گیا، سند اور تمغہ ملنے پر انسٹیٹوٹ ہال میں علی گڑھ کے کلکٹر مسٹر کینیڈی کی صدارت میں جلسہ ہوا جسے دربار سے موسم کیا گیا۔ (۳۶۱)

پیٹریا نکل ایسوی ایشن کی بنیاد رکھی تاکہ جو لوگ کانگریس میں شامل ہیں ان کے مسائل انگلستان کی پارلیمنٹ تک پہنچائے جائیں۔ (۳۶۲)

مہمن انبوح کیشل کانفرنس کے تیرسے اجلاس منعقدہ لاہور میں ضلع علی گڑھ کی

مسلمان بستیوں اور مسلمانوں کے تعیینی حالات بڑی تفصیل سے پیش کیے۔ تعیین نسوان کے ریز لیشن پر تقریر کی۔ (۳۶۳)

مولوی عبدالجید پلیڈر نے فتح و بلخ عربی قصیدہ پیش کیا محترف الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا لاہور کے کالجوں کے طلباء نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں طلباء لاہور سے خطاب کیا۔ (۳۶۴)

مضمون وہابی، اہلی حدیث یا قیمع حدیث، علی گڑھ انسٹیٹوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۶۵)

تین قلمی ستائیں، قرآن اکھیم، احادیث کا انتخاب حسن حسین اور دیوان حافظ جو دنیاوی اموال میں ان کا واحد انشائیتھا جن کی قیمت ان کے نیماں میں ۵۰۰ روپے تھی اپنے پوتے سید راس مسعود کو ہبہ کیں۔ ہبہ نامہ علامہ شبیل نے تحریر کیا۔ (۳۶۶)

کتاب فضیلت یا معلم الطلباء پر ریویو علی گڑھ انسٹیٹوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۶۷)

مضمون ذی القرئین، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۶۸)

مضمون بیجنی ریڈنگ تھری، علی گڑھ انسٹیٹوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۶۹)

مضمون ایک دلچسپ دوراندیشی، علی گڑھ انسٹیٹوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۷۰)

تعالیٰ خدمات اور فلاحتی خدمات کے اعتراف میں ایڈنریا یونیورسٹی نے اہل ایل ڈی کی اعزازی سند دی۔ (۳۷۱)

'المامون' (شبی نعمانی) کی دوسری اشاعت پر دیباچہ لکھا۔ (۳۷۲)

محترف رسائل "ترجمہ فی تقدیم اصحاب الکھف والرقیم" اور "ازاته الغیر عن ذی

القرئین" مطبع مفید عام آگرہ سے شائع ہوئے۔ (۳۷۳)

”تماشائے عبرت“ کے نام سے کیا۔ (۳۸۶)

۱۸۹۰ء: ۱۰ اکتوبر: وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن ریاست پیالہ کی تصنیف ”اعجاز القرآن میل“ پر یوں اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۸۷)

۱۸۹۰ء: ۱۲ اگست: بورڈ آف ٹریسٹیٹ کا پہلا اجلاس ہوا۔ (۳۸۸)
لیکچروں کا مجموعہ منشی سراج الدین نے مرتب کر کے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔ (۳۸۹)

۱۸۹۰ء: ۲۸ دسمبر: ایجوکیشنل کانفرنس کے پانچویں جلسہ منعقدہ الہ آباد میں فارسی کونصاب سے خارج کرنے کے ریزولوشن پر تقریر کی، اسی اجلاس میں ایجوکیشنل کانفرنس کا نام مولوی رضا حسن کی تجویز پر ایجوکیشنل کانفرنس قرار پایا۔ (۳۹۰)

۱۸۹۱ء: مختصر رسائل ”تفسیر الحج و الحج علی مافی القرآن“ اور ”خلق الانسان علی مافی القرآن“، مطبع مفید عام آگرہ سے شائع ہوئے۔ (۳۹۱)
ڈیپویشن لے کر بھوپال اور حیدر آباد کے۔ (۳۹۲)

۱۸۹۱ء: ۲۳ ستمبر: حیدر آباد میں علی گڑھ کالج کے طلباء سپاس نامہ پیش کیا جس کے جواب میں تقریر کی۔ (۳۹۳)

۱۸۹۱ء: ۲۹ دسمبر: ایجوکیشنل کانفرنس کے چھٹے سالانہ جلسے منعقدہ علی گڑھ میں حالی نے ترکیب بند ”قوم کا متوسط طبقہ“ سنائی اس نظم کے بعد حالی سے متعلق تقریر کی، اسی جلسے میں تعلیم نسوان سے متعلق تقریر کی۔ (۳۹۴)

۱۸۹۲ء: رسالہ ”الدعا والاستجابة“، مطبع مفید عام آگرہ سے شائع کیا۔ (۳۹۵)
۱۸۹۲ء: ۲۵ رجب: انجمن الاخوات (برادر ہڈ) کا قیام عمل میں آیا، انجمن بعد میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں تبدیل ہو گئی۔ (۳۹۶)

۱۸۹۲ء: ”تحریری اصول التفسیر“، مطبع مفید عام آگرہ سے شائع کی۔ (۳۹۷)
۱۸۹۲ء: ”تفسیر القرآن وہ ولحدہ ای واقرقان“، جلد پنجم مشمول تصنیف احمدیہ (حصہ اول جلد ہفتہ) علی گڑھ انٹیٹیوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۳۹۸)

۱۸۸۹ء: ۸ اکتوبر: مضمون ”روح اور اس کی حقیقت“ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۷۴)

۱۸۸۹ء: ۱۲ اکتوبر: دیباچہ المامون رسالہ اتحاد لکھنؤ میں شائع ہوا۔ (۳۷۵)
۱۸۸۹ء: ۱۵ اکتوبر: مضمون ہاں اور چھپیڑ، علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوا۔ (۳۷۶)
۱۸۸۹ء: ۱۵ اکتوبر: مضمون ملائکہ، جن اور شیاطین کی حقیقت امام غزالی کے نزدیک، اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۷۷)

۱۸۸۹ء: ۳۱ اکتوبر: مضمون امام غزالی کے واردات قلمی، اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۷۸)

۱۸۸۹ء: ۸ نومبر: مضمون امام غزالی اور فلسفی حضرات اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۷۹)
۱۸۸۹ء: ۳۰ نومبر: مضمون امام غزالی کے خیالات، اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۸۰)
۱۸۸۹ء: ۲۳ دسمبر: مضمون ”معرفت ذات اللہ“ کے بارے میں امام غزالی کے خیالات، اخبار سرموگزٹ ناہن میں شائع ہوا۔ (۳۸۱)
۱۸۸۹ء: ۲۷ دسمبر: ایجوکیشنل کانفرنس کے چوتھے جلسہ منعقدہ علی گڑھ میں مدرسہ العلوم کی تاریخ، پریس پرچردیا۔ (۳۸۲)

۱۸۸۹ء: ۱ دسمبر: مضمون مدرسہ العلوم علی گڑھ کے تاریخی حالات، اخبار سائنس فک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوئے۔ (۳۸۳)

۱۸۸۹ء: ۲۸ دسمبر: کمیٹی خرینتہ البضاعة کے آخری جلسے میں قانون ٹریسیمان کے نفاذ کے بعد یہ کمیٹیاں خود ختارانہ حیثیت ختم کر کے بورڈ آف ٹریسٹیٹ کے تحت آگئیں۔ سرید لائف آزریری سکریٹری اور سید محمد لائف جوائیٹ آزریری سکریٹری قرار پائے۔ (۳۸۴)

۱۸۸۹ء: امام غزالی سے متعلق مضامین کا مجموعہ ”انظر فی بعض مسائل الہمما“ ابو حامد محمد غزالی، فیض عام پریس علی گڑھ سے شائع ہوا۔ (۳۸۵)

۱۸۹۰ء: ۶ فروری: کالج کے چندہ کے لیے نمائش گاہ میں پنی ریڈنگ کلب کے تحت ایک تھیٹر شو

| | |
|---|----------------|
| مضمون زادہ اور فلاسفہ کی کہانی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۱۳) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |
| مضمون احادیث، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۱۵) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |
| چوچی بار پنجاب کے سفر پر گئے جاندھر کے جلسہ میں مسلمانوں کی ترقی اور تعلیم نوں پر تقریر کی۔ (۲۱۶) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |
| مضمون عالم غیب، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۱۷) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون تہذیب الاخلاق اور اس کے حامیوں کو مبارکباد، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۱۸) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون مسلمانوں کی تعلیم میں متفقہ کوشش کی ضرورت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۱۹) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون تہذیب الاخلاق کا اجراء تیری بار، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۰) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون ان جدا الشئی عجائب، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۱) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون ذات و صفاتی تعالیٰ شانہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۲) | ۱۸۹۳ء: جولائی: |
| مضمون بھولا بھالا دین دار اور پاک فلاسفہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۳) | ۱۸۹۳ء: جولائی: |
| مضمون ذات باری جل جلالہ و اعظم شانہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۴) | ۱۸۹۳ء: جولائی: |
| مضمون طبیعتوں یا نیچروں یا فطریوں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۵) | ۱۸۹۳ء: اگست: |
| مضمون کیا نیچر ماننے سے خدا محظل ہو جاتا ہے؟، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۶) | ۱۸۹۳ء: اگست: |
| مضمون تہذیب الاخلاق کے مضامین کیسے ہونے چاہئیں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۷) | ۱۸۹۳ء: ستمبر: |

| | |
|--|------------------|
| مholmân ایجوکیشن کانفرنس کے ساتوں جلسے منعقدہ دہلی میں مسٹر تھیوڈور پرنسپل علی گڑھ کالج کی تجویزیہ متعلق تعلیم مسلمانان کا مفصل جائزہ پر تائید میں تقریر کی۔ (۳۹۹) | ۱۸۹۲ء: ۲۷ دسمبر: |
| مشی سراج الدین کی تالیف سیرۃ الفاروق، پر تبصرہ لکھا۔ (۳۰۰) | ۱۸۹۳ء: ۱۰ ارماں: |
| ”ابطال غلامی“، مطبع مفید عام آگرہ سے شائع کی۔ (۳۰۱) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |
| مضمون زمانہ کا اثرمند ہب پر تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۲) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |
| مضمون روح اور اس کا وجود علیحدہ مادے سے، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۳) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون نقش اور عقل میں خلافت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۴) | ۱۸۹۳ء: مئی: |
| مضمون اعلازم میں العلة والعلوں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۵) | ۱۸۹۳ء: جون: |
| مضمون اعلم حباب اکبر، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۰۶) | ۱۸۹۳ء: جون: |
| ایجوکیشن کانفرنس کے آٹھویں جلسے منعقدہ علی گڑھ میں مسلمانوں کی تعلیم ترقی اور اخلاقی تربیت کی ضرورت پر تقریر کی۔ (۳۰۷) | ۱۸۹۳ء: دسمبر: |
| بڑے میٹے سید حامد کا انتقال ہوا۔ (۳۰۸) | ۱۸۹۳ء: جنوری: |
| بڑی بھنی عجیبة النساء نے وفات پائی۔ (۳۰۹) | ۱۸۹۳ء: مارچ: |
| مضمون نبی دانم نبی دانم نمیدانم نمیدانم، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۰) | ۱۸۹۳ء: مارچ: |
| مضمون عالم مثال یا ملائے اعلیٰ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۱) | ۱۸۹۳ء: مارچ: |
| تہذیب الاخلاق جاری کیا جس کا یہ تیرسا دور تھا اس کی اشاعت ۳۰ فروری ۱۸۹۳ء: ۷ اپریل: | ۱۸۹۳ء: ۷ اپریل: |
| ۱۸۹۳ء: ۷ اپریل: | ۱۸۹۳ء: ۷ اپریل: |
| مضمون مسلمان اور تعلیم زبان انگریزی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۳۱۳) | ۱۸۹۳ء: اپریل: |

۱۸۹۳ء: اکتوبر:

مضمون الدلیل والبرهان، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۸)

۱۸۹۳ء: نومبر:

مضمون کتابۃ الاعمال والمعیز ان والموازنۃ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۹)

۱۸۹۳ء: نومبر:

مضمون، گناہ سے کیوں عذاب ہوتا ہے اور شرک سے کیوں نجات نہیں ہوتی، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۳۰)

۱۸۹۳ء: ۷ دسمبر:

اسٹریچی ہال علی گڑھ کالج میں منعقد جلسہ میں ٹرکش لباس پر تقریر کی۔ (۲۳۱)

۱۸۹۳ء: ۲۷ دسمبر:

ایجوکیشنل کافرنس کے نویں جلسہ منعقدہ علی گڑھ میں انگریزی تعلیم کے بدنامی سے اجتناب پر تقریر کی۔ (۲۳۲)

۱۸۹۳ء: ۷ دسمبر:

مضمون موجودہ تعلیم، اخبار سائنسیک سوسائٹی علی گڑھ میں شائع ہوا۔ (۲۳۳)

۱۸۹۳ء: ۲۸ دسمبر:

ایجوکیشنل کافرنس کے نویں اجلاس میں مسلمانوں کی قسم کا آخری فیصلہ، متعلق ریزویشن پیش کیا اور آخری اجلاس میں تقریر کی۔ (۲۳۴)

۱۸۹۳ء: ۳۰ دسمبر:

محمد انیگلو اور یونیٹل ڈیپنس ایسوی ایشن آف اپارٹمنٹ یا قائم کی۔ (۲۳۶)

۱۸۹۵ء: جنوری:

مضمون، ہوالموجود، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۳۷)

۱۸۹۵ء: فروری:

”تفسیر القرآن وصولہ“، جلد ششم مشمولہ تصانیف احمدیہ (حصہ اول جلد ششم) علی گڑھ اسٹیٹیوٹ پریس سے شائع ہوئی۔ (۲۳۸)

۱۸۹۵ء: مارچ:

مضمون، عید کادون، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۳۹)

۱۸۹۵ء: مئی:

مضمون، ہندوستانیوں کی تعلیم ولایت میں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۴۰)

۱۸۹۵ء: جون تا اگست:

مضمون، ”حل شاء اللہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۴۱)

۱۸۹۵ء: مئی:

مضمون، ہندوستانیوں کی تعلیم ولایت میں، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۴۲)

مضمون، گریجویٹ اور تجارت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۳)

کالج کے ہیئت کلرک شیام بھاری لاں ماہر نے کالج فنڈ میں غبن کیا اس کا اثر صحت پر برپا۔ (۲۲۴)

مضمون، عزت، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۵)

مضمون لا وثوق بما وعدہ اللہ، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۶)

مضمون، قوم نوح کے مذہبی حالات کی تحقیق، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۷)

مضمون سید کے لفظ کا استعمال غیر بنی فاطمہ پر، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۸)

مضمون کاللذیا کی نظم میں طوفان کا ذکر، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۲۹)

ایجوکیشنل کافرنس کے دویں اجلاس منعقدہ شاہینہاں پورہ بصدارت نواب محسن الملک میں، مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت، پر لیکھ دیا۔ (۲۵۰)

”سیرۃ فریدیہ“ کے عنوان سے اپنے نانانواب دیرالدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خاں بہادر مصلح بنگ کی سوانح شائع کی۔ (۲۵۱)

مضمون، عرب کے بتوں کے نام اور ان کے حالات، تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔ (۲۵۲)

ہر ہائنس محمد شاہ آغا خاں سوئم کو سپاس نامہ پیش کیا بعد ازاں آغا خاں کو کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دلانے کے لیے قائم کمیٹی کا صدر مقرر کیا۔ (۲۵۳)

ایجوکیشنل کافرنس کے گیارہویں اجلاس منعقدہ میرٹھ بصدارت نواب عماد الملک مولوی سید علی بلکرای میں، قومی فلاج تعلیم پر منحصر ہے کے عنوان پر لیکھ دیا۔ (۲۵۴)

مضمون ترقی کے اصول اور ترقی کے وجہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔

(۳۵۵)

ایجوکیشن کانفرنس کے بارہویں اجلاس میں ملکہ و ٹھریکی جوبلی منانے اور ان کی یادگار قائم کرنے کی تجویز پر تقریر کی۔ (۲۵۶)

۱۸۹۷ء: دسمبر:

عیسائی پادری کی امہات المؤمنین، کے جواب میں ازدواج مطہرات پر مضمون انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں قبطوارشائع ہوا۔ لیکن اسے مکمل نہ کر سکے۔ (۲۵۷)

۱۸۹۸ء: مارچ:

احتباں البول کا عارضہ شروع ہوا، بیماری کے زمانے میں ان کے دوست نواب محمد سعیل ان کو اپنے گھر لے گئے کیونکہ سول سو ہجۃ رہائش ان کے گھر سے قریب تھی۔ ۲۲ مارچ تک بیماری میں شدت آگئی۔ (۲۵۸)

۱۸۹۸ء: ۲۷ مارچ: شب دس بجے انتقال کیا۔ علی گڑھ کالج کے احاطے میں تدفین ہوئی۔ (۲۵۹)

سید یات

| | | | |
|-------|----------|---|---|
| (۳۶۰) | سن ندارد | سریداحمدخان | منتخب مضماین: تہذیب الاخلاق |
| (۳۶۱) | ۱۸۶۹ء | مرتب: سلیم الدین سلیم | سریداحمدخان کے خطوط |
| (۳۶۲) | ۱۸۸۱ء | محمد ناصر الدین | روزی خبریہ |
| (۳۶۳) | سن ندارد | مولوی مشتاق حسین | سریداکاسلام |
| (۳۶۴) | ۱۸۹۰ء | فضل الدین | مجموعہ یکچھ رز: سریداحمدخان |
| (۳۶۵) | ۱۸۹۱ء | سیداحمدخان | یکچھ: اسلام |
| (۳۶۶) | ۱۸۹۷ء | مرتب: محمد امام الدین | آخری مضماین سریداحمدخان |
| (۳۶۷) | ۱۸۹۸ء | مرتب: وحید الدین سلیم پانی پتی | ازواج مطہرات (مضمون) |
| (۳۶۸) | ۱۸۹۸ء | منشی فضل الدین | آخری مضماین سریداحمدخان |
| (۳۶۹) | ۱۸۹۹ء | سریداحمدخان | الدعا والاستجابة |
| (۳۷۰) | ۱۸۹۹ء | سریداحمدخان | سلسلۃ الملوك |
| (۳۷۱) | ۱۹۰۰ء | مجموعہ یکچھ روا یکچھ | منشی نول کشور |
| (۳۷۲) | ۱۹۰۳ء | تفسیر القرآن وہ واحدی والفرقان: جلد ۸، تصحیح: مولوی سید جلال الدین حیدر | مشمولہ تصانیف احمدیہ (حصہ اول: جلد ۷م) |
| (۳۷۳) | ۱۹۰۳ء | سید نوازش علی | حیات سرید |
| (۳۷۴) | ۱۹۰۳ء | مرتب: محسن الملک، منشی نول کشور | مجموعہ یکچھ روا یکچھ: سریداحمدخان حصہ اول |
| (۳۷۵) | ۱۹۰۵ء | منشی نول کشور: مرتب | تفسیر الحموت: سریداحمدخان |
| (۳۷۶) | ۱۹۰۵ء | ۷ء | ڈاکٹر سرید احمد خاں بہادر، حاجی محمد سعیل نیس دتاوی |
| | | | سی۔ ایس۔ آئی کا لکچر لکھنؤ |

| | | | |
|----------|------------------------------|---------------------------|--------------------------------------|
| ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ سوم: | فسفینہ مضامین |
| ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ چہارم: | مشتعل بر قرآنی قصص |
| ۱۹۶۳ء-۶۵ | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید حصہ پنجم: | اخلاقی و اصلاحی مضامین |
| ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ ششم: | تاریخی مضامین |
| ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ ہفتہ: | مضامین متعلق سوانح و سیر |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ ہشتم: | تعلیمی، تربیتی، اور رمضانیں |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ نهم: | ملکی و سیاسی |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ دهم: | اخبارات پر تقدیری مضامین |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ یازدهم: | سیرت طیبہ بالاشیائیم کے متعلق مضامین |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ دوازدھم: | تقریری مقالات |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ سیزدهم: | سرید کے ذاتی عقائد کے متعلق مضامین |
| ۱۹۶۳ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ چہاردهم: | متفرق |

| | | | |
|-------|-------|--------------------------------------|---|
| (۳۷۷) | ۱۹۱۰ء | مرتب: مولوی چراغ علی | حقیقت احر |
| (۳۷۸) | ۱۹۱۰ء | مرتب: مولوی چراغ علی | از لذت الغین عن ذی القرین |
| (۳۸۹) | ۱۹۱۳ء | مالک رام | سرید مر جوم |
| (۳۸۰) | ۱۹۲۲ء | مرتب و مقدمہ: عبداللہ جان | خطوط سرید |
| (۳۸۱) | ۱۹۲۳ء | عبداللہ یم شر | سرید کی دینی برکتیں |
| (۳۸۲) | ۱۹۲۳ء | مرتبہ: ڈاکٹر سید راس مسعود | خطوط سرید |
| (۳۸۳) | ۱۹۵۰ء | نور الرحمن | حیات سرید |
| (۳۸۴) | ۱۹۵۲ء | انتخاب مرتب: محمد عبداللہ خاں خویشگی | مقالات سرید |
| (۳۸۵) | ۱۹۵۵ء | مرتب: مولوی احمد خاں | رسالہ اسباب بغاوت ہند |
| (۳۸۶) | ۱۹۵۵ء | مرتب: احمد خاں، مرتب و مقدمہ: ۷۷ء | اسباب بغاوت ہند |
| (۳۸۷) | ۱۹۵۷ء | ابوالیث صدقی | حیات جاوید |
| (۳۸۸) | ۱۹۵۸ء | الاطف حسین حالی | سرید احمد خاں حالات و افکار |
| (۳۸۹) | ۱۹۵۸ء | مولوی عبدالحق | اسباب بغاوت ہند |
| (۳۹۰) | ۱۹۶۰ء | مرتب: نسیم قریشی | علی گڑھ تحریک |
| (۳۹۱) | ۱۹۶۰ء | مرتب: نسیم قریشی | سرید احمد خاں اور ان کی نامور فقاۓ کی اردو ڈاکٹر سید عبد اللہ |
| (۳۹۲) | ۱۹۶۱ء | مولوی محمد امین زبری | نشکافی اور فکری جائزہ |
| (۳۹۳) | ۱۹۶۱ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | تذکرہ سرید احمد خاں |
| (۳۹۴) | ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | سفر نامہ سرید احمد خاں مع مقدمہ مرتب |
| (۳۹۵) | ۱۹۶۲ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ اول: |
| | | | ذہبی و اسلامی مضامین |
| | | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ دوم: |
| | | | تفسیری مضامین |

| | | | |
|-------|-------|--|--|
| (۵۱۲) | ۱۹۸۱ء | سرسید کی ادبی خدمات اور ہندوستانی نشانہ ثانیہ قدمی خاتون | قدیمی خاتون |
| (۵۱۳) | ۱۹۸۱ء | تاریخ علی گڑھ تحریک: حصہ اول: سید احمد مژہبین: مسز تنویر فاطمہ لیہن و خان تا نواب وقار الملک از پروفیسر مسز جناب وارث ہندی | خان تا نواب وقار الملک از پروفیسر مسز جناب وارث ہندی |
| | | متاز معین/ حصہ دوم لکھنو پیکٹ تا قیام | متاز معین/ حصہ دوم لکھنو پیکٹ تا قیام |
| (۵۱۴) | ۱۹۸۲ء | پاکستان از پروفیسر انصار اہد خان | ضیاء الدین لاہوری |
| (۵۱۵) | ۱۹۸۲ء | سرسید کی کہانی ان کی اپنی زبانی | اصغر عباس |
| (۵۱۶) | ۱۹۸۲ء | انتخاب مضافین علی گڑھ اٹی ٹیوٹ گزٹ | اصغر عباس |
| (۵۱۷) | ۱۹۸۲ء | سرسید اور علی گڑھ تحریک | پروفیسر خلیف احمد نظامی |
| (۵۱۸) | ۱۹۸۲ء | انتخاب مضافین سرید | لچھیج و ترتیب: انور صدیقی |
| (۵۱۹) | ۱۹۸۳ء | اردو کی علمی ترقی میں سرید اور ان کے ڈاکٹر، ایج۔ ایس۔ کوش | رقيقة کارکا حصہ |
| (۵۲۰) | ۱۹۸۵ء | مرتب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مکتوبات سرید: جلد دوم |
| (۵۲۱) | ۱۹۸۵ء | جلیل قدوائی | سرسید علیہ الرحمہ |
| (۵۲۲) | ۱۹۸۶ء | حنائے علی گڑھ (مشایہر کے مکاتیب) | عبد القادر ایم اے |
| (۵۲۳) | ۱۹۸۷ء | سرسید کے سیاسی افکار | منشی فوکری |
| (۵۲۴) | ۱۹۸۷ء | اصغر عباس | سرسید، اقبال اور علی گڑھ |
| (۵۲۵) | ۱۹۸۷ء | مرتب: جمال خواجہ | مرتب: جمال خواجہ |
| (۵۲۶) | ۱۹۸۸ء | مسیحی کی اسلامی بصیرت | (قصانیف سرید سے ایک نیا انتخاب) |
| (۵۲۷) | ۱۹۸۹ء | عارف الاسلام | مسیحی کون؟ سرسید یا آزادا!! |
| (۵۲۸) | ۱۹۹۰ء | عبد الحق | مطالعہ سرید |
| (۵۲۹) | ۱۹۹۰ء | مرتب: بیانیات (مقالات) | سرسید: بازیافت (مقالات) |
| (۵۳۰) | ۱۹۹۳ء | ڈاکٹر سلیم اختر | حیات جاوید: سوانح سرید تخلیص |
| | | سرسید کی فکر اور عصر جدید کے تقاضے | پروفیسر خلیف احمد نظامی |
| | | سرسید احمد خان | حیثیق احمد نظامی |
| | | اصغر عباس | متربم: اصغر عباس |

| | | |
|-------|-------------------------------------|--------------------------------------|
| ۱۹۶۳ء | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ پانزدھم: |
| ۱۹۶۳ء | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مقالات سرید: حصہ شانزدھم: |
| (۳۹۵) | شاہد سین رزاقی | سرسید اور اصلاح معاشرہ |
| (۳۹۶) | قاضی احمد میاں اختر جو ناگری | سرسید کا علمی کارنامہ |
| (۳۹۷) | مؤلف: سرید احمد خاں: | سیرت فریدیہ |
| (۳۹۸) | مرقب: محمود احمد برکاتی | تذکرہ اہل دہلی |
| (۳۹۹) | محقق و مرقب: قاضی احمد میاں اختر | (آثار اصنادیکا حذف شدہ باب چہارم) |
| (۴۰۰) | مرقب: ڈاکٹر شان محمد | آثار اصنادیہ |
| (۴۰۱) | ترتیب و تدویش: ڈاکٹر سید عین الرحمن | سرسید تاریخی و سیاسی آئینہ میں |
| (۴۰۲) | مرقب: رازماکا پوری | آثار اصنادیہ |
| (۴۰۳) | یوسف زاہد | سرسید ایک شخصیت |
| (۴۰۴) | سید سلطان محمود حسین | تاریخ ادب اردو: |
| (۴۰۵) | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | عہد سرید کی تخلیص کے ساتھ |
| (۴۰۶) | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | اُردو کی نظری تاریخ میں سرید کا مقام |
| (۴۰۷) | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | خطبات سرید: جلد اول |
| (۴۰۸) | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | خطبات سرید: جلد دوم |
| (۴۰۹) | مرقب: مولانا اسمبلی پانی پتی | مکتوبات سرید: جلد اول |
| (۴۱۰) | عنیق صدیقی | سرسید احمد خان ایک سیاسی مطالعہ |
| (۴۱۱) | نور الحسن نقوی | سرسید اور ہندوستانی مسلمان |
| (۴۱۲) | محمد حسام الدین خان غوری | تحریک علی گڑھ اور حیدر آباد کن |
| (۴۱۳) | مرتبہ: بہارالآبادی | حیات جاوید: تعارف: قبر کیس |
| | | حیات جاوید پر ایک نظر۔ سید عبد اللہ |

توقیت سرید احمد خان تحقیقی تناظر

| توقیت سرید احمد خان تحقیقی تناظر | |
|----------------------------------|---|
| (۵۴۹) ۱۹۹۳ء | مرقب: ریاض الرحمن شروانی مقالات تویی سرید سینار |
| (۵۵۰) ۱۹۹۴ء | افخار عالم خاں سرید اور فن تعمیر |
| (۵۵۱) ۱۹۹۴ء | مرتبہ: محمد یمین مظہر صدیقی سرید اور علوم اسلامیہ |
| (۵۵۲) ۱۹۹۴ء | دستاویز مسلم ابی یکشتن کاغذیں مرقب: پروفیسر اقبال حسین |
| ۱۸۹۶ء تا ۱۸۸۲ء (جلد اول) | |
| (۵۵۳) ۱۹۹۴ء | سرید احمد خاں الخطبات الاحمدیہ |
| (۵۵۴) ۱۹۹۴ء | تدوین و ترتیب: ڈاکٹر غلیق احمد آثار الصنادید: تین جلد |
| (۵۵۵) ۱۹۹۴ء | تحقیق و ترتیب: عائزہ قریشی اشاریہ سرید |
| (۵۵۶) ۱۹۹۴ء | نور الحنفی سرید اور ان کے کارنامے |
| (۵۵۷) ۱۹۹۴ء | ڈاکٹر محمد علی صدیقی سرید احمد خاں اور جدت پسندی |
| (۵۵۸) ۱۹۹۴ء | سرید احمد خاں تعظیم الكلام |
| (۵۵۹) ۱۹۹۴ء | تاریخ فیروز شاہی (ضیاء الدین برلن) بیحی خواہ مسلمانان |
| (۵۶۰) ۱۹۹۴ء | بیحی سرید احمد خاں آنین اکبری |
| (۵۶۱) ۱۹۹۴ء | ڈاکٹر مشتاق احمد سرید کی نشری خدمات |
| (۵۶۲) ۱۹۹۴ء | ترتیب و دوین، محمد کرام چغتائی مطالعہ سرید |
| (۵۶۳) ۱۹۹۴ء | ثریا حسین سرید احمد خاں اور ان کا عہد |
| (۵۶۴) ۱۹۹۴ء | افخار عالم خاں سرید درون خانہ |
| (۵۶۵) ۱۹۹۴ء | بیحی سرید احمد خاں توڑک جہانگیری |
| (۵۶۶) ۱۹۹۴ء | سرید احمد خاں اور نواب آبادیاتی نظام کا جائزہ خش الرحمن فاروقی |
| متربج: محمد عبد المنان | |
| (۵۶۷) ۱۹۹۴ء | سرید اور ان کی تحریک مؤلف: ضیاء الدین لاہوری |
| (۵۶۸) ۱۹۹۴ء | سرید ہاؤس کے ماہ سال بعد از سید محمد پروفیسر افخار عالم خاں |
| (۵۶۹) ۱۹۹۴ء | اُردو صحافت اور سرید احمد خاں عبد الجبیری |
| (۵۷۰) ۱۹۹۴ء | مسافر ان لندن، مقدمہ فہنگ اور تعلیقات اصغر عباس |

توقیت سرید احمد خان تحقیقی تناظر

| | |
|---|---|
| علی گڑھ کی علمی خدمات | پروفیسر غلیق احمد ناظمی |
| مقدمہ تفسیر، سرید | خدابخش اور نیشنل لائبریری |
| سرید کے مذہبی، تعلیمی اور سیاسی افکار کا مرقب: شان محمد تقیدی جائزہ | سرید کے مذہبی، تعلیمی اور سیاسی افکار کا مرقب: شان محمد تقیدی جائزہ |
| سرید: تحقیق و دوین (مجموعہ مقالات) | ڈاکٹر گوہن شاہی |
| اسباب بغاوت ہند: تین غیر مطبوعہ مضایں | تالیف و دوین، سلیم الدین قریشی |
| سرید کا آئینہ خانہ افکار | ترتیب و انتخاب ڈاکٹر ابوالنیک شفی |
| خودنوشت افکار سرید | ضیاء الدین لاہوری |
| مقالات سرید صدی | مرقب: سرید یونیورسٹی، کراچی |
| (بیانگار یوم وفات حمد سالہ سرید احمد خاں) | مرقب: سرید احمد خاں |
| سرید تحریک اور اردو کے نشری زاویے | پروفیسر عطاء الرحمن خاں میو |
| رسالہ خیر خواہ مسلمانان: حصہ اول تا سوم | سرید احمد خاں |
| مرقب: خدا بخش لائبریری | مرقب: خدا بخش لائبریری |
| سرید احمد خاں: فکر اسلامی کی تعبیر | مصنف: سی ڈیلیٹرول |
| مرتب: جیل یوسف، عزیز ملک | متربج: محمد کرام چغتائی |
| سرید احمد خاں | مرتب: جیل یوسف، عزیز ملک |
| مضامین سرید احمد خاں | ڈاکٹر علی محمد خاں |
| علی گڑھ تحریک اور ادب اردو | مشیر احمد علوی ناظر کا کوروی |
| (رسالہ ندیم گیا ۱۹۳۹ء - ۱۹۴۱ء) | روایات علی گڑھ |
| سرید اکابر تک | محمد ذاکر علی خاں |
| سرید اور سائنسی فک سوسائٹی | مرتبین: شیم خنی، سہیل احمد فاروقی |
| سرید احمد خاں اور علی گڑھ تحریک کے ڈاکٹر سید مجوب شاہ | افخار عالم خاں |
| ناقدین کا تحقیقی جائزہ | درستہ علی گڑھ |

| | | | |
|--|--------------------------------|---|--|
| نومبر- دسمبر ۱۹۷۰ء | سریداحمدخان نمبر | نگارپاکستان سالنامہ | سال: ۳۹، شمارہ: ۱۱-۱۲ حصہ اول |
| جنوری- فروری ۱۹۷۱ء | سریداحمدخان نمبر | نگارپاکستان سالنامہ | سال: ۵۰، شمارہ: ۱-۲ حصہ دوم |
| سنندارد | سریداحمدخان نمبر | میرکارواں کراچی | تہذیب الاخلاق علی گڑھ |
| اکتوبر ۱۹۸۲ء | سریدنمبر | نمودران علی گڑھ: پہلا کارواں | سماہی فکر و نظر علی گڑھ |
| ناموران علی گڑھ: دوسرا کارواں | جنوری تا ستمبر ۱۹۸۵ء | ناموران علی گڑھ: تیسرا کارواں | سماہی فکر و نظر علی گڑھ |
| ناموران علی گڑھ: جنوری تا جولائی ۱۹۸۶ء | اکتوبر ۱۹۸۸ء | تہذیب الاخلاق علی گڑھ | تہذیب الاخلاق علی گڑھ |
| ناموران علی گڑھ: مارچ ۱۹۹۱ء | ناموران علی گڑھ: تیسرا کارواں | سماہی فکر و نظر علی گڑھ: جلد اول | سماہی فکر و نظر علی گڑھ: جلد دوم |
| سریداحمدخان نمبر | اکتوبر ۱۹۹۲ء | سریداحمدخان نمبر | مرتب/ مدیر: پروفیسر شہریار |
| اکتوبر ۱۹۹۲ء | سریداحمدخان نمبر | سماہی فکر و نظر علی گڑھ، مدیر: پروفیسر شہریار | سماہی فکر و نظر علی گڑھ، جلد: ۹، خصوصی شمارہ |
| اکتوبر ۱۹۹۲ء | سریدنمبر | ماہنامہ تہذیب کراچی، جلد: ۹، خصوصی شمارہ | تہذیب الاخلاق علی گڑھ |
| اکتوبر ۱۹۹۳ء | سریدنمبر | علی گڑھ میگرین علی گڑھ | علی گڑھ میگرین، علی گڑھ |
| ۹۷ ۱۹۹۵ء | علی گڑھ نمبر | علی گڑھ میگرین علی گڑھ، خصوصی شمارہ | برگ گل مجلہ اردو کالج کراچی |
| سریدنکی معنویت: سریدنمبر | محل جامعہ دہلی و دہلی | محل جامعہ دہلی و دہلی | مرتین: خواجہ محفوظ الرحمن، شیخ احمد علوی |
| جولائی تا ستمبر ۱۹۹۸ء | سریدنمبر | محلہ لب بوسانگلہ بہل | محلہ علی گڑھ تحریک: آغاز تا امروز |
| ۱۹۹۸ء | (گورنمنٹ اسلامیہ گری کالج) | محلہ لب بوسانگلہ بہل | مدیر: پروفیسر شیدا احمد صدیقی |
| ماہنامہ تہذیب کراچی | صریحہ یوم وفات | ماہنامہ تہذیب کراچی | برگ گل مجلہ اردو کالج کراچی |
| ماہنامہ تہذیب کراچی | جلد: ۱۵، شمارہ: ۱، خصوصی شمارہ | جلد: ۱۵، شمارہ: ۱، خصوصی شمارہ | مدیران: نقاش کاظمی، ظفر مسعود خیال |
| ماہنامہ جیلہ دہلی | سریداحمدخان نمبر | تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلدے ا، شمارہ ۳-۲ | سریداحمدخان نمبر |

| | | | |
|-------------|--------------------------|------------------------------------|--|
| ۵۷۱ء | ۲۰۰۹ء | مؤلف: مولوی سید اقبال علی (۱۸۸۳ء) | سریدا سفر نامہ پنجاب |
| ۵۷۲ء | ۲۰۰۹ء | سریداحمدخان | ہمارے ہندوستانی مسلمان (ڈاکٹر ولیم ہنتر کی کتاب کا جواب) |
| ۵۷۳ء | ۲۰۰۹ء | سریداحمدخان | سیرت فریدیہ |
| ۵۷۴ء | ۲۰۱۰ء | مرقب: ڈاکٹر غلیق احمد | سیرت فریدیہ |
| ۵۷۵ء | ۲۰۱۰ء | مرقب: مولوی محمد امام الدین گجراتی | مکمل مجموعہ لکھنور اپنی سرید |
| ۵۷۶ء | ۲۰۱۱ء | مرقب: انور صدیقی | انتخاب مضامین سرید |
| ۵۷۷ء | ۲۰۱۳ء | افتخار عالم خان | سریدا درساں نک سوسائٹی: ایک بازیافت |
| ۵۷۸ء | ۲۰۱۳ء | اسرار عالم | سریدی کی بصیرت |
| ۵۷۹ء | ۲۰۱۳ء | پروفیسر افتخار عالم خان | سریدا در حدیث |
| ۵۸۰ء | ۲۰۱۳ء | پروفیسر افتخار عالم خان | سریدا در ہندوستانی نظام زراعت |
| ۵۸۱ء | ۲۰۱۵ء | مرقب: پروفیسر اصغر عباس | سریدی کی سائنس نک سوسائٹی |
| ۵۸۲ء | ۲۰۱۵ء | مرقب: ضیاء الدین لاہوری | کتابیات سرید |
| ۵۸۳ء | ۲۰۱۷ء | شاعر قدوائی | سوائج سرید: ایک بازدید |
| (رسائل) | | | |
| ۱۹۵۳-۵۴ء | ۱۹۵۳-۵۵ء | علی گڑھ نمبر | علی گڑھ میگرین، علی گڑھ |
| ۱۹۵۳-۵۵ء | ۱۹۵۳-۵۵ء | سریدنمبر، سالنامہ | برگ گل مجلہ اردو کالج کراچی |
| ۱۹۶۰ء | (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) | جلد اول | محلہ علی گڑھ تحریک: آغاز تا امروز |
| ۱۹۶۸-۶۹ء | سریدنمبر، سالنامہ | (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) | مدیر: پروفیسر شیدا احمد صدیقی |
| ۱۹۶۸-۶۹ء | سریدنمبر، سالنامہ | جلد اول | برگ گل مجلہ اردو کالج کراچی |
| دسمبر ۱۹۶۸ء | سریداحمدخان نمبر | محلہ علی گڑھ تحریک: آغاز تا امروز | مدیران: نقاش کاظمی، ظفر مسعود خیال |

| | | |
|---|--------------|------------------|
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۱۸ | اکتوبر ۱۹۹۹ء | سریداحمدخان نمبر |
| سے ماہی فکرو آگئی دبی | ۲۰۰۰ء | علی گڑھ نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۱۹ | اکتوبر ۲۰۰۰ء | سریداحمدخان نمبر |
| مجلہ ملک مatan (گومنٹ کالج آف ایجوکیشن) | ۲۰۰۰ء | سریدنمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ | ۲۰۰۰ء | سریداحمدخان نمبر |
| محلہ علوم اسلامیہ علی گڑھ | ۲۰۰۱ء | سریدنمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۱ | اکتوبر ۲۰۰۱ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۲ | ۲۰۰۲ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۳ | ۲۰۰۳ء | سریداحمدخان نمبر |
| ہماری آواز میرٹھ | اکتوبر ۲۰۰۳ء | گوشہ سریداحمدخان |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۴ | ۲۰۰۴ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۵ | ۲۰۰۵ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۶ | ۲۰۰۶ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ | ۲۰۰۷ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ | ۲۰۰۸ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ | ۲۰۰۹ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۲۹، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۰ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۰، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۱ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۱، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۲ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۲، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۳ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۳، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۴ء | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۴، شمارہ ۱۰ | اکتوبر ۲۰۱۵ء | سریداحمدخان نمبر |

| | |
|--|------------------|
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، جلد ۳۵، شمارہ ۳۵ | سریداحمدخان نمبر |
| تہذیب الاخلاق علی گڑھ، خصوصی شمارہ | سریداحمدخان نمبر |
| جشن سرید۔۱ | |
| ماونلا ہور | سریداحمدخان نمبر |
| مدیران: شبیہ عباس، صائمہ بٹ، مریم شاہین (صدی ایڈیشن) جلد:۷ | |
| نوٹ: ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ سریدشناشی میں اہمیت کا حامل ہے۔ سال میں دونوں نمبر سرید کی ولادت اور وفات پر خصوصی طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ مقالات کا اشارہ یہ فہرست مقالات ”تہذیب الاخلاق“ (سرید نمبر ۱۹۸۲ء۔ ۲۰۱۳ء) ڈاکٹر جشید احمد ندوی نے مرتب کیا ہے جو ماہنامہ تہذیب الاخلاق، جلد: ۳۲، شمارہ: ۱۰۔ اکتوبر ۲۰۱۵ء میں صفحہ ۱۳۸ تا ۱۶۷ شائع ہوا جبکہ ایک اور مقالہ ”اور دوساریں کے سرید نمبر، سہیل عباس (۵۸۲)“ بھی اس حوالے اہم ہے۔ | |

سریداحمدخان کی تصانیف اور ان کے فکر و فہم تقدیری کتب و رسائل:

☆ ”سیدیات“ کی اصطلاح استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد شاداب احسانی نے میریات، غالبیات کی مناسبت سے سریدشناشی کے لیے وضع کی ہے۔ (ذر)

کا ذکر کیا اور نہ کوئی تاریخی ثبوت پیش کیا البتہ اس ضمن میں کسی حقیقی نتیجہ پر نہیں پہنچا جاسکتا تاہم یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی تاریخی شہادت سرید کے بیان کی تردید میں نہیں ہے تو پھر اسے قول کر لینا چاہیے مگر سرید شناسوں نے اس کا غالباً ظن نہیں رکھا۔“

شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص ۲۷۶

شیعی حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق) ص ۲۹

شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص ۲۹

”خواجہ فرید الدین احمد ۱۱۶۱ عجمی مطابق ۷۳۱ء کے دلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام خواجہ اشرف تھا ان کے دادا خواجہ عبدالعزیز کشمیر سے بطور میتھی تجارت دلی میں آئے تھے اور کشمیری ماں کی تجارت کرتے تھے اور یہم کی تجارت کا بہت بڑا کارخانہ تھا اخیر کو انہوں نے دلی ہی میں توطن اختیار کر لیا تھا، ماخوذ: خلیق الحم، ڈاکٹر، سیرت فریدیہ، (مرتب، مصنف سرید احمد خان) (عنی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۱۰ء) ص ۲۲

”ان کی تہبیل کے لوگ ریاضی دانی کے لیے دہلی میں مشہور تھے ریاضی کی تعلیم سید احمد خان کو ان کے ماموں زین العابدین خاں نے دی، سید معین الحق، ڈاکٹر، سرید احمد خان کے سوانح حیات (حوالہ سابق) ص ۲۰۰۲ء

شیعی حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق) ص ۲۹

(اختلاف) ”ہر چند کہ سرید نے خیر خواہان مسلمانان اور اپنی دیگر سوانح تحریروں میں اپنے والد کا بالصراحت ذکر کیا ہے اور اپنے والد کا متعدد بار ذکر کیا ہے اور ہر جگہ ان کا نام سید محمد مقتی لکھا ہے۔ تاہم یہ امر باعثِ حیرت ہے کہ اُوٹیں سوانح نگاہوں نے سرید کے والد کا نام صحیح نقل نہیں کیا۔ کریں جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم نے اپنی انگریزی کتاب میں تین مختلف مقامات پر سرید کے والد کا نام سید محمد مقتی لکھا ہے۔ خواجہ الطاف حسین حالی نے بھی سرید کے والد کے نام میں صحت کا غالباً ظن نہیں رکھا اور ان کے نام کے ساتھ ”میر“ کا سابقہ تواتر کے ساتھ استعمال کیا۔ میر یقیناً کلمہ ”تعظیٰ“ ہے اور شرعاً کثر سیدوں کے لیے میر کا لقب استعمال کرتے ہیں۔ حالی نے حیات جاوید میں ۱۶ مرتبہ سرید کے والد کے نام کی صراحت کی ہے اور ہر جگہ میر مقتی لکھا ہے۔ سرید سے متعلق تقریباً ساری کتابوں بیشمول نصابی کتب میں سرید کے والد کا نام سید محمد مقتی لکھا جانا چاہیے اور سرید محمد مقتی کی جگہ میر محمد مقتی لکھنا تحقیقی دیانت داری سے مطابقت نہیں رکھتا۔“ ماخوذ: شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص ۳۰ تا ۴۹

”خواجہ فرید الدین کی سب سے بڑی بیٹی عزیز النساء بیگم کی شادی پروفیسر افخار عالم خاں کے مطابق ۱۸۰۵ء کے اواخر یا ۱۸۰۶ء کے اوائل میں سید محمد مقتی سے ہوئی

(۲)

(۳)

(۴)

(۵)

حوالی و تعلیقات

(۱) (الف) ”سرید نے ۱۸۲۰ء میں خیر خواہان مسلمانان جاری کیا اور اس کے اولین شمارے میں اپنے نسبی تعلق پر اظہار خیال کیا۔ سرید نے لکھا: ”اگرچہ میرے بزرگ عرب کے رہنے والے تھے مگر اکبر اول کے عہد میں ہرات سے ہندوستان میں آ رہے۔ میری پیدائش دہلی کی ہے اور میں وہیں کارہنے والا ہوں۔“

دلی جو ایک شہر تھا رنگِ جنان و خلد

ہم رہنے والے ہیں اسی اجڑے دیا رکے

میری دھیاں میں کوئی شخص برٹش گورنمنٹ کا نوکر نہیں تھا البتہ سلاطین مغلیہ کے نوکر تھے اور پشت درپشت منصب و خطاب پاتے رہے۔“ ماخوذ: شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (عنی دہلی: براون بک پبلی لائیشنر، ۲۰۰۲ء) ص ۲۶ تا ۲۵

(ب) (اختلاف) پروفیسر شافع قدوائی نے اس ضمن جایا جاوید کے بیان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے: ”سرید کے اس بیان سے ان کے اولین سوانح سوائیں نگار کریں جی۔ ایف۔

آئی۔ گراہم نے صرف نظر کرتے ہوئے لکھا کہ سرید کا خاندان اور نگ زیب عالمگیر کے عہد میں ہندوستان آیا۔ کریں جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم کی کتاب بعنوان The Life and Works of Sir Saiyyad Ahmad Khan ۱۸۸۵ لندن سے شائع ہوئی۔ گراہم کی کتاب پر علی گڑھ انٹی ٹبوٹ گزٹ میں تبصرہ بھی شائع ہوا اور اس سے متعلق کئی خطوط بھی شائع ہوئے۔ یہ کتاب سرید کی نظر سے بھی گزری تھی یہ امر توجہ خیز ہے کہ اس کتاب میں سرید کے اجداد کے ورود ہندوستان کے شمن میں اکبر کے مجاہے اور نگ زیب کا ذکر کیا گیا اور کسی نوع کی تاریخی شہادت بھی نہیں پیش کی گئی۔ مگر نہ تو سرید نے اس غلطی کی نشان دہی کی اور نہ ہی گزٹ میں شائع مراسلوں میں اس کا ذکر کیا گیا۔.....

حیات جاوید سرید کی مستند ترین سوانح سمجھی جاتی ہے اور اس کے اندر احادیث بغیر کسی جرح و تعذیل کے نقل کی جی کے جاتے ہیں یہی سبب ہے کہ یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ سرید کے اجداد شاہ جہاں کے عہد میں ہندوستان آئے تھے۔ پروفیسر غلق احمد ناظمی، پروفیسر شان محمد، پروفیسر اصغر عباس اور پروفیسر افخار عالم خاں نے بھی حالی کی روایت نقل کی ہے۔ سرید، گراہم اور حالی تینوں نے اس ضمن میں نہ تو کسی نام

تحقیقی- حالی نے سید محمد تقی کے عقد کا ذکر کیا مگر من کی وضاحت نہیں کی ہے۔ مانعوں: شافع قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۳۲، ۵۲

(اختلاف) ”حالی نے وجہ سرید کی مشیرہ کاتام صفتی النساء بیگم لکھا جب کہ سرید نے اپنے متعدد خطوط میں اپنی بہن کاتام صفاتی النساء بیگم لکھا ہے۔

..... سرید کے خطوط ڈاکٹر نسرين متاز بصیر نے ۱۹۹۵ء میں بعنوان ”خطوط سرید بنام حکیم احمد الدین“ شائع کیے، پروفیسر فخار عالم خان نے لکھا ہے کہ حکیم احمد الدین سرید کی بڑی بہن عجۃ النساء بیگم کے نواسے اور سید حامد کے بھائی تھے۔ مانعوں: شافع قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۳۲ تا ۳۴

(۷) ”سرید کے والد سید محمد تقی کی تین اولادیں ہوئیں ان میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔“ شافع قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۳۱

(۸) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ص، ۲۷ تا ۲۸

(۹) ”پروفیسر فخار عالم خان نے اپنی کتاب ”سرید درون خان“ میں حالی کے بیان سے اتفاق کرتے ہوئے سید محمد خان کا سنہ ولادت ۱۸۱۱ء لکھا ہے۔“ مانعوں: شافع

قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۲۶، ۳۱

(۱۰) خلیف الحجم، ڈاکٹر، سیرت فریدیہ (مرتب، مصنف سرید احمد خال) (عنی دلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۱۰ء) ص، ۳۱

(۱۱) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ص، ۲۷

(۱۲) شریحیں، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق) ص، ۲۸۰۰۲ء

(۱۳) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ص، ۸۲ تا ۸۳

(۱۴) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۰

(۱۵) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ص، ۸۵

(۱۶) شریحیں، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق) ص، ۳۰

(۱۷) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۰

”سرید نے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے نادیہ الردولہ خواجہ فرید الدین کے سامنے بھی

زانوے ادب تلمذ تھے کیا اور بوتاں کا درس ان سے حاصل کیا۔“ مانعوں: شافع قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۵۲، ۵۳

(۱۵) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ص، ۹۳ تا ۹۴

(ب) شریحیں، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق) ص، ۳۰

(ج) ”فارسی، عربی، ریاضی اور علم بیت کے بعد سرید علم طب کی طرف متوجہ ہوئے

اور انھوں نے دلی کے مشہور خاندانی حکیم غلام حیدر خاں سے طب کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔..... سرید نے آثار الصنادید میں دلی اور دلی کے لوگوں کے

بیان میں مشتملین، علمائے کرام، علمائے دین، بلکہ نویسان سواد جنت آباد حضرت شاہ بوجہاں آباد، خوش نویسان، ارباب موسیقی کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور حکیم غلام حیدر کے سلسلے میں لکھا ہے۔“ ارشد تلامذہ حکیم شریف خاں سے ہیں۔ مقامات کتب

طب، مواقف زعم رام کے جیسے ان کی خدمت میں مل ہوتے ہیں۔..... رام

کو حضرت موصوف کی خدمت میں نسبت شاگردی حاصل ہے۔“ مانعوں: شافع

قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص، ۵۶ تا ۵۷

(اختلاف) ”سرید کی ابتدائی تعلیم سے متعلق حالی کی رائے محل نظر ہے۔ حالی کے نزدیک سرید

نے عربی اور فارسی کی محض ابتدائی کتابیں پڑھیں وہ بھی نہایت بے پرواہی سے۔ حالی

نے کتابوں کی فہرست بھی دی ہے جو ہو سکتا ہے درست ہو گر سرید نے یہ کتابیں عدم

تو جھی سے پڑھیں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملت۔ سرید ایک کثیر التصانیف ادیب ہیں اور ان کی تحریروں سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ عربی اور فارسی دونوں پر قابلِ لحاظ تقدیر ت

رکھتے تھے۔ خطبات احمدیہ اور فریدیہ سے سرید کی عربی پر قدرت کا تجھی بیانیہ لگایا جاسکتا ہے۔ ریاضی اور علم بیت سے ان کی دلچسپی نے ان کی تحریروں کو معروضیت

اور قطعیت سے بہرہ و رکردا یا تھا گویا کہ وہ ریاضی میں مکمل دست گاہ نہیں حاصل کر سکے۔ ڈاکٹر بشیر احمد ڈار نے اپنی کتاب Religious Thoughts of Sayyid Ahmad Khan میں لکھا ہے کہ ریاضی اور علم بیت سے سرید کی دلچسپی

نے ان کی تحریروں کو زیادہ جامع بنادیا تھا۔“ مانعوں: شافع قدوائی، سوچ سرید ایک

بازدید (حوالہ سابق) ص، ۵۶

(۱۶) ”حالی کے مطابق سرید کی رسمی تعلیم کا سلسہ اخبارہ انہیں برس تک جاری رہا اس کے بعد سرید نے بطور خود کتابوں کے مطالعہ کا سلسہ جاری رکھا اور دلی کی نامور ادبی

ہستیوں جیسے غالب، صہبائی، ذوق، مؤمن اور دیگر مشاہیر کی مجموع میں بیٹھے رہتے اور اپنے علمی ذوق کو پروان چڑھاتے رہے۔ سرید غالباً کے باقاعدہ شاگردوں نہیں

تھے مگر انھوں نے آثار الصنادید میں غالباً سے استفادہ یعنی نعمت تربیت سے فیض یاب ہونے کا اعتراف کیا ہے۔“ مانعوں: شافع قدوائی، سوچ سرید ایک بازدید

greatly against the inclination of his relatives entered the British service as shiristadar of the criminal department in the sadar amin's office at Delhi."

الاطاف حسین حالی کے مطابق سرید نے ملازمت کی ابتداء ۱۸۳۸ء میں اپنے والد کے انتقال کے بعد کی کیوں کہ سید محمد تقی کے انتقال کے بعد ان کے گھر کی آمدی میں نمایاں تخفیف آئی تھی لہذا سرید کے دل میں حکومت انگلشیہ کی ملازمت کے حصوں کا خیال پیدا ہوا۔ پروفیسر عرفان جبیب، پروفیسر افتخار عالم اور خواجہ الاطاف حسین حالی نے سرید کی ملازمت کی ابتداء کے سلسلے میں ۱۸۳۹ء کی صراحت کی ہے۔ مگر کرنل گراہم نے ۱۸۳۷ء کا لکھا ہے۔ کرنل گراہم کے دعویٰ کی تو شیخ سرکاری ریکارڈ سے بھی ہوتی ہے۔ سرید نے ۱۸۲۰ء میں ایک رسالہ خیر خواہ مسلمانان کا لاتھا اس کے پہلے شمارے میں سرید نے اپنے سوائی کوائف، ملازمت اور ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی حمایت میں کی گئی اپنی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں متعدد سرکاری روپورٹیں بھی درج کیں ہیں۔ سرید نے اپنی ملازمت کے سلسلے میں ایک تو شیخ نامہ بھی شامل اشاعت کیا ہے۔ جو بکنور کے محضریت اور کلنٹر اے شلکیپر کے دھنڑے سے جاری ہوا تھا۔ اس سرکاری تصدیق نامہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ سرید نے ملازمت کا آغاز ۱۸۳۷ء میں کیا اور پروفیسر عرفان جبیب اور افتخار عالم خاں کا یقول کہ فروری ۱۸۳۹ء میں آگرہ میں نائب مشی کے عہدہ پر تقرری سرید کی ملازمت کی ابتداء تھی، درست ثابت نہیں ہوتا۔ "ماخوذ: شافع قدوانی، سوائی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۸۲۹ء) ص ۹۳، ۱۸۳۸ء"

مولانا الاطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص ۷۳: (۲۱) (الف) مولانا الاطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص ۷۳: (۲۱) (ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص ۳۱: (۲۱) (ج) "گراہم کے مطابق سرید کے کول ولید سید محمد تقی کا انتقال ۱۸۳۸ء میں ہوا جب سرید کی عمر ۱۹ برس کی تھی مگر حالی نے لکھا کہ سید محمد تقی کا انتقال ۱۸۳۸ء میں ہوا۔ حالی نے سرید محمد تقی کی شاہ غلام علی سے ارادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا: "جو خاص عنایت شاہ کرنل۔ جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم، خواجہ الاطاف حسین حالی اور پروفیسر افتخار عالم خاں میں خاص احتلاف ہے اور ان تینوں نے الگ الگ سن درج کیے ہیں۔ سرید کے اولین سوائی بغاکرشن۔ جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم نے ان کی ملازمت کی ابتداء کو موضوع بحث بناتے ہوئے لکھا:

(حوالہ سابق) ص ۷۴: (۲۲)

(۲۲) (الف) "خواجہ فرید الدین احمد نے ۱۳۱۴رمضان ۱۸۲۸ھ مطابق ۱۸۲۸ء کے انتقال کیا۔ بیرون تر مکان دروازہ پونچھ کھبما میں جو ایک مشہور تکیہ شاہ فدا حسین کا تھا ان کیے گئے۔" ماخوذ: خلیف احمد، ڈاکٹر، سیرت فریدیہ، (مرتب، مصنف سرید احمد خاں) (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۱۰ء) ص ۹۰: (ب) محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۰:

(ج) محمد علی صدیقی، "ضمیر: حیات سرید (سوائی خاک)"، ۲۰۰۳ء ص ۱۳۰: (۲۳) (ب) محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۰:

(۲۳) (الف) "محمد علی صدیقی، "ضمیر: حیات سرید (سوائی خاک)"، ۲۰۰۳ء ص ۱۳۰: (۲۴) (ب) (ج) (۲۴) (الف) "پروفیسر افتخار عالم خاں نے اپنی کتاب "سرید درون خانہ" میں سوائی سرید کے گم شدہ باب کو حصہ توجہ کا مرکز بنایا ہے اور تحقیقی وقت نظری کے ساتھ تفصیلات بیان کی ہیں۔ مصنف کے مطابق "سرید کی شادی ۱۸۳۶ء میں اپنی سگلی خالہ زاد، بہن پارسا بیگم (عرف مبارک بیگم) سے ہوئی تھی۔" پروفیسر افتخار عالم خاں کے مطابق: "پارسا بیگم سرید کی سب سے چھوٹی خالہ، فخر النساء بیگم کی صاحبزادی تھیں۔ فخر النساء بیگم خواجہ نقیب الاولیاء کی بیوی تھیں۔" ماخوذ: شافع قدوانی، سوائی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۲۰۱۷ء) ص ۲۲: (ب) "شادی ۱۹ برس کی عمر میں پارسا بیگم عرف مبارک سے ہوئی۔" محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۰:

(۲۵) (الف) "اپنے خالہ میل اللہ خاں کے تحت عدالت دہلی میں عارضی ملازمت اختیار کی اور اپنی دوھیابی روایت کے بر عکس قاعده معلیٰ کے بجائے ایسٹ انڈیا کمپنی میں عارضی سرنشتہ دارکی ملازمت اختیار کی،" ماخوذ: محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۰:

(۲۶) (الف) "سرید کی ملازمت کے آغاز کے شمن میں ان کے اہم سوائی نگاروں میں کرنل۔ جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم، خواجہ الاطاف حسین حالی اور پروفیسر افتخار عالم خاں میں خاص احتلاف ہے اور ان تینوں نے الگ الگ سن درج کیے ہیں۔ سرید کے اولین سوائی بغاکرشن۔ جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم نے ان کی ملازمت کی ابتداء کو موضوع بحث بناتے ہوئے لکھا:

"In January 1837 he(Sir syed)stopped his education and

مطابق نومبر ۱۸۳۸ء ہے، ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۳۳۳۳۲، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۳۲۳

(۲۲) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۸۹

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۱

(۲۳) (الف) ”فرازی میں ایک تاریخ بطریق جدول جامِ حم شائع کی جس میں امیر تپور سے لے کر بہادر شاہ نظرتک ۲۳ بادشاہوں کے مقصر حالاتِ زندگی تحریر کیے، ” محمود الرحمن ”حیات

سرسید روز و شب کے آئینے میں“ مشمول: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۰

(ب) حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمول: مطالعہ سرید، ترتیب و تدوین، محمد اکرم چفتائی، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۲

(ج) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۱

(۲۴) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۰

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(ج) شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۹۳

(۲۵) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۰

(ب) ”سرید کے بڑے بھائی سید محمد خاں نے یہ امتحان اپنی دوسری کوشش میں یعنی ۱۸۳۲ء میں پاس کیا۔“ ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۹۳

(۲۶) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۰

(ب) ”سرید نے منصفی کے عہدہ پر تقریر کے لیے قوانین دیوانی متعلقہ منصفی کا خلاصہ بھی

تیار کیا تھا اور اس بنابری سربراہ بہمن نے منصفی کے عہدہ پر سرید کے تقریر کے سفارش

بھی کی تھی مگر اس دوران منصفی کے لیے مقابلہ امتحان کا قاعدہ رانچ ہو گیا۔ سرید اس امتحان میں شریک ہوئے اور ان کی پہلی کوشش بار آور ثابت ہوئی۔ منصفی کے عہدہ

پر کامیابی کے بعد سرید نے یہ خلاصہ انتخاب الاغنوین کے نام سے شائع کیا۔“ ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۲۸

(۲۷) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۰

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(۲۸) (الف) ”سید محمد نے خاں نے ۱۸۳۱ء میں منصفی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور ان کا تقریر بیگام ضلع فتح پور میں ہوا اور وہ ۱۸۳۹ء تک یہاں تعینات رہے اور وہ دس بڑہ کی تعلیم میں دہلی آئے۔“ ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۹۹

(۲۹) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۱

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(ج) ”میں پوری میں سرید کی تعیناتی بہت کم دن رہی اور تقریباً دو ہفت بعد ان کا تابدہ فتح پور سیکری کر دیا گیا۔ آگرہ کے کشور براثت ہمیشہ سرید کے بہت قائل تھے اور خیال غالب ہے کہ ان کی ایما پر ہی سرید کی تعیناتی فتح پور سیکری کی گئی۔ سرید فتح پور سیکری میں چار برس تک قیام پذیر رہے۔“ ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۲۰۱۷ء) ص: ۹۳

(۳۰) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۱

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(ج) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب، مقالات سرید، حصہ ہفتہ۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول، اکتوبر، ۱۹۶۲ء، ص: ۳۵

(د) ”جلاء القلوب بذرک الحبوب، مؤلفہ ۱۸۳۲ء (۱۸۵۸ھ) مولود شریف کی مغلبوں میں پڑھنے کے لیے سرید نے اس رسالت میں اس زمانہ کے خیالات کے موافق صحیح روایتیں درج کیں“ ماخوذ: حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمول: مطالعہ سرید، حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۱۵۲

(۳۱) (الف) ”سرید کے دادا کا خطاب جو الدارلہ تھا..... مگر بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) نے اس میں عارف جنگ کا لفظ اپنی طرف سے اضافہ کر کے جو الدارلہ سید احمد خال عارف جنگ کا خطاب سرید کو عنایت کیا اور خطاب ملنے کی تمام رسیمیں حسب قاعدہ ادا کی گئیں“ ماخوذ: مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۱

(ب) ”سرید کے بچوں میں سوسائٹی کے سکریٹری پادری جا چیس کی فرمائش پر آڑن پر یہیں آگرہ سے ۱۸۳۲ء میں طبع ہوا یہ رسالت اولاد اعرابی میں تھا اس کی تلخیص ابوعلی نے ”معیار العقول“ کے نام سے فارسی میں کی، سید احمد نے اس کا ترجمہ کیا جو برشقیل (کریں) سے متعلق ہے۔“ ماخوذ: شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۳

(ج) ”تسلیل فی جرأۃ قلیل، مطبوعہ ۱۸۳۲ء۔ ابوذر یمنی کے عربی رسالت سے کسی عام بولی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا اور ”معیار العقول“ نام رکھا تھا۔ سرید نے فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ اس رسالت میں مصنف نے برشقیل کے پانچ اصول بیان کیے ہیں، یعنی بخاری چیزوں کے اٹھانے، بخت چیزوں کے چیرنے، دیانتے نچوتے کے لیے پانچ گلیں بتائی ہیں اور ان کے بنانے اور استعمال کرنے کا طریقہ اور مختلف ترکیبیں بیان کی ہیں۔“ ماخوذ: حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات،

(ب) ”فواند الافکاری اعمال الفجر، مؤلفہ جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ منصف خاص دہلی بوجہ حکم، صاحب والا مناقب عالیجہ بلند پاگاہ ڈاکٹر استپھن صاحب بہادر دام اقبالہ، پرپل مدرسہ دہلی، چھاپے خانہ سید الاحرار، میں باہتمام سید عبد الغفور دلی میں چھپا، ۱۸۲۶ء“ ماخوذ: مقالات سرید، جلد شانزدہم، مرتب، مولوی محمد سعیل پانی پتی، (lahor: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، ۲۰۰۷ء) ص: ۹۷

(ج) (اختلاف) ”سید احمد کے نانا خواجہ فرید الدین نے رسالہ فواند الافکاری اعمال الفجر فارسی میں لکھا تھا جس کا ترجمہ انھوں نے پادری جان جیس کی فرمائش پر سید الاحرار دہلی سے ۱۹۳۹ء میں شائع کیا جو آنکہ برکار کے فوائد سے متعلق ہے۔ اس میں مترجم نے فارسی کے ناموں الفاظ کے مترادف انگریزی اور اردو الفاظ میں دیے ہیں۔“

ماخوذ: شریا حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲۰
حامد حسن قادری صاحب نے ”فواند الافکاری اعمال الفجر، مترجمہ ۱۸۲۶ء“ درج کیا ہے۔ ماخوذ: حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۲

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۲:

شریا حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲۰
”ذیمبر ۱۸۲۵ء میں سید الاحرار کے مدیر اور سرید کے بڑے بھائی سید محمد خال کا انتقال ہو گیا۔ اب سرید کے لیے دہلی میں قیام ناگزیر ہو گیا تھا کہ والد، والدہ اور سرید محمد خال کے نبئی کی کفالت کی ذمہ داری کا یو جہاں کے لندھوں پر آگیا تھا۔ سرید کی درخواست پر ۱۸۲۶ء کو ان کا تبادلہ فتح پور سیکری سے دہلی کر دیا گیا۔ ۱۸۲۶ء سے ۱۸۵۰ء تک سرید دہلی میں تعینات رہے۔“ ماخوذ: شائع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق ۲۰۰۷ء) ص: ۹۳ تا ۹۷

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۲ تا ۹۴:
”قیام دہلی کے دوران دہلی کی قدیم عمارتوں کے حالات اور کتب سرید احمد نے محنت اور جانشنازی سے تھیں کر کے تحریر کیے، اس میں مولوی امام بخش صہبی نے معافات کی۔ اس لحاظ سے سید احمد اس فن میں وہ بہلے ہندوستانی تھے جنہوں نے آثار قدیمہ اور کتبہ شناسی پر کام کیا۔ ہندوستان میں پہلی تھیں اور آثار قدیمہ سے متعلق کتاب ہے ”آثار الصنادید“ کے نام سے مرزا غالب کی تقریظ کے ساتھ شائع ہوئی، ”مودود الرحمن، حیات سرید روزوشب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۱“

شریا حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲۰ تا ۳۳۲
”آثار الصنادید“ کا پہلا ایڈیشن ڈریٹھ برس کے اندر اندر ۱۸۲۷ء بھطانی ۱۲۲۳ھ میں چھپ کر تیار ہو گیا۔..... اسی زمانہ میں مسٹر رابرٹس کلکش و جھریٹ

(مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۲

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۹۱

شریا حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۱

”تحفہ حسن،“ مؤلفہ، ۱۸۲۳ء (۱۲۲۰ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث

دہلوی کی تصنیف ”تحفہ اثنا عشریہ“ کے باب دہم اور دوازدہم کا ترجمہ۔ یہ رسالت

شیعوں کی ترویدیں لکھا تھا۔ اس کے بعد سرید نے بھی شیعوں کے عقائد و اعمال سے

تعریض نہیں کیا۔“ ماخوذ: حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات،

(مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۲

”اس مضمون کے لکھنے کے ۳۲ سال بعد جب سرید کے قدیم خیالات میں عظیم

انقلاب اور زبردست تغیر آپ کا تھا تو انھوں نے اپنے اس مضمون پر خود ہی ایک روپیو

کیا“ (یہ تصانیف احمدیہ، جلد اول مطبوعہ ۱۸۸۳ء میں شامل ہے)۔ (مرتب)

ماخوذ: مقالات سرید، حصہ ہفتہ، (lahor: مجلس ترقی ادب، طبع اول، ۱۹۶۲ء) ص: ۳۰۳ تا ۳۰۹

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۷۷ تا ۹۲

محمود الرحمن، حیات سرید روزوشب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب،

مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۱

”معتیق احمد صدیقی نے اپنی کتاب صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات اور مطبوعات

(۱۸۲۸ء - ۱۸۵۳ء) میں سید الاحرار کا انتقال کیا ہے اور سید محمد خال کے مرض الموت

کے شمن میں لکھا ہے: ”سید محمد کا انتقال مولوی ذکاء اللہ کے بیان کے مطابق تپ سے

نہیں بلکہ ہیضہ سے عالمِ جوانی میں ہوا۔..... سرید نے سیرت فریدیہ

میں لکھا ہے کہ ان کا انتقال سینتیں، اڑتیں برس میں دہلی میں ہوا اور وہ تقریباً

ایک ماہ تک بیمار رہے۔..... مشہور محقق اور عالم مولانا امیتیز علی خاں عرشی نے

اپنے ایک تحقیقی مقالہ قدیم اخبارات کی چند جلدیں (مطبوعہ نواب ادب، بھٹی) میں

حسن الاحرار بھٹی کی ایک بجزیل کی ہے جو سید محمد خال کے انتقال سے متعلق ہے۔ ”سید

محمد خال، ماں کا مطبع سید الاحرار، برادر سید احمد خال نے تپ میں بنتا ہو کر ۱۳۱۳ھ ارزی الجہ

کو انتقال کیا۔“ تقویم کی رو سے یہ تاریخ ۱۲۱۴ھ ارزی الجہ بظاہر ۱۳۱۳ھ رو بکسر

پہلی کیشہر، ۱۸۲۵ء ہے۔“ ماخوذ: شائع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (عنی دہلی: براؤن بک

پہلی کیشہر، ۱۸۲۰ء) ص: ۵۰-۵۱

”فلکیات، آلات رصد اور پرکار تابعیت کے اعمال پر خواجہ فرید الدین کے فارسی

رسائل کا اردو ترجمہ کیا۔“ ماخوذ: محمود الرحمن، حیات سرید روزوشب کے آئینے

میں (مشمولہ: ماہنامہ تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۱

دہلی ولایت جاتے تھے، وہ اس کا ایک نجف ساتھ لے گئے اور وہاں جا کر اس کو رائل ایشیا نک سوسائٹی میں پیش کیا۔ مبروروں نے بہت پسند کیا اور اس کا انگریزی میں ترجمہ کرنا تاچاہا۔ مسٹر رابرٹس نے دہلی واپس آ کر سرید کی شرکت سے انگریزی میں ترجمہ کرنا تاچاہا۔ اس وقت سرید نے اس پر نظر ثانی کی، دوسرا ایڈیشن ۱۸۵۲ء میں چھپ کر شائع ہوا لیکن غدر میں اس کے تقریباً تمام نسخہ تلف ہو گئے۔ مسٹر رابرٹس کی بھی دہلی سے تبدیلی ہو گئی۔ اس لیے انگریزی کا ترجمہ بھی رہ گیا، لیکن فرانس کے مشہور مستشرق گاسیں دستاںی میں اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کر کے مشترک کیا، جس کی ایک جلد سرید کو بھی تھی، اسی فرنسی ترجمہ کو دیکھ کر لندن کی رائل ایشیا نک سوسائٹی نے سرید کو سوسائٹی کا آزریری فیلومقر رکیا۔ ”آثار الصناديد“ کا تیسرا ایڈیشن مشی رحمت اللہ خان نے اپنے نامی پرنس کا پور میں ۱۹۰۳ء میں شائع کیا۔ ”حامد حسن قادری، سرید کی تصنیف اور علمی و منہجی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق ۲۰۰۶ء، ص ۱۵۵)“ (۳۹)

(الف) ”جس میں قدیم نظریہ کا احیاء کیا ہے کہ میں تحریر نہیں ساکن ہے، ” محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ، تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۱)“ (۴۰)

(ب) ”سرید کی شادی ۱۸۳۲ء میں ہوئی اور ان کے ہاں تین اولادیں ہوئیں جن میں دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ گراہم اور حامد وغیرہ نے سرید کے کنبے کے تمام اکان کے سواخی کو اونچ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ پروفیسر فتح عالم خاں نے اپنی کتاب سرید درون خانہ میں ان کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان کے مطابق شادی کے تقریباً تیرہ سال تک سرید کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ سرید کے بڑے بیٹے سید حامد کی ولادت ۲۲۴۱ء مصفر ۱۲۲۵ھ مطابق ۲۰۰۹ء کو ہے مقام دہلی ہوئی۔ سید حامد سے متعلق تفصیلات کم تھیں اور حامی سمیت دیگر سواخی نگاروں نے سید حامد سے متعلق کسی قسم کی اطلاعات درج نہیں کی ہیں۔ سرید کے بعض خطوط میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ”شافع قدواری، سواخی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق ۷۷ء، ص ۷۰)“ (۴۱)

(ب) ”محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ، تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۱)“ (۴۲)

(ج) ”ظفر مسعود خیال، حیات سرید ایک نظر میں (مشمولہ: مجلہ ”برگ گل: سرید نمبر“، کراچی: اردو کالج، نقش ثانی، ۲۹-۱۹۲۸ء، ص ۲۲)“ (۴۳)

(الف) ”یہ قابل قدر اسلامی مضمون نایاب تھا اور ۱۹۳۹ء میں ایک مرتبہ چھپ کر کچھ عرصے بعد دنیا کی نظرنوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ سرید نے دوبارہ اس مضمون کو ”تصانیف احمدیہ“ جلد اول، حصہ اول میں شامل کر کے ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں شائع

کیا۔“ (مرتب) ماخوذ: مقالات سرید، حصہ پنجم، (لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول، ۲۹۰۳ء، ص ۲۷۶-۲۹۲ء)

(ب) ”شیعیان، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء، ص ۳۳)“ (۴۴)

(الف) ”مولانا الطاف شیعین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء، ص ۹۲)“ (۴۵)

(ب) ”شیعیان، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء، ص ۳۲)“ (۴۶)

(ج) ””۱۸۵۰ء میں روہنگ میں صدر امین کی عارضی جگہ خالی ہوئی۔ اس عہدہ پر ان کا تقرر کیا گیا مگر یہ جگہ عارضی تھی لہذا کچھ عرصہ بعد ہی سرید روہنگ سے واپس دہلی آگئے“ ماخوذ: شافع قدواری، سواخی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق ۷۷ء، ص ۹۳)“ (۴۷)

(الف) ””۱۸۵۰ء میں سرید نے یہ مضمون لکھا تھا۔ وہ بات بعد میں باقی نہ رہی اور ۱۸۸۳ء میں جب انھوں نے اس مضمون کو دوبارہ تصنیف احمدیہ جلد اول صفحہ اول میں شامل کر کے شائع کیا تو اس پر خود ہی ایک ریویو بھی لکھا۔ اس میں اول تو یہ بتایا کہ اس مضمون کے لکھنے کا محترک کیا واقعہ ہوا اور اس کے بعد اس امر کا نہایت صاف طور پر اعتراف کیا کہ میں اس مضمون کے متعلق بعض باتوں میں غلطی پر تھا جن سے اب رجوع کرتا ہوں، اپنی غلطی کا اقرار انھوں نے بقول خود بہت غوروں، فکروروں اور اونچی نیچی سمجھتے اور خدا اور خدا کے رسول کے احکام پر خوب غور کرنے کے بعد“ کیا ہے۔“ (مرتب) (مرتب) ماخوذ: مقالات سرید، حصہ پنجم، (لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول، ۱۹۲۲ء، ص ۳۵۵-۳۵۶)“ (۴۸)

(ب) ”شیعیان، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء، ص ۳۶)“ (۴۹)

(الف) ””سرید کے چھوٹے سے بیٹے سید محمود کی ولادت ۲۲۴۰ھ میں ۱۸۵۰ء کو ہے مقام دہلی ہوئی اور ان کی ابتدائی تعلیم جو فارسی، عربی اور دینیات پر مشتمل تھی، دہلی میں مکمل ہوئی۔ امین زیری کے مطابق سید محمود کو بچپن سے ادبیات خصوصاً فارسی لٹریچر سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ آخر تک قائم رہی۔ سید محمود کو ہائی اسکول کا امتحان پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے انگلستان جانے کا وظیفہ بھی ملا۔ اس مضمون میں ملی گڑھ انٹی شوٹ میں ایک ادارتی شذرہ شائع ہوا ہے جس سے علم ہوتا ہے کہ سید محمود نے ملکت یونیورسٹی کے داخلہ کے امتحان (یعنی ہائی اسکول) میں اول درج حاصل کیا تھا اور انہیں حکومت نے وظیفہ سے نوازا تھا۔“ ماخوذ: شافع قدواری، سواخی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق ۷۷ء، ص ۷۷-۷۸)“ (۵۰)

(ب) ”ظفر مسعود خیال، حیات سرید ایک نظر میں (مشمولہ: مجلہ ”برگ گل: سرید نمبر“، کراچی: اردو کالج، نقش ثانی، ۲۹-۱۹۲۸ء، ص ۲۲)“ (۵۱)

(ج) ””کراچی: اردو کالج، نقش ثانی، ۲۹-۱۹۲۸ء، ص ۲۲)“ (۵۲)

محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ، تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۱)“ (۵۳)

بجور،” تصنیف کی۔ ”تاریخ بجور“ کے سلسلے میں حالی لکھتے ہیں کہ: ”مشریک پر گلکشہ ضلع بجور کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ ضلع بجور کا مسودہ گلکشہ ملاحظہ کے لیے صدر بورڈ پہنچ دیا تھا۔ ابھی وہاں سے واپس نہ آیا تھا کہ غدر ہو گیا اور آگرہ میں تمام دفاتر سرکاری کے ساتھ بھی ضائع ہو گیا۔“ ماخوذ: افتخار عالم خاں، سرید درون خانہ (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۵۲

(ج) حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۶

(۵۲) (الف) ”اس کے خاصے ترجیح دیگر زبانوں مثلاً انگریزی اور فرانسیسی میں کیے گئے،“ شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(ب) ”ابوالفضل کی تصنیف ”آئین اکبری“ کی تین جلدیوں میں سے دو جلدیوں (یعنی اول اور سوم) کو ۱۸۵۴ء میں مع تصویریوں کے (جن میں اکثر انہوں نے خود بنوائی تھیں) شائع کیا۔“ ماخوذ: افتخار عالم خاں، سرید درون خانہ (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۵۲

(ج) ”عربی، ترکی، فارسی، سنسکرت کی نامانوس اصلاحات کی تشریخ کی، بے شمار تصاویر کا اضافہ کیا۔ پہلا یہ شیخ مطیع اسماعیلی، دہلی سے شائع ہوا،“ ماخوذ: محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ، تہذیب، مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۱

(د) حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۱۵۶

(۵۳) (الف) مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۱۰۲ تا ۱۰۰

(ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۵ تا ۳۲

(۵۴) (الف) ”سرید اُنھیں اپنے ساتھ میرٹھ لے آئے مگر انھیں شدید بدھشمی کی شکایت ہو گئی جو دوایا غذاء دی جاتی اس کی قسم ہو جاتی تھی۔ سرید کے مطابق اسی مرض میں ان کا انتقال کیم ریچ اثنی ۲۷ء کو بمقام میرٹھ ہوا۔ تقویم کی رو سے کیم ریچ اثنی ۲۷ء نومبر ۱۸۵۷ء ہے۔“ ماخوذ: شافع قدوی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص: ۳۰ تا ۳۱

(ب) مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۱۰۲

(۵۵) (الف) مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۱۰۳ تا ۱۰۲

(ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۵

(ج) ”۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی کا ہنگامہ سرد ہونے کے بعد مراد آباد میں صدرالصدر کے عہدہ پر سرید کا تقرر کیا گیا اور انھیں مراد آباد میں قحط سے متعلق امدادی کاموں کی مگر انی کے لیے بطور افسر برائے کار خصوصی (Officer on special duty) مقرر کیا گیا۔ سرید نے اپنی یہ اضافی ذمہ داری انتہائی جفاشی اور صدق دلی سے

شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۳

(۲۶) (الف) مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۹۲

(ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۲

(ج) ۱۸۵۳ء میں پھر صدر اُنہیں کا عہدہ عارضی طور پر خالی ہوا سرید کا اس عہدہ پر پھر تقرر کیا گیا جو چند ماہ جاری رہا۔“ ماخوذ: شافع قدوی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص: ۹۳

(۲۷) (الف) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۳

(ب) حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید،

(۲۸) (الف) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۳

(ب) ظفر مسعود خیال، حیات سرید ایک نظر میں (مشمولہ: مجید ”برگ گل: سرید نمبر“،

(۲۹) (الف) ”مشری رابرٹس مکلٹر و مجسٹریٹ شاہجہان آباد ولایت جاتے تھے وہ ایک نسبت آثار الصنادید کا ساتھ لے گئے..... اس کو رائل ایشیا نک سوسائٹی میں پیش کیا کورٹ آف ڈائریکٹر رے بعض ممبروں نے رابرٹس سے کہا کہ اگر اس کتاب کا ترجمہ انگریزی میں ہو جائے تو بہتر ہے،“ مشری رابرٹس ولایت سے واپس آئے تو انہوں نے سرید کی شرکت سے اس کا انگریزی ترجمہ کرنا چاہا..... سرید نے اس کو اس نومربت کیا، مشری رابرٹس مکلٹر و مجسٹریٹ دہلی کی شرکت سے اس کا ترجمہ کرنا شروع کیا تھا مگر ابھی بہت ترجمہ کرنا باقی تھا کہ مشری رابرٹس کی دلی سے تبدیل ہو گئی،“ مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۹۷ تا ۹۸

(۳۰) (الف) مولانا الطاف حسین حاصلی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء) ص: ۹۸ تا ۹۷

(ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء) ص: ۳۳

(ج) ”۱۸۵۵ء میں بجور میں صدر اُنہیں کا عہدہ خالی ہوا اور اس پر سرید کا تقرر کیا گیا اور سرید ۱۸۵۷ء تک بجور میں تعینات رہے۔“ ماخوذ: شافع قدوی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق) ص: ۹۳

(۳۱) (الف) ”تاریخ ضلع بجور..... مکمل صدر بورڈ کے تحت لکھی گئی اس لیے مکمل ہونے پر وہ صدر بورڈ آگرہ روانہ کر دی گئی اور وہاں غدر کے ہنگامہ کی نذر ہو گئی اور اس کے چھپنے کی نوبت ہی نہ آئی،“ ماخوذ: شریا حسین، سرید احمد خاں اور اُن کا عہدہ، (حوالہ سابق،

(۳۲) (الف) ”۱۸۵۷ء سے پہلے دو سال تک وہ (سرید) اپنے منصبی فرائض کو انجام دینے کے ساتھ تصنیف اور تالیف کے کاموں میں مصروف رہے.....“ تاریخ

نجاہی اور انگریز حکام اور عوام دونوں نے ان کی خدمات کوسرا ہا۔ ”ماخوذ: شافع
قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۷ء، ص: ۹۲)

(۵۶) (الف) شریائیں، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق، ۲۰۰۴ء، ص: ۳۵)

(ب) ”تاریخ سرکشی بجنور مزادبادا کلکھی، اس میں می ۱۸۵۷ء سے اپریل ۱۸۵۸ء تک

کے حالات و واقعات غدر جو بجنور میں گزرے تقدیم تاریخ نہایت تفصیل سے بیان
کئے ہیں۔ اس میں بہت سی تحریریں اور یادداشتیں ایسی ہیں کہ جن کے دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ سرید ابتداء سے اخیر تک اس کتاب کے لیے مواجب جمع کرتے رہے
تھے۔ ایسی حالت میں جب کہ جانوں کے لالے پڑے ہوئے تھے وہ ان
کاغذات اور یادداشتیں کو حفاظت رکھتے جاتے تھے۔ ”ماخوذ: حامد حسن قادری،
سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمول: مطالعہ سرید، حوالہ سابق،
۱۵۶ء، ص: ۲۰۰۶)

(۵۷) (الف) ”اس میں دو یورپیں مبرایک کمشنر ہمیل ہند، دوسرے جج مراد آباد اور ایک ہندوستانی
مبریجنی سرید مقرر ہوئے، چنانچہ دو بریٹنک وہ اپنے عہدے کے علاوہ یہ کام بھی انجام
دیتے رہے، ”مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء، ص: ۱۰۳)

(ب) ”حکومت برطانیہ نے ۱۸۵۹ء میں کمپنی انتظامی کے متاثرین کی عرض داشتوں کی ساعت
کے لیے ایک سرکنی خصوصی کیش کا تقریب لیا گیا اس میں سرید کو بھی شامل کیا گیا۔”
ماخوذ: شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۲۰۱۷ء، ص: ۱۰۰)

(۵۸) (الف) ”اس کے پانچ سو نئے چھپوئے ایک حکومت ہند کو بھیجا چند اپنے پاس رکے اور باقی
کا بیان الگستان روانہ کیں“ شریائیں، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق،
۳۵ء، ص: ۲۰۰۶)

(ب) ”اس کتاب کے اثرات بہت دور رہ ہوئے کہا جاتا ہے کہ انڈین بیشنل کالگریس کے
بانی مسٹر اؤجیوم کے ذمہ میں کالگریس کے قیام کا خیال اسی کتاب (اسباب بغوات
ہند ۱۸۵۷ء، ص: ۹۸) کے مطالعہ کے بعد آیا تھا خود سرید نے ۱۴ نومبر ۱۸۸۰ء کے پانیر میں
چھپا اپنے مراسلمہ میں اس امر کا انکشاف کیا تھا کہ ”مسٹر ہجوم نے قیام کا کالگریس کے وقت
مجھ سے استھنوا کیا تھا“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روزوشب کے آئینے میں“
مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۱

(ج) ”حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی و مذہبی خدمات، (مشمول: مطالعہ سرید، حوالہ
سابق، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۵۶)

(۵۹) ”اپنی مملوک دکانوں کا مالاہ کرایہ اس مدرسہ کے لیے دفت کر دیا“ محمود الرحمن، ”حیات
سرید روزوشب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲

(۶۰) ”محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب“ مقالات سرید: حصہ فہم، ۱۹۶۲ء، ص: ۸۲۶۳۶

(۲۱) ”ابتدائی دنیبر ۱۸۶۰ء میں چھپے اور آخری نمبر ۱۸۷۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے دو کام
ہوتے تھے ایک میں اردو اور دوسرے میں اس کا انگریزی ترجمہ، ”محمد اسماعیل پانی
پتی، مرتب“ مقالات سرید: حصہ فہم، ۱۹۶۲ء، ص: ۳۸

(۲۲) (الف) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء، ص: ۱۰۵)

(ب) محمود الرحمن، ”حیات سرید روزوشب کے آئینے میں“ (مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“،
مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲)

(ج) ”لائل مجز نزا ف انڈیا (ہندوستان کے وفادار مسلمان) پونکلہ غدر کے بعد گورنمنٹ کی چشم
غضب سب سے زیادہ مسلمانوں کی طرف تھی ان کی غداری کا ہر جگہ چاہتا اور وفاداری
کا کہیں ذکر نہ تھا اس لیے سرید نے مسلمانوں کے حالات کا ایک سلسہ اس نام سے
جاری کیا لیکن اس کے ۲۷۲ صفحے چھپ کر اور شائع ہو کر رہ گئے۔ ۱۸۶۰ء میں جاری ہوا
اور تین ہمروں کے بعد ۱۸۶۱ء میں بند ہو گیا۔“ ”حامد حسن قادری، سرید کی تصانیف اور علمی
و مذہبی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۵۷)

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء، ص: ۱۱۲)

(۲۳) (الف) ”۱۸۶۰ء میں جب اضلاع شمال مغرب میں ایک عام قحط پڑا تو سرید مراد آباد میں
صدر الصدور تھے اور ضلع کے کلکش جان اسٹریکی نے قحط کا انتظام سرید کے پرد
کر دیا۔ سرید نے ایک سرکاری محتاج نامہ قائم کیا جہاں بقول حامل حسین انتظام کا یہاں
تھا کہ چودہ ہزار محتاجوں کو گھٹنے بھر میں کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ اس محتاج نامہ کے علاوہ سرید
اور ان کی الہیہ شہر کے نادرا و رغربا کی دست گیری کرتی تھیں اور سرید کے گھر پر بھی
حتاجوں کے لیے کھانا پکتا تھا۔“ ”شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ
سابق، ۱۷ء، ص: ۲۰۱)، ص: ۲۸

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء، ص: ۹۸)

(ب) ” محمود الرحمن، ”حیات سرید روزوشب کے آئینے میں“ (مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“،
مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲)

(ج) ”تیسری اولاد ایمیڈ کی پیدائش بھی مراد آباد میں ہوئی اور شاید اسی میں ماں کی وفات
ہوئی“ شریائیں، ”سرید احمد خال اور ان کا عہد“ (۲۰۰۶ء، ص: ۲۷، حاشیہ)

(۲۴) ”تیغیں شوکت آباد قبرستان میں ہوئی“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روزوشب کے آئینے
میں“ (مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲)

(ب) ”یہ امر خاصاً تعجب خیز ہے کہ سرید کے پیشتر سوانح نگاروں بہشول کریں
جی۔ ایف۔ آئی۔ گرام اور خواجہ الطاف حسین حالی نے سرید کی شادی یا ان کی الہیہ
کا زیادہ ذکر نہیں کیا ہے۔ حالی نے یہ ضرور لکھا ہے کہ سرید کی الہیہ کا جب انتقال ہوا تو
سرید کی عمر محض ۲۲ سال تھی۔.....

پروفیسر فخار عالم خال کے مطابق سرید کی الیہ پارسائیگم کا انتقال ۱۸۲۱ء میں مراد آباد میں ہوا اور ویں کی ایک مسجد میں ان کی تدفین ہوئی۔ مغربی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ رابطہ عامہ کی جانب سے ۱۹۹۵ء میں سرید کی زندگی کے جستہ جستہ واقعات سے متعلق جو کتابچہ شائع ہوا ہے اس کتابچہ کے مرتب سید محمد احمد نے لکھا ہے کہ پارسائیگم کو ۱۸۲۱ء میں مراد آباد کے قبرستان شوکت باغ میں پر دخاک کیا گیا۔ ”ماخوذ: شافع قدوامی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق ۷۰۱ء، ص: ۲۶۱ تا ۲۶۲)

(الف) ”مراد آباد میں سرید نے اپنے تحقیقی اور تصنیفی کامول کو دوبارہ دلجمی سے شروع کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں مکلتہ کی ایشیا نک سوسائٹی کی دعوت اور ایسا پر چودھویں صدی کے ہندوستان کے مشہور مؤرخ خیال الدین برنسی کی ”تاریخ فیروز شاہی“ کے تین چار ٹخنوں کی مدد سے ایک صحیح نسخہ تیار کیا جسے ایشیا نک سوسائٹی مکلتہ سے ۱۸۲۱ء میں شائع کیا گیا تھا۔ پروفیسر عفان حبیب کی رائے میں اپنی کمزوریوں کے باوجود سرید احمد خال کا (تاریخ فیروز شاہی کا) یا یہ لشک اپ بھی برنسی کی تاریخ کا واحد دکھل ایڈیشن ہے۔ اور دہلی سلطنت کی تاریخ کے لیے سب سے اہم مأخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ”ماخوذ: فخار عالم خال، سرید درون خانہ“ (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ص: ۷۰۱ تا ۷۰۲)

(ب) مولانا الطاف حسین حوالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء، ص: ۱۱۲)

(ج) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء، ص: ۳۷)

(د) ”۱۸۲۳ء میں شائع کی“ درج ہے۔ حامد حسن قادری، سرید کی تصنیف اور علمی و منزہی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق ۲۰۰۲ء، ص: ۱۵۷)

(الف) مولانا الطاف حسین حوالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء، ص: ۱۱۳ تا ۱۱۴)

(ب) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء، ص: ۶۵)

(ج) حامد حسن قادری، سرید کی تصنیف اور علمی و منزہی خدمات، (مشمولہ: مطالعہ سرید، حوالہ سابق، ۲۰۰۶ء، ص: ۱۵۸ تا ۱۵۹)

(۲۸) (الف) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ۵۰ تا ۵۹ء، ص: ۱۹۷۶ء

(۲۹) (الف) ”زرغیب تعلیم انگریزی مجلس مذکراہ علمیہ مکلتہ کے اجلاس میں آرٹیبل مولوی عبدالatif خال کے بیہاں بہ زبان فارسی پڑھا“ ماخوذ: مقالات سرید، حصہ دوازدھم، (لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۳ء، ص: ۲۸۵ تا ۲۹۲)

(۳۰) (الف) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ۸۱ تا ۹۵ء، ص: ۱۹۷۶ء

(ب) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲: محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۷۱)

مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲: محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۷۲)

شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء، ص: ۲۲۲)

(۷۳)

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول

(۷۴)

دسمبر ۱۹۹۷ء، ص: ۸۲: محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول

(۷۵)

دسمبر ۱۹۹۷ء، ص: ۹۰ تا ۸۲: محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول

(۷۶)

”جس میں عربی فارسی کے ساتھ ساتھ اور دو سنکرت کی تعلیم بھی دی جاتی تھی اور اب بھی یہ کوئن و کٹوریہ کالج کے نام سے موجود ہے“ شریا حسین، ”سرید احمد خال اور ان کا عہد“ ۲۰۰۲ء، ص: ۳۸

(۷۷)

”درس ترقی پا کر ہائی اسکول بن ابعاذال و کٹوریہ ہائی اسکول کے نام سے آج تک مشہور ہے،“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۷۸)

مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲: مولانا الطاف حسین حوالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء، ص: ۷۷)

(۷۹)

”اسی سال (۱۸۲۳ء) اپریل میں سب جج کے عہدہ پران کی ترقی ہوئی اور ان کا تابلہ علی گڑھ کر دیا گیا۔ سرید علی گڑھ میں تین برس تک رہے (اپریل ۱۸۲۳ء تا ۱۸۲۴ء)“ مولانا الطاف حسین حوالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء، ص: ۹۸)

(۸۰)

”یہ عمارت آج کل طبیب کالج دو اخانہ کا حصہ ہے،“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲

(۸۱)

محمد الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۸۲)

مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۲: ”زندگی کے آخری لمحے تک سرید ہی نے اس کی ادارت کے فرائض انجام دیے اور ۱۸۹۸ء کو آخری اداری لکھا جو اردو کی حمایت میں ہے“ شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء، ص: ۳۸)

(۸۳)

”۸ ستمبر ۱۸۷۶ء کو اخبار پر گریں اس میں شامل ہوا۔ بعد میں یہ اخبار اُنیٰ ثبوث گزٹ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ ایک سیاسی نوعیت کا اخبار تھا اس نے پریس کی آزادی کو اپنا مولو بنایا تھا ان کے دور تک یہ حقیقی معنوں میں ایک قومی اخبار تھا اور ایگلوڈین

ماہرچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

(۸۹) ”سید احمدیست انڈیا یوسی ایشن لندن کے ممبر مقرر ہوئے۔ اس انجمن کا مقصد ہندوستانیوں کے اجتماعی مسائل کو پارلیمنٹ کے ممبران سے روشناس کرنا اور ان کے حل کی کوشش کرنا تھا“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

”لیفٹھنٹ گورنر شاہل مغرب (یوپی) نے تمدنی حسن کا رکرداری دینے کے لیے آگہہ میں دربار کیا، دربار کی نشتوں میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے ساتھ امتیاز برداشتیا تھا اور ہندوستانیوں کو انگریزوں کے مقابلہ میں نیچے جگہ دی گئی تھی“ سید احمد رسمی مصطفیٰ

چلے آئے اگلے روز ۱۲ اکتوبر کو اصلاح شاہل مغربی کے سیکریٹری مسٹر آر اسمیں نے اصلاح دی کہ آپ کا تمدنی مع میکالے کی تصنیفات کے جوں جلدیوں پر مشتمل ہیں میرے پاس آ گیا ہے، کمشنر میر جوہ مسٹر پیکس اس کو آپ تک پہنچادیں گے کچھ دنوں بعد اُنہی

ٹیوٹ ہال کے ایک جلسے میں یہ تمدنی سید احمد کو کمشنر میر جوہ مسٹر پیکس نے دیا۔ جلسے سے قبل کمشنر میر جوہ سے سید احمد کی تکرار بھی ہوئی کمشنر نے کہا: انگریز گورنمنٹ کا حکم نہ ہوتا تو میں یہ تمدنی کونہ پہنانتا“ سید احمد نے جواب میں کہا کہ: ”اگر یہ سرکار کی طرف سے نہ ہوتا تو میں تمہارے ہاتھ سے لینے سے انکار کر دیتا“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

(۹۰) ”محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

(۹۱) ”مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۲ تا ۱۲۱؛ مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۱“

(۹۲) (الف) ”محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳“

(۹۳) (الف) ”مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۰“

(۹۴) (ب) ”شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازیڈر (حوالہ سابق، ۱۹۸۱ء)، ص: ۹۷، عرضداشت برائے وریکٹر یونیورسٹی، علی گڑھ اُٹی ٹیوٹ گرٹ، مشمولہ: مقالات سرید، حصہ چھتم، (۱۹۶۲ء)، ص: ۱۵۵ تا ۱۷۱“

(۹۵) ”محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، دسمبر ۱۹۷۲ء، ص: ۱۳۶“

(۹۶) ”محمد اسماعیل پانی پتی، ”مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، دسمبر ۱۹۷۲ء، ص: ۱۳۰“

(۹۷) ”سید احمد سکریٹری اور جے اچ پی آئزن سائنس چنج بنارس اس کے صدر تھے“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳“

(۹۸) ”ہومیا پیٹھی طرقہ معلمان، مشمولہ: مقالات سرید، حصہ دوازدھم (۱۹۹۳ء)، ص: ۵۸۳ تا ۵۳۶“

(۹۹) ”ہیضہ کا علاج، مشمولہ: مقالات سرید، حصہ پانزدھم (۱۹۹۳ء)، ص: ۲۰۰ تا ۲۳۰“

(ب) ”تھم کلب اندرن“ کے اعزازی رکن بنائے گئے، ”شیا حسین“، ”سریداحمدخان اور ان کا عہد“، ص: ۲۰۰۶، ص: ۳۹

(اف) ”دوبیوں سیداحمد اور سید محمد کے بعد سرید کے ہاں ایک بچہ تو لد ہوئی جس کا نام ایمنہ رکھا گیا مگر اس کا بہت کم عمر میں انتقال ہو گیا۔ ایمنہ کی ولادت اور انتقال کی تھیں تاریخوں کے ذکر سے سوانح سرید کے صفات تھیں۔ کریں۔ جی۔ ایف۔ آئی۔ گراہم، خواجہ الاطاف حسین حاملی اور دیگر سوانح نگار اس باب میں لیکر خاموش ہیں۔ پروفیسر افتخار عالم خاں نے اپنی کتاب سرید درون خانہ میں ایمنہ کا ضمانتہ ذکر کیا ہے اور اس مضمون میں حسن الملک کے نام سرید کے خطوط کے بعض اقتباسات پیش کیے ہیں۔ سرید نے اپنی بیٹی کے انتقال کا ذکر اولًا اپنے خط بنا محسن الملک مورخہ ۱۰ ایمنی ۱۸۷۰ء میں کیا ہے۔

..... سرید کیم اپریل ۱۸۶۹ء کو بنا رس سے عازم سفر لندن ہوئے اور وہ ۱۸۷۱ء کو لندن پہنچ چکے۔ اور ایمنہ کے انتقال کی اطلاع دورانِ سفر میں ان کا انتقال اپریل کی کسی تاریخ کو دہلی میں ہوا تھا، پروفیسر افتخار عالم نے لکھا ہے: ”غالباً اپریل ۱۸۷۰ء میں سرید کی صغرین بیٹی ایمنہ بیگم کا دہلی میں انتقال ہو گیا تھا۔“ ماخوذ: شائع قدوائی، سوانح سرید ایک

بازدید (حوالہ سابق، ۱۸۷۰ء)، ص: ۸۷، ۸۸ تا ۹۰ء میں ”سرید اپنی بیوی بچوں کے ساتھ دہلی رہ رہے تھے۔ ان کے سچتھے سید محمد احمد خاں (جن کی پیدائش ۱۸۴۳ء میں ہوئی تھی) بھی ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ ان کی عمر اس وقت تقریباً اسال کی ہوگی۔ اسی کے ساتھ سرید کے بڑے صاحبزادے سید حامد کی عمر تقریباً ۱۸۶۱ء میں اس پاس سرید کی بیٹی ایمنہ بیگم کی ولادت ہوئی تھی۔ جن کا تھی ۱۸۷۰ء میں تقریباً اس سال کی عمر میں اس وقت انتقال ہوا تھا جب سرید خود ان کے دنوں صاحبزادگان انگلستان میں تھے“ ماخوذ: افتخار عالم خاں، سرید درون خانہ (حوالہ سابق، ۱۸۷۰ء)، ص: ۱۷

(ج)

”تیری اولاد ایمنہ کی پیدائش بھی مراد آباد میں ہوئی اور شاید اسی میں ماں کی وفات ہوئی“، ”شیا حسین، سریداحمد خاں اور ان کا عہد“، (حوالہ سابق، ۱۸۷۰ء)، ص: ۷ (حاشیہ)“ اگر پروفیسر شیا حسین کے قیاس کو تسلیم کر لیا جائے کہ سرید کی اہلیہ کا انتقال بیٹی کی ولادت ۱۸۶۱ء کے دوران ہوا تھا تو اپریل یا نومبر ۱۸۷۰ء میں ایمنہ بیگم کی عمر نو برس ہو گی۔ پروفیسر شیا حسین اور پروفیسر افتخار عالم خاں کے سوکسی نے ایمنہ بیگم سے متعلق تفصیل نہیں دی۔ (مقالات نویس: زیر)

(۱۱۲) ”اس جلسہ میں شرکاء کو ایک بیٹی (پینس) فیں داخلہ ادا کرنی ہوتی تھی اور اس ادبی نشست میں چارس ڈنٹس اپنی تھی تخلیقات پیش کرتا تھا، اس دن کی نشست میں طبیعت

محمد اساعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، دسمبر ۱۹۸۷ء، ص: ۱۲۸ تا ۱۲۸

(۱۰۰) مولا ناطاف حسین حاملی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۷ تا ۱۲۷

(۱۰۱) مولا ناطاف حسین حاملی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۲ تا ۱۲۲

(۱۰۲) (ب) ”شیا حسین، سریداحمد خاں اور ان کا عہد“، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۲۳

(۱۰۳) ”لوگوں کو جو جنی سیداحمد کے سفر انگلستان کی بھر میں تو کسی نے مشہور کیا کہ کسے کے بد لے جو کو جاتے ہیں اور کسی نے کہا کہ لندن جا کر عکسی کر سنا۔ بن کر آئیں گے اکبر نے طریقہ کہہا: سعد حاری شیخ کعبہ کو تم انگلستان دیکھیں گے وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شان دیکھیں گے“، ” محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۱۰۴) ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳ تا ۱۳

(۱۰۵) ”محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

(۱۰۶) ”۳ اپریل: جبل پور پہنچے اور ڈاک گاڑی کے ناہونے کے سبب ۲ رات اور دن بیل کاڑی سے سفر کیا اور نا گپور پہنچے جہاں سے بذریعہ ترین بھٹکی پہنچے“، ” محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

(۱۰۷) (الف) ”سرید اپنے بیوی سیداحمد اور سید محمد اور پہنچے ایک قریبی دوست مرزا خداداد بیگ اور ذاتی خدمت گار عظیم اللہ عرف چھپو کے ساتھ کیم اپریل ۱۸۶۹ء کو عازم لندن ہوئے اور وہ ۱۸۷۰ء کو لندن پہنچے، سید محمد انگلستان پہنچتے ہی مدرسہ قانون میں داخل ہو گئے۔ سید محمد انگلستان میں ساڑھے چار برس مقیم رہے اور وہ لنکن ان (Lincon's Inn) سے بیر شریٹ لاء کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تبر ۱۸۷۲ء کو عازم ہندوستان ہوئے۔“ ماخوذ: شائع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۸۷۰ء)، ص: ۹ تا ۱۰ء، ۸۰ تا ۸۱ء

(۱۰۸) (ب) ”۸ ایمنی درج ہے۔ شیا حسین، سریداحمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق، ۱۸۷۰ء)، ص: ۳۹ تا ۴۰ء“

(۱۰۹) ”محمد اساعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد دوم“، طبع اول، جون ۱۹۸۳ء، ص: ۲۰۳ تا ۲۰۴ء“

(۱۱۰) (الف) ”مولا ناطاف حسین حاملی، حیات جاوید، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۹۷ تا ۲۰۰ء“

(۱۱۱) ”سید احمد اور نواب ناظم بگال اور ان کے صاحبزادے ہندوستان سے تھے“، ” محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۱۳

خراب ہوئی اور دوسرا دن اس کا انتقال ہو گیا، ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۱۳) (الف) ” ۱۲ مقالات جات ۲۹۔۷۰ء کے دوران شائع کیے گئے نوں نے اپنے مقالات کا انگریزی ترجمہ اجتناب کیا اگریز کے کایا تھا اس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ ” اس کی لیاقت کا کوئی انگریز ہندوستان میں نہیں ”، ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(ب) سید عین الحق، ڈاکٹر، ” سرید احمد خاں کے سوانح حیات ”، ۲۰۰۲ء، ص: ۷۶

(۱۱۴) مولانا الطاف حسین حاصل، ” حیات جاوید ”، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۳۵۔۱۳۶

(۱۱۵) ” اس سفر نامے کا یہ پہلو بھی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ اس کی وساطت سے ان کی اس دور کی قوم پر تی اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے، بعض مقامات پر ان کے قلم سے بے اختیار ایسے جملے لکھے ہیں سے واضح ہوتا ہے کہ اپنے ملک کی غلامی کا انھیں احساس ہی نہیں تھا بلکہ ملک کو آزاد دیکھنے کی آرزو و ہمیں ان کے دل میں کروٹیں لے رہی تھی ”، ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۱۶) محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۱۷) مولانا الطاف حسین حاصل، ” حیات جاوید ”، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۳۰۔۱۳۱

(۱۱۸) (ب) محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۱۹) (الف) محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۲۰) (ب) محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ”، ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ”، ” مارچ ۱۹۹۸ء ”، ص: ۱۲

(۱۲۱) مولانا الطاف حسین حاصل، ” حیات جاوید ”، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۳۱۔۱۳۲

(۱۲۲) (الف) ” تعصُّب، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۷، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۰۹۔۱۱۳

(۱۲۳) (ب) ” ذکرِ رُکی یعنی روم کی مجلسوں کا، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۲، شوال، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۳۵۳۔۳۵۴

(۱۲۴) (الف) ” مشہد، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دهم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۳۸۳۔۳۸۴

(۱۲۵) (ب) ” مہب اور عام تعلیم، تہذیب الاخلاق، جلد نمبر ۲۔۵، ارشاد ۱۴۸۷ھ، مقالات سرید: حصہ ششم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۰۹۔۱۱۰

- (۱۲۵) ” مکمل، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۱، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۳۰۔۳۳
- (۱۲۶) ” رسم و عادات، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۱، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۳۔۱۴
- (۱۲۷) ” انسان کے خیالات، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۲، شوال، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۲۷۔۲۸
- (۱۲۸) ” رسم و رواج کی پابندی کے نقصانات، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۱، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۲۰۔۲۱
- (۱۲۹) ” ہمدردی، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۳، کیم ذی قعده، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۷۔۸
- (۱۳۰) ” دین اور دنیا کا رشتہ، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۳، ۱۵ ذی قعده، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۸۲۔۸۳
- (۱۳۱) ” آزادی رائے، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۵، ۲۰ ذی قعده، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۲۳۔۲۴
- (۱۳۲) ” خیر دا کم، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۵، ۲۰ ذی قعده، ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۲۱۔۲۲
- (۱۳۳) ” علوم جدیدہ، تہذیب الاخلاق، کیم ذی الحجه ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ هفت ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۱۔۱۲
- (۱۳۴) ” اقسام حدیث، تہذیب الاخلاق، کیم ذی الحجه، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول ”، ” مارچ ۱۹۸۳ء ”، ص: ۲۵۔۲۷
- (۱۳۵) ” تعلیمیں مذکوری، تہذیب الاخلاق، کیم ذی الحجه، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول ”، ” مارچ ۱۹۸۳ء ”، ص: ۹۵۔۹۶
- (۱۳۶) ” تربیت الاطفال، تہذیب الاخلاق، جلد نمبر ۷، ۱۴۸۷ھ، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مقالات سرید: حصہ ششم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۷۔۱۸
- (۱۳۷) ” نظامیہ سلسلہ تعلیم، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۷، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ هفتم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۰۹۔۱۱۳
- (۱۳۸) ” مصر کی معاشرت اور اس کی تہذیب، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۷، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ هفتم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۱۲۳۔۱۲۴
- (۱۳۹) ” کن کن چیزوں میں تہذیب چاہیے، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۲، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ هفتم ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۳۰۹۔۳۱۰
- (۱۴۰) ” عبادت، تہذیب الاخلاق، ۱۵ محرم ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ اول ”، ” مارچ ۱۹۹۲ء ”، ص: ۳۰۹۔۳۱۰

(۱۹۶۲ء) ص: ۱۵۵ تا ۱۵۶

طبقات علوم الدین، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۲، ذی الحجه ۱۴۸۷ھ، مشمولہ، مقالات

سرسید، حصہ اول (۱۹۶۲ء) ص: ۳۰ تا ۳۳

"اقوام المساک" صفحہ ۱۵۱، محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالات سرید" حصہ هفتہ (۱۹۶۲ء) ص: ۲۷ تا ۲۷

حکایت، نادان خدا پرست، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول (۱۹۶۲ء) ص: ۹ تا ۲۸

ترک، تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدهم (۱۹۶۲ء) ص: ۳۰ تا ۳۱

عورتوں کے حقوق، تہذیب الاخلاق، ۱۵ جمادی الاول، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم (۱۹۶۲ء) ص: ۹ تا ۱۹

طریقۂ زندگی، تہذیب الاخلاق، ۱۵ جمادی الثانی، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص: ۳۵ تا ۳۹

"مصلحان معاشرت مسلمانان" کیم جمادی الثانی ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هفتہ (۱۹۶۲ء) ص: ۵ تا ۱۹

محل سرا خدیو مصر کی ناگفتہ بہ حالت، تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هشتم، (۱۹۶۲ء) ص: ۷۵ تا ۹۱

(الف) "۷۱۸۵ء کے قیامت خیر ہنگے کے ۱۲ برس بعد ۱۸۷۱ء میں بگال کے ایک معزز سرکاری افسروں یعنی ہش آئی۔ ایں نے مسلمانوں کے خلاف انگریز حکمرانوں کے ولیوں میں نفرت اور حقارت پیدا کرنے کے لیے انگریزی میں ایک کتاب "Our Indian Musalmans" (ہمارے ہندوستانی مسلمان) کے نام سے لکھی جس کا موضوع یقہ کہ ہندوستان کے مسلمان انگریزوں سے لڑنا اور ان پر جہاد کرنا اپنا نام ہی فرض سمجھتے ہیں، نیز بغاوت اور وحابیت متزاد الفاظ ہیں۔ جو وہاں ہو گا وہ ضرور باغی ہو گا (اس وقت ہندوستان میں وہابیت کا براز دشوار تھا) سرید نے جب یہ کتاب دیکھنی تو ان کا حساس دل ترپ اٹھا اور باوجو گناہوں سخت مصروفیوں کے انھوں نے اس اشتغال انگریز کتاب کا نہایت مدل اور محققانہ جواب لکھا۔ سرید کا یہ مقالہ پہلے انگریزوں کے مشہور روزنامہ "پانیر" الہ آباد میں چھپا۔ پھر سرید نے اسے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں اپنے اخبار علی گڑھ سائنس ف سوسائٹی میں ۲۳ نومبر ۱۸۸۱ء سے ۳۲ فروری ۱۸۸۲ء تک کے پروچون میں بالا قسط اٹھائے۔ (شیخ محمد اسماعیل پانی پتی)، "ماخوذ: مقالات سرید، حصہ نہم" (لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۲ء) ص: ۱۲۵ تا ۱۲۷

شیعیین، سریداحمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۲۵ تا ۱۲۶

کتب احادیث، تہذیب الاخلاق، کیم شوال، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول

(۱۹۶۲ء) ص: ۲۰ تا ۲۲

"ترقی علم ام" ارڈی تعددہ ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هفتہ (۱۹۶۲ء)

ص: ۲۱۵ تا ۲۱۳

احادیث غیر معمتمد، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید،

حصہ اول (۱۹۶۲ء) ص: ۷۸ تا ۸۳

علوم جدید، تہذیب الاخلاق، کیم ذی الحجه، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هفتہ (۱۹۶۲ء) ص: ۲۱۲ تا ۲۱۱

۲۱۲ تا ۲۱۱

"تعلیم و تربیت" جلد سوم، ۱۰ محرم ۱۴۸۹ھ، محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالات سرید"

حصہ ششم، (۱۹۶۲ء) ص: ۱۵۱ تا ۱۵۲

اہل سنت والجماعت، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۱۰ محرم، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ

اول (۱۹۶۲ء) ص: ۲۹۰ تا ۲۹۲

مقداص تہذیب الاخلاق، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید،

حصہ دهم (۱۹۶۲ء) ص: ۵۱ تا ۳۳

جوئی پہنچ ہوئے نماز، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ

اول (۱۹۶۲ء) ص: ۱۸۱ تا ۱۸۳

طریقۂ تناول و طعام، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الول، ۲۰ محرم، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ

چھم، (۱۹۶۲ء) ص: ۲۲۳ تا ۲۲۶

کائن، تہذیب الاخلاق، جلد ۱، ۱۰، ۳ محرم، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ چھم،

(۱۹۶۲ء) ص: ۲۸۶ تا ۳۳۰

"نواب محمد حسن میر مجلس اور سریداحمد حسین کے میکریٹری قرار پائے" کمیٹی کا نام مجلس خوبیت

البضاعۃ التاسیس مدرستہ اسلامیین رکھا گیا، " محمود الرحمن" "حیات سرید روز و شب کے

آئینے میں" مشمول: ناہنامہ "تہذیب" مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۵

شیعیین، سریداحمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۳۰

کیم ریچ الول، ۱۴۸۹ھ، محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالات سرید" حصہ دوم

۲۲۳ تا ۲۱۶

طریقۂ تعلیم مسلمانان، تہذیب الاخلاق، ۱۰ ریچ الول، ۱۴۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید،

حصہ ششم، (۱۹۶۲ء) ص: ۲ تا ۹۹

"اس کے جواب میں لا رُث نارتھ برک نے اپنی جیب خاص سے کافی فنڈ کو دس ہزار

روپیہ ہے چند شرائط دینے کا وعدہ کیا۔ حیدر آباد سے نواب سر سالار جنگ نے مجھی نظام

حکومت کی جانب سے امداد کی یقین دہانی کرائی۔ گورنمنٹ نے مدرستہ العلوم کے لیے مشروط زمین دی۔ فرانسی چندہ کے لیے پہلا سفر ٹیکم آباد پہنچ کیا گیا۔ تیرہ بھر میں دوسرا سفر لاہور کا ہوا۔ بعد ازاں کالج فنڈ کمیٹی کی قم سے کالج کی اراضی کے قرب تین بنکلائی گھی خرید لیے گئے، محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۵:

- (۱۶۵) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ ۱۹۷۲ء ص: ۱۹۹۳،
- (۱۶۶) عقائدہ جہب اسلام، تہذیب الاخلاق، بابت کم جمادی اثنانی و ۱۵ جمادی الثانی، ۱۹۸۹ء، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول (۱۹۸۲ء ص: ۸)،
- (۱۶۷) ”جس میں طلباء کی تہذیب و تربیت، عمارات، رہائش، طریقہ تعلیم، داخلہ فہیں اور رنصاب تعلیم کے مضامین پر روشنی ڈائی“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۵:
- (۱۶۸) اخبار عالم اور اس کا اڈیٹر، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۲۶ تا ۲۵)،
- (۱۶۹) مجوزہ مدرسۃ العلوم مسلماناں، تہذیب الاخلاق، شعبان ۱۲۸۹ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۱۷۱ تا ۱۷۷)،
- (۱۷۰) انڈین آبزر، تہذیب الاخلاق، رمضان ۱۲۸۹ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ نہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۰۵ تا ۲۰۸)،
- (۱۷۱) سمجھ، تہذیب الاخلاق، کیم شوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ پنج، (۱۸۲۲ء ص: ۲۲۸ تا ۲۴۲)،
- (۱۷۲) انسان میں تمام خوبیاں تعلیم سے پیدا ہوتی ہیں، تہذیب الاخلاق، کیم شوال، ۱۲۸۹ھ، مقالات سرید حصہ ششم، (۱۹۶۲ء ص: ۱۲ تا ۱۲)،
- (۱۷۳) دنیا بہ امید قائم ہے، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ دہم، (۲۰۰۱ء ص: ۳۱ تا ۲۲)،
- (۱۷۴) اخلاق، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنج، (۱۸۲۲ء ص: ۳۲۳ تا ۳۱۸)،
- (۱۷۵) ریا، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۸۲۲ء ص: ۳۲۳ تا ۳۳۹)،
- (۱۷۶) وحشیانہ نیکی، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۸۶۲ء ص: ۳۲۷ تا ۳۲۵)،
- (۱۷۷) ہندوؤں میں ترقی تہذیب، تہذیب الاخلاق، ذکی قدرہ، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ دہم، (۲۰۰۱ء ص: ۱۳۵ تا ۱۳۳)،
- (۱۷۸) خوشامد، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۸۲۲ء ص: ۱۳۱ تا ۱۲۹)،

۳۳۲ تا ۳۳۳، (۱۸۲۲ء ص: ۱)

- (۱۷۹) مخالفت، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنج، (۱۸۲۲ء ص: ۳۳۸ تا ۳۳۵)،
- (۱۸۰) گزر اہوازمان، تہذیب الاخلاق، صفر، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنج، (۱۸۲۲ء ص: ۲۲۶ تا ۲۵۷)،
- (۱۸۱) بحث و تکرار، تہذیب الاخلاق، ۱۵ اشوال، ۱۲۸۹ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنج، (۱۸۲۲ء ص: ۱۲۱ تا ۱۵۹)،
- (۱۸۲) اعتقادی بالشہر تہذیب الاخلاق، کیم صفر، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیز دہم، (۱۸۲۲ء ص: ۲۶ تا ۳۳)،
- (۱۸۳) دارالعلوم مسلماناں کے خلاف، تہذیب الاخلاق، صفر، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۲۱ تا ۱۹۷)،
- (۱۸۴) اختمام سال ۱۲۸۹ھ، تہذیب الاخلاق، محروم، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۹۹ تا ۷۸)،
- (۱۸۵) مہذب قوموں کی پیروی، تہذیب الاخلاق، تکم ریچ الاول، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنج، (۱۹۶۲ء ص: ۳۹ تا ۳۲)،
- (۱۸۶) مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے گورنمنٹ کی تدبیریں، مشمولہ مقالات سرید، حصہ چشم، (۱۹۶۲ء ص: ۱۲۹ تا ۱۱۵)،
- (۱۸۷) ”کالج فنڈ کے لیے کیے گئے دوروں میں یہ سب سے پہلا سفر تھا“، محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۵،
- (۱۸۸) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“ ۱۹۷۲ء ص: ۱۹۷۰ تا ۲۰۰،
- (۱۸۹) امید کی خوش تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۲۳ تا ۲۲۵)،
- (۱۹۰) مدرسہ دیوبند کی سالانہ رپورٹ، تہذیب الاخلاق، کیم ریچ الثانی، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۷۸ تا ۲۷۴)،
- (۱۹۱) مراسلات، تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دہم، (۱۹۹۲ء ص: ۲۵۵ تا ۲۳۳)،
- (۱۹۲) اطلاع، ادارتی نوٹ، تہذیب الاخلاق، رجب، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء ص: ۳۰۲ تا ۳۰۱)،
- (۱۹۳) مسائل متفق، تہذیب الاخلاق، رمضان، ۱۲۹۰ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول، (۱۹۶۲ء ص: ۳۰۱ تا ۲۹۱)،

- (۲۱۲) کاشش، تہذیب الاخلاق، کیم محروم، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سوم، (۱۹۸۳ء) ص، ۱۵۱ا
- (۲۱۳) اختیاب الفاظ ماؤ تہذیب الاخلاق، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، ریج الاول، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص، ۵۲۰ تا ۵۳۵
- (۲۱۴) مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق) ۱۹۸۰ء) ص: ۱۳۶ تا ۱۳۸
- (۲۱۵) شافع قدوائی، سوائچ سریدیک بازدید (حوالہ سابق) ۲۰۱۷ء) ص، ۹۷
- (۲۱۶) وفات لارڈ ہابرٹ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۵۹۰ تا ۵۹۲
- (۲۱۷) تکبیر، تہذیب الاخلاق، جلد ششم، کیم شعبان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ اول، (۱۹۸۲ء) ص، ۹۰ تا ۹۲
- (۲۱۸) اپنی مدد آپ، تہذیب الاخلاق، جلد ششم، کیم شعبان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ پنجم، (۱۹۸۲ء) ص، ۱۷۱ تا ۱۷۲
- (۲۱۹) نامہذب ملک اور مہذب گورنمنٹ، تہذیب الاخلاق، جلد ششم، رمضان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ نهم، (۱۹۹۲ء) ص، ۱۳۱ تا ۱۳۲
- (۲۲۰) ٹیز از اے گریٹ رفارم، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، رمضان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۲۳۲ تا ۲۳۴
- (۲۲۱) انتظامِ مہماں، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۵۲۷ تا ۵۳۷
- (۲۲۲) ناہل کی رائے، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص، ۲۳۸ تا ۲۳۲
- (۲۲۳) حیدر آباد کا ہنگامہ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۲ء) ص، ۵۲۳ تا ۵۲۶
- (۲۲۴) انگریزی اخبار ہندوستانی اخباروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص، ۸ تا ۱۳
- (۲۲۵) لا رٹنا تکھر وک کا استعمال، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۵۵۷ تا ۵۸۰
- (۲۲۶) ترکوں کی تہذیب، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۳۱۹ تا ۳۲۲
- (۲۲۷) جوتے کا مقدمہ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۸۱ تا ۵۸۳
- (۲۲۸) خطاب پہشتائی، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ نهم، (۱۹۹۲ء) ص، ۳۸ تا ۴۲
- (۲۲۹) لا رٹنا تکھر وک کی فیاضی، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۲۲ تا ۵۷۵
- (۲۳۰) زمانے کی ترقی کے آثار، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۳۶ تا ۵۳۸
- (۲۳۱) بیوہ عورتوں کا نکاح نہ کرنے میں کیا فساد ہے؟، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص، ۲۰۰ تا ۲۰۵
- (۲۳۲) ہندوستان کے معزز خاندان، مشمولہ مقالاتِ سرید حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص، ۷۸ تا ۹۶
- (۲۳۳) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالاتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۲۲۹ تا ۳۲۲
- (۲۳۴) (اختلاف) "سرید وقت سے پہلے ملازمت سے سبک دوں ہوئے تھے یا نہیں اس بابت

- (۱۹۸۲ء) ص، ۲۹۷ تا ۲۹۶
- (۱۹۸۳) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطباتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۲۹۷ تا ۲۹۶
- (۱۹۸۵) رسم و رواج کا فلفہ اور اس میں اصلاح، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ دواز دھم (۱۹۹۳ء) ص، ۸۰ تا ۱۰۵
- (۱۹۸۶) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطباتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۲۵۰ تا ۲۹۰
- (۱۹۸۷) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطباتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۲۹۱ تا ۲۹۵
- (۱۹۸۸) اختتام سال ۱۴۹۰ھ، تہذیب الاخلاق، کیم محروم، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ دھم (۱۹۹۲ء) ص، ۱۰۰ تا ۱۱۰
- (۱۹۸۹) بعض سرکاری کاموں سے رعایا کیوں متفرج ہے، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ نہم، (۱۹۹۲ء) ص، ۲۸ تا ۳۷
- (۱۹۹۰) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطباتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۲۹۸ تا ۳۰۹
- (۱۹۹۱) حب ایمانی اور حب انسانی، تہذیب الاخلاق، کیم ریج الثانی، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ پنجم (۱۹۶۲ء) ص، ۲۷ تا ۳۰
- (۱۹۹۲) افسوس مسلمانوں کے حال پر، تہذیب الاخلاق، کیم ریج الثانی، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ پنجم (۱۹۶۲ء) ص، ۳۰۵ تا ۳۰۸
- (۱۹۹۳) مدرسہ العلوم مسلمانان کی روکندازی، تہذیب الاخلاق، ریج الثانی، ۱۴۹۰ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص، ۱۹۵ تا ۱۹۶
- (۱۹۹۴) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالاتِ سرید، حصہ ششم" (۱۹۶۲ء) ص، ۱۱۳
- (۱۹۹۵) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطباتِ سرید جلد اول" (۱۹۷۲ء) ص، ۳۰۰ تا ۳۳۱
- (۱۹۹۶) عقیدہ آدم مہدی آخر الزمان، تہذیب الاخلاق، شعبان، ۱۴۹۳ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص، ۱۷۳ تا ۱۷۷
- (۱۹۹۷) دفعہ الہیان، تہذیب الاخلاق، جلد ۵، شعبان، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ سیزدھم (۱۹۹۳ء) ص، ۷۰ تا ۷۴
- (۱۹۹۸) علامات قرأت، تہذیب الاخلاق، رمضان، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ هفتہم (۱۹۶۲ء) ص، ۲۲۹ تا ۲۳۲
- (۱۹۹۹) مسلمانوں کا فلسفہ، تہذیب الاخلاق، شوال، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ پنجم (۱۹۶۲ء) ص، ۱۷۳ تا ۱۷۶
- (۱۹۱۰) تہذیب اور اس کی تاریخ، تہذیب الاخلاق، شوال، ۱۴۹۱ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید، حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص، ۳ تا ۷
- (۱۹۱۱) اختتام سال ۱۴۹۲ھ، تہذیب الاخلاق، جلد ششم، کیم محروم، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالاتِ سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص، ۱۱۰ تا ۱۲۳

- (۲۲۳) محمود الرحمن، "حیات سرید روز و شب کے آئینے میں" مضمولہ: ماہنامہ "تہذیب" مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۶
- (۲۲۴) سراب حیات، تہذیب الاخلاق، جلدے، نمبر، کیم رجب، ۱۲۹۳ھ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ پائزد، ۱۳۳۲ء ص: ۲۰۰۱ء، مارچ ۱۹۹۷ء
- (۲۲۵) ترمیم احکام شریعت، تہذیب الاخلاق، کیم رجب ۱۲۹۳ھ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء، مارچ ۱۹۹۷ء ص: ۵۲۲ تا ۵۶۱
- (۲۲۶) مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۵۸ تا ۱۶۳
- (۲۲۷) خود غرضی اور قومی ہمدردی، تہذیب الاخلاق، جلدے، نمبر، ۸، ۱۲۹۳ھ، مضمولہ مقالات سرید، حصہ پنج، ۱۹۹۲ء ص: ۲۶۲ تا ۲۷۶
- (۲۲۸) ہماری خط و لکھتائی میں اصلاح کی ضرورت ہے، تہذیب الاخلاق، جلدے، نمبر، ۹، ۱۲۹۳ھ، مضمولہ مقالات سرید، حصہ پنج، ۱۹۹۲ء ص: ۲۹۱ تا ۳۰۰
- (۲۲۹) صاحب بہادری چوری، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۷ تا ۵۸
- (۲۵۰) الشاچر کوتوال کوڈائے، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۵ تا ۵۶
- (۲۵۱) کلکتہ میں ایک صاحب کا گھنگی سے مقدمہ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۵۶ تا ۵۵۵
- (۲۵۲) ہندوستان کی عورتوں کی حالت، مضمولہ مقالات سرید حصہ پنج، ۱۹۹۲ء ص: ۵۲۸ تا ۵۲۹
- (۲۵۳) گورنر جسل کا گھنگ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۳۱ تا ۵۲۹
- (۲۵۴) عدالت ہائے سرکاری کی تخفیف، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۴۹۵ تا ۴۸۲
- (۲۵۵) اودھ اخبار ارشی خلیم محمد خاں، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۲۲ تا ۵۳۹
- (۲۵۶) شروع سال، تہذیب الاخلاق، جلدے، نمبر، ۱۹۹۳ھ، مضمولہ، مقالات سرید حصہ دوسمیں کی تخفیج، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۱۳۹ تا ۱۴۳
- (۲۵۷) بیوہ گوتوں کا لکھ کرنے کا تجیہ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۲۰۸ تا ۲۰۶
- (۲۵۸) تجارت، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۵۲۳ تا ۵۲۲
- (۲۵۹) جیل خانوں کی روپوٹ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۳ء ص: ۳۸۵ تا ۳۸
- (۲۶۰) مبارک با دعید، تہذیب الاخلاق، جلدے، نمبر، ۱۹۹۳ھ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ پائزد، ۱۹۹۷ء ص: ۶۲ تا ۱۸
- (۲۶۱) گورنمنٹ اور ہندوستانی اخبارات، مضمولہ، مقالات سرید حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۱۸۷ تا ۱۸۸
- (۲۶۲) بلا درخواست اخبار کی روائی، مضمولہ، مقالات سرید حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۱۹ تا ۲۱

پروفیسر اقبال عالم کو کلام ہے اور وہ سرید کی قتل از وقت سبک دوشی کو حمالی کی عقیدت پر محمول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کہ سرید نے ریٹائرمنٹ سے پہلے باقاعدہ درخواست گزاری تھی اگر وہ ریٹائرمنٹ کی عمر سے تجاوز کر جاتے تو انہیں سبک دوش ہونے کے لیے درخواست دینے کی چندال ضرورت نہیں تھی۔ علی گڑھ انٹی ٹیوٹ گزٹ کے شارہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۷۶ء پانیز کے حوالے سے... خبر شائع ہے۔ جس سے متاثر ہوتا ہے کہ سرید نے سبک دوشی کی درخواست کو حکومت کو دویٰ تھی جس کی سفارش ہائی کورٹ نے کی اور ان کی خدمات کی تحسین کی تھی۔ اس خبر سے یہ بات پایہ ثبوت کوئی تھج جاتی ہے کہ سرید نے ملازمت سے خود استفادہ یا تھا بلہ اس بات کی تردید نہیں کی جا سکتی کہ سرید وقت سے پہلے مستغفل ہو کر علی گڑھ آگئے تھے..... حالی نے لکھا ہے کہ: "سرید ۷۳ برس تک سرکاری ملازمت میں رہے جب کہ یہ دستاویزی شوابہ (جن کا ذکر کیا جا پکھا ہے) کے مطابق سرید ۱۸۳۷ء میں سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے تھے اور یہ سلسہ ۱۸۷۶ء تک جاری رہا یعنی یہ مدت ۳۹ برس رہی۔" ماخوذ: شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازو دید (حوالہ سابق ۲۰۱۷ء) ص: ۹۹ تا ۱۰۰

- (۲۳۳) ہندوستان کی عورتوں کی حالت، مضمولہ مقالات سرید حصہ پنج، ۱۹۹۲ء ص: ۱۸۸ تا ۱۹۳
- (۲۳۴) کیلیوں اور بیتلاؤں کا لباس، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۵۰۹ تا ۵۰۵
- (۲۳۵) اضلاع شمال و مغرب میں تعلیم کی ترقی، مضمولہ مقالات سرید حصہ هشتم، ۱۹۹۲ء ص: ۱۳۸ تا ۱۴۳
- (۲۳۶) اپریل اور اوکٹبر میں، مضمولہ مقالات سرید حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۲۷۱ تا ۲۷۶
- (۲۳۷) زبردستی کا اسلام، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۵۳۵ تا ۵۳۲
- (۲۳۸) قانون معیاد کا کام، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۵۱۸ تا ۵۱۳
- (۲۳۹) بچکشی کی عجیب واردات، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۵۲۳ تا ۵۲۱
- (۲۴۰) شاجہبہاں پور کا واقعہ، مضمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزد، ۱۹۹۲ء ص: ۵۱۳ تا ۵۱۰
- (۲۴۱) جغرافیہ مبتدیوں کے لیے، مضمولہ مقالات سرید حصہ ہفتہم، ۱۹۹۲ء ص: ۲۹۸ تا ۲۹۷
- (۲۴۲) (الف) مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۳۸
- (۲۴۲) (ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء) ص: ۳۰
- (۲۴۲) (ج) "سرید سرکاری ملازمت سے ۱۸ جولائی ۱۸۷۶ء کو سبک دوش ہوئے کہ انہوں نے نارتھ و میٹن پرونسیس کے لیفٹیننٹ گورنر سری دیم میور کو اپنے خط مورخہ ۲۶ اگست ۱۸۷۶ء میں لکھا: "I will retire from public service on the 18 July so will proceed direct to Aligarh" قدوائی، سوانح سرید ایک بازو دید (حوالہ سابق ۲۰۱۷ء) ص: ۹۸

نے آئی سی ایس کے مقابلوں کے متحان میں امیدواروں کی عمر ۲۱ سال مقرر کر دی تھی۔ مسٹر بیرونی کا دورہ اسی سلسلہ میں تھا، سرید اس سے قبل ہی اس فیصلے سے متعلق اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ گزشت میں کرچک تھے، صدارتی تقریر میں انھوں نے سابق گورنر جنرل لاڑ لارنس کی سفارشوں کا حوالہ دیتے ہوئے امتحان کے امیدوار کی عمر ۲۱ سال سے بڑھا کر ۲۳ سال کرنے، اس سروں میں ہندوستانیوں کو ترجیح دینے اور امتحانات الگستان کے مجاہے ہندوستان کے مختلف صوبوں کے صدر مقامات پر کرانے کے مطابقات کیے، محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۶

(۲۸۵) فضص واحد ایشیت و فتاویٰ، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، رجب ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ اول، (۱۹۸۲ء) ص: ۸۷ تا ۸۲

(۲۸۶) نور الافق اور تہذیب الاخلاق، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، رجب ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۷ تا ۵۳

(۲۸۷) خطبہ میں باڈشاہ کا نام، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، شعبان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ اول، (۱۹۸۲ء) ص: ۱۸۸ تا ۱۸۲

(۲۸۸) ٹرکی کا شیخ الاسلام، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، شعبان ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۲۰ تا ۲۳۶

(۲۸۹) ملک یکن، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، شعبان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۴۹ تا ۲۲۷

(۲۹۰) آخری پرچ، تہذیب الاخلاق، رمضان، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۲۰ تا ۵۸

(۲۹۱) جلاء القلوب، مشمولہ، مقالات سرید: حصہ بیتفتم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۳۱ تا ۳۵۳

(۲۹۲) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۶

(۲۹۳) ”واسرائے ہندوستان نے واسریگل کا نسل کارکن منتخب کیا اور مزید وسائل کے لیے اس کا اعادہ واسرائے لاڑکان نے ۱۸۸۰ء میں کیا یوں وہ چار برس واسرائے کا نسل کے نمبر رہے، ”رشیاء حسین، ”سرید احمد خال اور ان کا عہد“ ۲۰۰۲ء ص: ۲۳

(۲۹۴) ”ہندوستان کے گورنر جنرل اور واسرائے لاڑکان نے ۱۸۷۸ء میں گورنر جنرل کا نسل کے ایک ایڈیشن ممبر کے طور پر سرید کو نامزد کیا۔ واسرائے کا نسل میں نامزدگی اصلاح کی ہندوستانی کو تقویض کیے جانے والا سب سے اہم سرکاری اعزاز تھا، ”اخوذ: شائع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۲۰۱۷ء) ص: ۱۰۱،

(۲۹۵) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“

(۲۹۳) (اف)

(ب)

(۲۹۴)

(۲۹۳) سلطان روم، تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۴۸۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۲۳ تا ۲۲۴

(۲۹۴) چندہ تیبان و بیگان.....، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۶۱ تا ۳۶۳

(۲۹۵) دربار دہلی اور ایڈیٹر ان، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۲۳ تا ۲۲۴

(۲۹۶) صحابان یورپ کا دیکی زبان میں امتحان، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۲۰ تا ۵۲۱

(۲۹۷) دہلی کا دربار اور اس کا خراج، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۶۹ تا ۳۷۷

(۲۹۸) یورپ کی موجودہ صورت حال، مشمولہ، مقالات سرید حصہ نہم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۱۹ تا ۲۲۳

(۲۹۹) خورجہ کا شفاذ (خلع بنڈ شہر)، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۱۳ تا ۵۲۰

(۲۹۰) قابل فخر حرکت، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۰۱ تا ۵۰۴

(۲۹۱) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۲ تا ۱۵

(۲۹۲) الگستان، روس اور ٹرکی کا معاملہ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۵۳ تا ۳۵۷

(۲۹۳) ترکوں کے تباہیوں اور زیخیوں کے لیے چندہ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۵۷ تا ۳۵۸

(۲۹۴) روس اور ٹرک، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۵۰ تا ۳۵۴

(۲۹۵) ٹرکی کی حالت، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۳۲۱ تا ۳۲۴

(۲۹۶) عربی انجبار لدن، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۷۲ تا ۲۹۱

(۲۹۷) زمان کی ترقی کا نشان، مشمولہ، مقالات سرید حصہ نہم (۱۹۹۲ء) ص: ۲۱۳ تا ۲۱۸

(۲۹۸) قاتل تھیں دار فتح آباد، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سیزدم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۰۰ تا ۵۲۹

(۲۹۹) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۲

(۳۰۰) محمد سما علی پانچی، مرتب ”مقالات سرید: حصہ هشتم“ (۱۹۹۲ء) ص: ۱۳۲ تا ۱۳۸

(۳۰۱) حب وطن، تہذیب الاخلاق، یک ریچ الثانی، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۹۲ء) ص: ۵۶۲ تا ۵۷۵

(۳۰۲) ایک تدبیر، پیغم اور لاو ارث پچوں کے پورش کی، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، جمادی الاول، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۹۲ء) ص: ۱۳۹ تا ۱۴۳

(۳۰۳) یورپ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے، تہذیب الاخلاق، جلد ۷، نمبر ۸، جمادی الاول، ۱۴۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ هشتم، (۱۹۹۲ء) ص:

(۳۰۴) ”سرید ناتھ بڑھ کی علی گڑھ آمد کے موقع پر سید احمد نے جلسے کی صدارت کی۔ حکومت

- (۳۰۷) مولانا الطاف حسین حمالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۲۵
- (۳۰۸) مروت اور اس پر سرید کا نوٹ، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص: ۱۱۱ تا ۱۵۹
- (۳۰۹) نوروز یعنی شروع سال نبیو، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۸ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہم، (۲۰۰۱ء) ص: ۱۵۵ تا ۱۷۵
- (۳۱۰) مولانا محمد قاسم نانوتوی، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ چھتم، (۱۹۶۲ء) ص: ۲۰۸ تا ۲۰۵
- (۳۱۱) انسان و حیوان، تہذیب الاخلاق، جمادی الثانی، ۱۲۹۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص: ۱۴۱ تا ۱۵۲
- (۳۱۲) اتنی خیل کلب لندن، تہذیب الاخلاق، رجب، ۱۲۹۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ششم، (۱۹۶۲ء) ص: ۲۷۱ تا ۲۳۳
- (۳۱۳) ”وسالہ مدت باتی خیل کا جو کائنات کی وجہ سے اس سے کفار کا شہ ہوئے۔ اس عرصہ میں ۲۸ مل کوئی میں پیش ہوئے۔ سات بلوں کی سلیکشن کیٹی کے وہ ممبر ہے۔ دو بل خود سید احمد نے پیش کیے۔“ محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۶
- (۳۱۴) عزم و حزم، تہذیب الاخلاق، رمضان، ۱۲۹۷ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص: ۱۵۸ تا ۱۵۳
- (۳۱۵) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۲
- (۳۱۶) محمد اسماعیل پائی پتی، مرتب ”مقالات سرید: حصہ چھتم“، ۱۹۶۲ء ص: ۵۰ تا ۲۵
- (۳۱۷) شیخ حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۲۹
- (۳۱۸) ”حکومت کی جانب سے ڈیلوئی ڈبلیو ہنسٹری کی قیادت میں جنوری ۱۸۸۲ء کو اپریل ایجکیشن کیشن (Imperial Commission on Education) کا قیام عمل میں آیا۔ کیشن کا بنیادی مقصد ہندوستان میں تعلیم کی پیش رفت اور لی زبانوں کے توسط سے تعلیم کی اشاعت و ترویج کے امکانات کو موضوع بحث بنانا اور ہندوستان میں مردوں کی تعلیمی نظام کا محاسبہ کرنا تھا۔ اس وقت تک ہندوستان چار پریزیڈیوں (Presidencies) میں مقسم تھا اور ہر پریزیڈیو کے ڈائریکٹر پبلک انسلکشن کو اس کا رکن مقرر کیا گیا۔ اعلاوہ بریں مختلف علاقوں سے ہندوستانی ممبروں کا انتخاب کیا گیا اور سرید کو بھی اس کا رکن مقرر کیا گیا۔“ شائع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۹۶۱ء) ص: ۱۲۲
- (ب) ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء) ص: ۱۸۸۳

- (۲۹۵) مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۶: اسلام حوالہ نظر، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ سوم، (۱۹۸۲ء) ص: ۲۲۱ تا ۲۲۴
- (۲۹۶) کرامت او مجزہ، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ اول، (۱۹۸۲ء) ص: ۱۲۱ تا ۱۲۳
- (۲۹۷) مذہبی خیال، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ سوم، (۱۹۸۲ء) ص: ۲۷۱ تا ۲۷۴
- (۲۹۸) مذہب و معاشرت، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ پنجم، (۱۹۶۲ء) ص: ۹۱ تا ۹۴
- (۲۹۹) نجپر، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پانزدہم، (۲۰۰۱ء) ص: ۱۵۳ تا ۱۵۶
- (۳۰۰) نجپر، تہذیب الاخلاق، ۱۲۹۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پانزدہم، (۲۰۰۱ء) ص: ۱۵۹ تا ۱۶۲
- (۳۰۱) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۲
- (۳۰۲) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۶
- (۳۰۳) اتفاق بین الاسلام والزندقة، تہذیب الاخلاق، (دور دوم) شوال تاریخ رمضان، ۱۲۹۷ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ سوم، (۱۹۸۲ء) ص: ۱۰۳ تا ۱۰۵
- (۳۰۴) (الف) ”اس زمانے میں چیچک کے باعث کثیر تعداد میں بچ فوت ہو جاتے تھے یا پھر وہ بصارت سے محروم ہو جاتے تھے۔ چیچک کو قدرتی عذاب کا مظہر سمجھنے کی غلط فہمی عام تھی۔ سرید اس صورت حال سے بہت کبیدہ خاطر تھے اور انہوں نے چیچک سے تحفظ کے لیکے کو لازمی بنانے کا ایک بل پیش کیا۔ بقول حالی ہندوستانیوں میں سرید پہلی شخص ہیں جنہوں نے ممبری کوئی کے زمانہ میں ہندوستان کی بھلائی کے لیے قانون بنایا۔..... سرید نے یہ میں کوئی میں پیش کیا۔“ ماخوذ: شافع قدوائی، ہوائی سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۹۶۱ء) ص: ۱۰۲ تا ۱۰۳
- (ب) محمد اسماعیل پائی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء ص: ۷۳۳ تا ۳۲۷
- (۳۰۵) حوالہ جو جو، تہذیب الاخلاق، ربیع الثانی، ۱۲۹۷ھ، مشمولہ مقالات سرید حصہ سوم، (۱۹۸۲ء) ص: ۳۲۱ تا ۳۲۸
- (۳۰۶) شیخ حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۲۲ تا ۱۲۹

- (۳۲۲) مصر میں علوم کی تعلیم، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هشتم، (۱۹۶۲ء)، ص: ۱۵۹، تا ۱۶۳۔
- (۳۲۳) یادداشت، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ، (۱۹۶۰ء)، ص: ۲۰۰، (۱)، تا ۱۹۱، ۱۳۵۔
- (۳۲۴) غیر تہذیب، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سیزدهم، (۱۹۶۲ء)، ص: ۵۸۵، تا ۵۸۷، ۵۸۹۔
- (۳۲۵) (الف) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۲۶) (ب) شافع قدوائی، ”سوانح سرید ایک بازدید“ (حوالہ سابق، ۲۰۱۷ء)، ص: ۱۱۹، تا ۱۲۰۔
- (۳۲۷) (الف) ”سرید نے اس فٹ کے جمع کرنے کی ترکیب یہ بتائی کہ ہر گمراہ روپیہ ماہر چندہ سے اور اس ایسوں ایشن کے اگر پانچ گمراہ بن جائیں تو ہر ماہ ہزار روپیہ جمع ہوتا جائے گا اور مستقل طالب علم انگلستان جاتے رہیں گے“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۲۸) (ب) ”پبلی قدیم مضمون پھر یو یوتا کہ پڑھنے والے جان لیں کہ خیالات میں کس قدر ترقی ہوئی۔“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۲۹) اخبارات کیسے ہونے چاہئیں، اخبار فرقہ البند لاہور، جلد انبہار، ۵ جنوری ۱۸۸۳ء، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دهم، (۱۹۶۲ء)، ص: ۳۳۷۔
- (۳۳۰) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۰۲۰، تا ۳۱۹۔
- (۳۳۱) اسلام کی گزشته، موجودہ اور آئندہ حالت، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دواز دهم، (۱۹۹۳ء)، ص: ۱۳۶، تا ۱۵۲۔
- (۳۳۲) تعلیم اور اتفاق، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دواز دهم، (۱۹۹۳ء)، ص: ۱۵۳، تا ۱۶۲۔
- (۳۳۳) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۲۰۰، تا ۲۲۹۔
- (۳۳۴) محمد اسماعیل پانچ پتی، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۳۵) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۳۶۳، تا ۳۶۸۔
- (۳۳۶) اتحاد بآہی اور تعلیم، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دواز دهم، (۱۹۶۲ء)، ص: ۱۲۳، تا ۱۸۳۔
- (۳۳۷) ”خاتونان پنجاب کی طرف سے دی گئے ایڈریس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ آج کی شب میرے لیے شب قدر سے کم نہیں، مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں اور بالخصوص آریہ ماج کی طرف سے بھی انھیں سپاس نامے پیش کیے گئے،“ محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۳۸) ”مختلف کورسز پر مشتمل نصاب ان طلباء کے لیے تیار کیا جائے جو سائنس، ڈاکٹری، ایگریجویکیور اور دوسراے مضامین میں اعلیٰ تعلیم کے لیے یوپ جانا چاہتے ہیں ان خواہش مند طلباء کا الگ سے ترتیبیت کا انتظام کیا جائے اور اس کے لیے تین سال کا

(ج) ظفر مسعود خیال، ”حیات سرید ایک نظر میں“، مشمولہ: مجلہ ”برگ گل: سرید نمبر“، ۶۹-۱۹۶۸ء، ص: ۲۳۔

(۳۱۹) (اختلاف) ”حالی یا سرید کے کسی اور سوانح نگارنے سرید کی رکنیت کی معیاد کی متعین صراحت نہیں کی ہے۔ واکس رائے نے ۱۸۸۱ء میں انھیں واکس رائے قانون ساز کونسل کا دوبارہ رکن مقرر کیا۔ سرید کی رکنیت کی معیاد ختم ہونے سے پہلے ہی متعین ہو گئے تھے کہ مدرستہ العلوم سے متعلق مشغولیت انھیں لکھتے جانے کی اجازت نہیں دیتی تھی اور ان انہوں نے بذریعہ تاریخی بھیجا، سرید کے اخبار علی گڑھ انھی ٹبوٹ گزٹ میں مبربی کی معیاد ختم ہو جانے کی خبر شائع ہوئی اور ان کے استغفار سے متعلق کوئی اطلاع شائع نہیں ہوئی ہے۔ ان متعین صراحت کے بعد یہ امر غاصہ تجھب انجیز ہے کہ پوفیر فخار عالم خال صاحب نے کریم راہم کے حوالے سے لکھا ہے کہ لارڈ پین جب ۱۸۸۳ء کو علی گڑھ آئے تو سرید و واکس رائے کونسل کے ہنوز ممبر تھے، ”شافع قدوائی، سوانح سرید ایک بازدید“ (حوالہ سابق، ۲۰۱۲ء)، ص: ۱۱۳، تا ۱۲۰۔

- (۳۲۰) مولانا الاظف حسین حالی، ”حیات جاوید“، (حوالہ سابق، ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۲۸۔
- (۳۲۱) وراثت، مشمولہ مقالات سرید، حصہ اول، (۱۹۸۲ء)، ص: ۸، تا ۱۸۰۔
- (۳۲۲) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق، ۲۰۰۲ء)، ص: ۱۲۹۔
- (۳۲۳) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”مقالات سرید: حصہ هشتم“، ۱۹۷۲ء، ص: ۱۳۲، تا ۱۳۷۔
- (۳۲۴) مدرسہ العلوم کی ضرورت، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دواز دهم، (۱۹۹۳ء)، ص: ۱۱۱، تا ۱۳۰۔
- (۳۲۵) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۳۹۳، تا ۳۹۹۔
- (۳۲۶) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۲۷) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”مقالات سرید: حصہ هفتم“، ۱۹۷۲ء، ص: ۲۹۹، تا ۳۰۰۔
- (۳۲۸) شریا حسین، سرید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق، ۲۰۰۲ء)، ص: ۳۱۔
- (۳۲۹) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۳۶۳، تا ۳۷۰۔
- (۳۳۰) البرٹ مل، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ نهم، (۱۹۹۲ء)، ص: ۳۶۳، تا ۳۶۴۔
- (۳۳۱) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۳۸۲، تا ۳۸۳۔
- (۳۳۲) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“، مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“، مارچ ۱۹۹۸ء، ص: ۷۷۔
- (۳۳۳) محمد اسماعیل پانچ پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد اول“، ۱۹۷۲ء، ص: ۳۸۳، تا ۳۹۲۔

سرسید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۷ء) ص: ۱۱۶ تا ۱۱۹

”اس انگریزی کتاب کا اردو ایڈیشن مع جدید اضافات جات کے ”خطبات الاحمدیہ فی امر ب
والسیرۃ الاحمدیہ“ کے عنوان سے تقریباً اسال بعد ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا، محمود الرحمن،
”حیات سر سید روزوشب کے آئینے میں“ مشمولہ ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۳
”اردو مسودے کو انگریزی ایڈیشن کے سترہ سال بعد ۱۸۸۷ء میں شائع کیا ہند میں
انھوں نے اس کا نام ”مواقعۃ الحمدیہ“ تجویز کیا تھا مگر کتاب جب منظر عام پر آئی تو یہ
”خطبات الاحمدیہ فی العرب والیسرۃ الحمدیہ“ سے موسم تھی ”شیعی حسین، سر سید احمد
خال اور ان کا عہد“ ۲۰۰۲ء ص: ۱۱۳ تا ۱۲۸

۱۸۷۲ء خطبات احمدیہ کا اردو ایڈیشن شائع کیا، ظفر مسعود خیال، ”حیات سر سید ایک نظر
میں“ مشمولہ مجلہ ”برگل“ سرسید نمبر: ۲۹۔ ۱۹۶۸ء ص: ۶۳

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد اول“ ۱۷۲ء ص: ۵۹۰ تا ۵۵۸

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص: ۲۸۷ تا ۳۰

شیعی حسین، سر سید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۳۰

۱۸۹۰ء درج ہے۔ ظفر مسعود خیال، ”حیات سر سید ایک نظر میں“ مشمولہ مجلہ ”برگ
لگ“ سرسید نمبر: ۲۹۔ ۱۹۶۸ء ص: ۲۳

مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۵۳

”سید محمود کی شادی مشرف جہاں بیگم“ سے ۱۸۸۲ء میں ہوئی۔ مشرف جہاں بیگم سر سید
کے نانا خواجہ فرید الدین کے خاندان کی تھیں۔ مشرف جہاں بیگم علی گڑھ میں بیگم محمود
اور لیڈی محمود کے نام سے معروف تھیں۔ ان کا انتقال شور کے انتقال کے بیالیں برس
کے بعد ۱۹۲۵ء میں ہوا اور احاطہ کوئی سر سید احمد خال واقع علی گڑھ میں دفن ہوئیں۔
سید محمود اور ان کے میئر اس مسعود کا انتقال بیگم محمود کے سامنے ہوا۔.....

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”مقالات سر سید: حصہ ہشتم“ ۱۹۶۲ء ص: ۱۳۱ تا ۱۳۴

۱۹۰۳ء کوان (سید محمود) کاسپتا پور میں کوئی بیگم باغ میں انتقال ہو گیا اور سید محمود

کو سر سید کی قبر کے قریب اور محمود منزل اندر وون احاطہ یونیورسٹی مسجد میں دفن کیا

گیا۔ ”ماخوذ: جشن سید محمود مشمولہ تہذیب الاخلاق، جشن سر سید“ ۱۹۰۷ء، خصوصی

پیش کش۔ ا، مدیر صغیر افراہیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۷ تا ۲۱۰

محمود الرحمن، ”حیات سر سید روزوشب کے آئینے میں“ مشمولہ ماہنامہ ”تہذیب“
مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸

شیعی حسین، سر سید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۲۲

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۷ تا ۲۰۳

محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص: ۲۰۰ تا ۲۰۲

(۳۵۵) (الف)

(ب)

(ج)

(۳۵۶)

(۳۵۷)

(۳۵۸)

(ب)

(۳۵۹)

(ب)

(۳۶۰)

(۳۶۱)

(۳۶۲)

(۳۶۳)

(۳۶۴)

عرصہ رکھا گیا تھا کیونکہ سویں میں داخلہ عمر ۱۹ سال تھی، محمود الرحمن، ”حیات سر سید
روزوشب کے آئینے میں“ مشمولہ ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۷

۱۳۰ تا ۱۲۹، (۳۴۹)

”فاری شعر کا ترجمہ لکھا کر انگریزی میں ایک اچھائی اور بے ایسا کتاب کی تحریر کرتے
دوسرا کی صرف ایک اچھائی پر نظر رکھتے ہیں، آپ نے بھی اس کتاب کی تحریر کرتے
وقت شاید اسی خیال کو پیش نظر رکھا ہے“ محمود الرحمن، ”حیات سر سید روزوشب کے آئینے
میں“ مشمولہ ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۷

(ب) ”علی گڑھ انسی ٹیوب کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ سر سید کی اوپر مطبوع سوانح عمری
سے، جو انگریزی میں کریں۔ جی۔ ایف۔ گراہم نے

Life and works of Sir Syed Ahmad Khan کے عنوان سے ۱۸۸۵ء میں لکھی تھی، پہلے سر سید کی سوانح
حیات اردو میں لکھی جا چکی تھی۔ گزٹ میں شائع ایک اور اتنی نوث میں سر سید نے
لکھا تھا: ”ہمارے ایک شفیق غائبانہ نے جس نے ہم سے ملاقات ظاہری نہیں کی ہے
ہماری لیف (لائف) اپنے خیال کے مطابق لکھ کر ہمارے پاس پہنچی ہے جس میں ایسی
باتیں بھی ہیں جس سے ہم خود بھی واقع نہیں ہیں ہم ان کا دلی شکر یہ ادا کرتے ہیں۔“ یہ
مسودہ ۱۸۸۳ء میں سر سید کے پاس پہنچا گیا تھا اس کے مصنف سر سید کے کوئی شفیق
غائبانہ نہ تھے اور یہ مسودہ اشاعت پذیر کیوں نہیں ہوا کہ اپر پہر یہ مسودہ کس کی تحویل میں
رہا، سر سید کی تحریریں، مشمولہ علی گڑھ انسی ٹیوب گزٹ تہذیب الاخلاق اور خطوط ان
سوالات کا جواب فراہم نہیں کرتے اور ماہر ان سر سید اس باب میں خاموش
ہیں۔ ”ماخوذ: شافع قدوالی، سوانح سر سید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۱۷۲۰ء)“

۱۳۲ تا ۱۳۱

(۳۵۱) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”مقالات سر سید: حصہ ہشتم“ ۱۹۶۲ء ص: ۸ تا ۱۳۱

(۳۵۲) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سر سید جلد اول“ ۱۹۷۲ء ص: ۵۷ تا ۵۵

(۳۵۳) مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۷ تا ۱۷۱

(۳۵۴) شیعی حسین، سر سید احمد خال اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۷۲

(ب) ”یکیشن ۱۳ نومبر ۱۸۸۲ء کو مکشیں کیا گیا۔ بیساں بھی حالی نے کی صحبت کا خیال نہیں رکھا
ہے اور لکھا کہ پہلے سروں کی مکشیں کا قیام ۱۸۸۱ء میں عمل میں آیا اور سینیں ان برادر درج کیا
جاتا رہا۔..... علی گڑھ انسی ٹیوب گزٹ میں شائع سرکاری
اعلامیہ..... سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کا پہلا سروں کی مکشیں نومبر
۱۸۸۲ء میں مقرر ہوا اور اس میں دو مسلم بمراں قاضی شہاب الدین اور سر سید احمد خال

(۳۵۵) کیمیش ۲۱ نومبر ۱۸۸۲ء میں مسلم بمراں کی مکشیں کا عمل رہا درج کیا
شامل تھے۔..... کیمیش ۲۱ نومبر ۱۸۸۲ء میں مسلم بمراں کی مکشیں کا عمل رہا درج کیا
نے اپنی رپورٹ دسمبر ۱۸۸۲ء میں حکومت برطانیہ کو پیش کر دی۔“ شافع قدوالی، سوانح

سید احمد کے علاوہ ان کے دوست نواب محمد اسماعیل خاں رئیس دہلوی، ضلع کلکٹر مسٹر کینیڈی، بول سرجن ڈاکٹر موریانی، مولوی محمد یوسف ایڈ وکیٹ، مولانا بشی نعماںی، ایرانی شاعر آغا کمال تاجر، آغا محمد حسن اور کچھ طالب علموں نے حصہ لیا، بلکہ کی شرح پائچ روپیہ سے ایک روپیہ تک رکھی گئی۔ ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸

- (ب) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۶۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۸۷) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” مقالات سرید ” حصہ ۲۰۰۶ء ص: ۱۹۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۸۸) محمود الرحمن، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸
- (۳۸۹) ” سرید کے لکچروں کا مجموعہ مرتبہ مشی سراج الدین ایڈ ڈی سر مرور گزٹ ناہن منصور پریس لاہور سے ۶ نومبر ۱۸۹۰ء کو ۳۲۰ صفحات پر مشتمل شائع ہوا۔۔۔۔۔ کمل جمکون لکچرز اور سچیز مرتبہ محمد امام الدین گجراتی ۱۹۰۰ء میں مطبع نول کشور پرنگ ہاؤس لاہور سے چھپا، ” شیخ احسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ” ۲۰۰۴ء ص: ۲۶۵
- (۳۹۰) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۷۰ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۹۱) ” شیخ احسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ” (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء ص: ۱۷۲)
- (۳۹۲) (الف) ” نواب شاہ بیجان بیگم بھوپال نے ۱۲ ہزار روپیہ عطیہ کیا، نظام نے لاء کاس کھونے اور نظام میوزیم کی عمارت کی تعمیل کی لیے سالانہ چندہ ۲۲ ہزار کیا ” ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸
- (ب) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۹۳) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۹۴) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۳۹۵) ” شیخ احسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ” (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء ص: ۱۷۲)
- (۳۹۶) ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۹
- (۳۹۷) ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۹
- (۳۹۸) ” شیخ احسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ” (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء ص: ۱۳۰)
- (۳۹۹) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۲ مارچ ۱۹۹۸ء
- (۴۰۰) ” تبصرہ ”، ” شیخ احمد الدین ”، ” بیرہ الفاروق ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ہفتہ، (۱۹۹۲ء) ص: ۲۲۲ تا ۲۳۲
- (۴۰۱) ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۲۲۸ تا ۲۳۲

وہابی، اہل حدیث یاقین حدیث، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ نهم، (۱۹۹۲ء) ص: ۲۱۲ تا ۲۱۰

(۳۶۵) محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸

(۳۶۶) کتاب فضیلت یا معلم الطلباء پر یو یو، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ہفتہ، (۱۹۹۲ء) ص: ۳۰۸ تا ۳۰۵

(۳۶۷) ذی القریین کا موجودتاریخ کی روشنی میں، ” تہذیب الاخلاق ”، ۱۸۸۹ء، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ششم (۱۹۹۲ء) ص: ۵۹ تا ۵۵

(۳۶۸) ” پینی رینڈنگ تھیڑ ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ہتم (۱۹۹۲ء) ص: ۱۸۹ تا ۱۸۲

(۳۶۹) ایک ڈچپ پورا ندیشی، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ ہتم (۱۹۹۲ء) ص: ۱۸۳ تا ۱۸۳

(۳۷۰) مولانا الطاف حسین حوالی، ” حیات جاوید ”، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص: ۱۷۳ تا ۱۷۱

(۳۷۱) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ” مقالات سرید ” حصہ هفتہ، (۱۹۹۲ء) ص: ۳۰۹ تا ۳۳۰

(۳۷۲) ” شری حسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ”، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۷۱ تا ۱۷۰

(۳۷۳) روح اور اس کی حقیقت، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص: ۳۵ تا ۳۵

(۳۷۴) دیباچہ المامون، ” دیباچہ المامون ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هفتہ، (۱۹۹۲ء) ص: ۳۱۳ تا ۳۰۹

(۳۷۵) ” ہاں اور چھپی ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ هتم (۱۹۹۲ء) ص: ۱۸۳ تا ۱۷۱

(۳۷۶) ” ملائکہ حنفی اور شیعیین کی حقیقت ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص: ۵۲ تا ۵۱

(۳۷۷) ” امام غزالی ” کے واردات قلبی، ” ملائکہ ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص: ۲۲۳ تا ۲۵۳

(۳۷۸) ” امام غزالی ” اور ” فلسفی حضرات ”، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص: ۷۹ تا ۷۶

(۳۷۹) ” امام غزالی ” کے خیالات، ” ملائکہ ”، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص: ۹۰ تا ۸۰

(۳۸۰) ” معرفت ذات ” کے بارے میں امام غزالی کے خیالات، ” ملائکہ ”، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص: ۱۰۲ تا ۹۱

(۳۸۱) ” محمد اسماعیل پانی پتی ”، مرتب ” خطبات سرید جلد دوم ” ۱۹۷۳ء ص: ۱۹۸۵ تا ۱۳۸

(۳۸۲) ” مدرسۃ العلوم علی گڑھ ” کے تاریخی حالات، ” ملائکہ ”، مقالات سرید، حصہ ہدوادہ ہتم (۱۹۹۳ء) ص: ۲۲۵ تا ۱۸۲

(۳۸۳) ” کمیٹی خریتہ البضاعت ” کے آخری جلسہ میں قانون ٹریٹیان جو پہلے مشتمل ہو چکا تھا، ” مہران ” کی رائے موصول ہونے کے بعد منظوری کے لیے پیش کیا گیا۔ کانچ کا انتظام جو ۵ خود مختار کمیٹیوں کے تحت تھا، قانون ٹریٹیان کے نفاذ کے بعد یہ کمیٹیاں خود مختارانہ حیثیت ختم کر کے بورڈ آف ٹریٹیز کے تحت آتیں، ” محمود الرحمن ”، ” حیات سرید روز و شب کے آئینے میں ” مشمولہ: ماہنامہ ” تہذیب ” مارچ ۱۹۹۸ء ص: ۱۸

(۳۸۴) ” شیخ احسین ”، ” سرید احمد خاں اور ان کا عہد ”، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء) ص: ۱۷۱ تا ۱۶۹

(۳۸۵) ” کانچ ” کے چندہ کے لیے نمائش میں پین رینڈنگ کلب کے تحت ایک تھیڑ شوکیا جس میں

- (۳۱) عالم مثال یاماء علی تہذیب الاخلاق، جلد دوم، نمبر (دورسوم) شوال ۱۴۳۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص ۷۶۔ ۸۱ تا ۹۷ء
- (۳۲) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص ۱۵ تا ۲۱ء
- (۳۳) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”مقالات سرید: حصہ هشتم“ ۱۹۶۲ء ص ۳۰ تا ۱۳۳۳ھ
- (۳۴) زابد اور فلاسفہ، تہذیب الاخلاق، (دورسوم) جلد ا، نمبر ا، شوال ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزدہ، تم (۲۰۰۱ء) ص ۵۰ تا ۱۵۱ء
- (۳۵) احادیث، تہذیب الاخلاق، جلد دوم، نمبر ۲ (دورسوم)، بابت ذی قعده ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول، (۱۹۸۳ء) ص ۱ تا ۵۹ء
- (۳۶) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص ۱ تا ۲۷ء
- (۳۷) عالم غیر تہذیب الاخلاق، جلد دوم، نمبر ۳ (دورسوم)، ذی الحجه ۱۴۳۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول، (۱۹۸۲ء) ص ۲۸ تا ۱۲۸ء
- (۳۸) تہذیب الاخلاق اور اس کے حامیوں کو مبارک باد، تہذیب الاخلاق، شوال ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص ۷۲ تا ۳۷ء
- (۳۹) مسلمانوں کی تعلیم میں متفقہ کوشش کی ضرورت، تہذیب الاخلاق (دورسوم) جلد ا، نمبر ا، شوال ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص ۲۲ تا ۲۲ء
- (۴۰) تہذیب الاخلاق کا اجراء تیری بار، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ا، (دورسوم) شوال ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص ۶۵ تا ۷۶ء
- (۴۱) انہذا اشیٰ، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ا، (دورسوم) شوال ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص ۷۰ تا ۷۱ء
- (۴۲) ذات و صفاتی تعالیٰ شانہ، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۳ (دورسوم) محرم ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۵۸ تا ۲۶۲ء
- (۴۳) بھولا بھالا دین دار اور پکافلاسفہ، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۳ (دورسوم)، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۷ تا ۲۶۲ء
- (۴۴) ذات باری جل جلالہ، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۳ (دورسوم) محرم ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۵۵ تا ۲۵۷ء
- (۴۵) طبیعتوں یا نیچریوں یا فلکیوں، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۵ (دورسوم) صفر ۱۴۳۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۷۷ تا ۲۷ء
- (۴۶) کیا نیچر مانندے خدا معلم ہو جاتا ہے؟ تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۵ (دورسوم)، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۸۵ تا ۲۸۳ء
- (۴۷) تہذیب الاخلاق کے مضامین کیسے ہونے چاہیں، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ۶، شوال ۱۴۳۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۱۸۲ تا ۱۸۵ء

۱۹۹۸ء ص ۱۹

- (۴۸) زمانہ کا اثر نہ مجب پر، تہذیب الاخلاق، کیم شوال، کیم ۱۱، جلد ا، نمبر ا، (دورسوم)، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول (۱۹۸۲ء) ص ۹۱ تا ۱۸۹ء
- (۴۹) روح اور اس کا وجود، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ۲، (دورسوم) کیم ذی قعده، ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۲۹ تا ۲۳۳ء
- (۵۰) نقل اور عقل میں مخالفت، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ۲، (دورسوم) کیم ذی الحجه، ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۳۲ تا ۲۳۸ء
- (۵۱) التازم بین العللہ، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ۱، (دورسوم) کیم ذی الحجه، ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۳۹ تا ۲۴۷ء
- (۵۲) اعلم حجاب اکبر، تہذیب الاخلاق، جلد ا، نمبر ۲، (دورسوم) کیم ذی الحجه، ۱۴۳۱ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۲۴۸ تا ۲۵۶ء
- (۵۳) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب ”خطبات سرید جلد دوم“ ۱۹۷۳ء ص ۱۹ تا ۲۴۵ء
- (۵۴) (الف) محمود الرحمن، ”حیات سرید روز و شب کے آئینے میں“ مشمولہ: ماہنامہ ”تہذیب“ مارچ ۱۹۹۸ء ص ۱۹
- (۵۵) (ب) ”علی گڑھ انشیٰ ٹپٹ گزٹ کے شارہ مورخہ ۱۸۹۳ء جنوری ۱۸۹۳ء میں سید حامد کے انتقال کی خبر شائع ہوئی جس کے مطابق سید حامد شخص دون بیارہے اور وہ طویل عرصہ تک متعدد اصلاحیں میں سپریٹڈنٹ پولیس کے عہدے پر تعینات رہے۔ ”۲۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو روز جمعہ گلراہ سبجے شب کے انتقال کیا۔“ ماخوذ: شافع قدوالی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۱ء) ص ۷۲ تا ۸۱ء
- (۵۶) مولانا الطاف حسین حمالی، ”حیات جاوید“ ۱۹۸۰ء ص ۱۹
- (۵۷) (الف) ”سرید کی بڑی بہن عجۃ النساء بیگم کا انتقال کے بارے میں حالی نے لکھا کہ ان کا انتقال کچھ کم توے بر س کی عمر میں دسمبر ۱۸۹۲ء میں ہوا اور اس وقت سرید محمد بن ابی یکشل کافرنیس کی تقریب کے سلسلے میں دہلی میں موجود تھے۔ عجۃ النساء بیگم کا انتقال ۱۸۹۲ء میں نہیں ہوا تھا کہ نسرین ممتاز پسیر نے سرید کا ایک خط مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۹۳ء کا شامل کیا ہے جس میں انھوں نے اپنی بڑی بہن کی علاالت کا ذکر کیا ہے۔ یہ خط کیم احمد الدین کے نام ہے۔ پروفیسر افشار عالم خاں نے سرید کے مذکورہ خط کو موضوع بحث بناتے ہوئے تیجہ نکالا ہے: ”ہمارے اندازے کے مطابق سرید کی یہ شیرہ عجۃ النساء بیگم کا انتقال دسمبر ۱۸۹۳ء میں دہلی میں ہوا تھا۔“ ماخوذ: شافع قدوالی، سوانح سرید ایک بازدید (حوالہ سابق، ۷۱ء) ص ۷۳ تا ۷۴ء
- (۵۸) نمیدانم، نمیدانم، نمیدانم، تہذیب الاخلاق، جلد دوم، نمبر ا، (دورسوم) شوال ۱۴۳۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۳ء) ص ۱۸۲ تا ۱۸۵ء

- (۲۲۲) ہندوستانیوں کی تعلیم ولایت میں، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۳ (دورہ) ذی الحجه ۱۴۱۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص ۱۵۵۱۳،
- (۲۲۳) گریجویٹ اور بحارت، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۲، (دورہ) حرم ۱۴۱۳ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پانزدہ، (۲۰۰۱ء) ص ۱۷۱۲۰،
- (۲۲۴) (ا) مولانا الطاف سعین حامل، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص ۵: ۱۷۲ تا ۱۷۳،
- (۲۲۴) (ب) شریا حسین، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء) ص ۲۲،
- (۲۲۴) (ج) سید معین الحق، اکثر، سرید احمد خاں کے سوانح حیات (مشمولہ: محمد اکرم چغائی، ۲۰۰۶ء، حوالہ سابق) ص ۲۳،
- (۲۲۵) عزت، تہذیب الاخلاق، جلد ۴، نمبر ۵، (دورہ) کیم صفر ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزہم (۱۹۶۲ء) ص ۱۰۱ تا ۱۰۲،
- (۲۲۶) لا وقوف بامادہ اللہ، تہذیب الاخلاق، جلد ۴، نمبر ۶، (دورہ) کیم ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص ۲۲۵ تا ۲۲۸،
- (۲۲۷) قوم نوح کے مذہبی حالات کی تحقیق تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۹، (دورہ) جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص ۵۹ تا ۱۰۵،
- (۲۲۸) سید کے لفظ کا استعمال، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۱۰، (دورہ) رجب ۱۴۱۳ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ پانزدہم (۲۰۰۱ء) ص ۱۲۰،
- (۲۲۹) کالدیا کی نظم میں، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۱۰، (دورہ) رجب ۱۴۱۳ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص ۵۸ تا ۱۰۳،
- (۲۳۰) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطبات سرید جلد دوم" ۱۹۷۳ء، ص ۳۶۹ تا ۳۷۳،
- (۲۳۱) محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں (مشمولہ: ماہنامہ "تہذیب" مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۹،
- (۲۳۲) عرب کے بتوں کے نام، تہذیب الاخلاق، جلد ۲، نمبر ۱۲ (دورہ) رمضان ۱۴۱۳ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ ششم (۱۹۶۲ء) ص ۱۰۰ تا ۱۰۱،
- (۲۳۳) محمود الرحمن، حیات سرید روز و شب کے آئینے میں، (مشمولہ: ماہنامہ "تہذیب" مارچ ۱۹۹۸ء) ص ۱۹،
- (۲۳۴) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطبات سرید جلد دوم" ۱۹۷۳ء، ص ۷۰: ۳۷۳ تا ۳۹۱،
- (۲۳۵) ترقی کے اصول اور تنزلی کی وجہ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دوازدہم (۱۹۹۳ء) ص ۲۸۳ تا ۲۲۵،
- (۲۳۶) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب، خطبات سرید جلد دوم، ۱۹۷۳ء، ص ۳۹۱ تا ۳۹۲،
- (۲۳۷) مولانا الطاف سعین حامل، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء) ص ۱۷۵ تا ۱۷۶،
- (۲۳۸) "ضمون: ازادی مطہرات، وحید الدین سلیم پانی پتی نے مرتب کر کے علی گڑھ سے شائع

- (۲۲۸) (دوسرہ) ۱۳۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ دهم (۱۹۹۲ء) ص ۳: ۷۷ تا ۷۸،
- (۲۲۹) (دوسرہ) الیل والبرھان، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۶ (دورہ) جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص ۲۸۲ تا ۳۰۰،
- (۲۳۰) (دوسرہ) کتابۃ الاعمال والمریان، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۶ (دورہ) ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ اول (۱۹۸۲ء) ص ۱۹۲ تا ۲۰۲،
- (۲۳۱) (دوسرہ) گناہ سے عذاب کیوں ہوتا ہے.....، تہذیب الاخلاق، جلد اول، نمبر ۲، (دورہ) ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید حصہ اول (۱۹۸۲ء) ص ۲۰۳ تا ۲۱۵،
- (۲۳۲) (دوسرہ) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطبات سرید جلد دوم" ۱۹۷۳ء، ص ۲۷۵ تا ۲۸۰،
- (۲۳۳) (دوسرہ) موجودہ تعلیم، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ دوازدہم (۱۹۹۳ء) ص ۲۳۲ تا ۲۴۲،
- (۲۳۴) (دوسرہ) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطبات سرید جلد دوم" ۱۹۷۳ء، ص ۳۰۵ تا ۳۱۵،
- (۲۳۵) (دوسرہ) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "خطبات سرید جلد دوم" ۱۹۷۳ء، ص ۳۰۹ تا ۳۲۰،
- (ب) (دوسرہ) مولوی عبدالحق، سید راس مسعود، (مشمولہ: پنجم دعویٰ سندھ، ۱۹۵۹ء)، ص ۳۲۲ تا ۳۵۰،
- (۲۳۶) (الف) "اس کا قیام مکلتت کی ایگلوائزین ڈپیس ایسوی ایشن کے طرز پر گیا تھا اس کے مقاصد میں مسلمانوں کی فلاں و بہبود کے طریقوں پر غور کرنا اور ان کو روایہ عمل لانا شامل تھا پہلے اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ پرنسپل بیک رڑکی کے تھامس انجیٹر نگ کانج کے پرنسپل کو مسلمان طلباء کے لیے داخلہ میں پکج لشتین محفوظ کرنے کی طرف تو جو دلائیں، اس ایسوی ایشن کے اجلاس عموماً مسلم ایجیکٹیشن کافرنز کے اجلاس کے موقع پر ہوتے تھے " محمود الرحمن، "حیات سرید روز و شب کے آئینے میں" مشمولہ: ماہنامہ "تہذیب" مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۹،
- (ب) (دوسرہ) "محمد علی صدیقی، "ضمیر: حیات سرید (سوانح خاکہ)" ۲۰۰۳ء، ص ۱۳۳،
- (۲۳۷) (دوسرہ) صوالی موجود، تہذیب الاخلاق، ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، مشمولہ مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص ۲۲۲ تا ۲۲۸،
- (۲۳۸) (دوسرہ) شریا حسین، سرید احمد خاں اور ان کا عہد، (حوالہ سابق ۲۰۰۲ء) ص ۱۳۰،
- (۲۳۹) (دوسرہ) عید کادن، تہذیب الاخلاق، جلد ۴، نمبر ۱، (دورہ) کیم شوال ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ پانزہم (۱۹۶۲ء) ص ۲۱۲ تا ۲۰۹،
- (۲۴۰) (دوسرہ) محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب "مقالات سرید: حصہ هشتم" ۱۹۷۲ء، ص ۱۳۹: ۱۵۵،
- (۲۴۱) (دوسرہ) حل شاء اللہ، تہذیب الاخلاق، جلد ۴، نمبر ۲، ۵، ۳ (دورہ) کیم محمد تا کیم ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، مشمولہ، مقالات سرید، حصہ سوم (۱۹۸۲ء) ص ۱۸۱ تا ۲۲۲،

- (۲۵۸) کیا۔ مأخذ: شریا حسین، ”سرید احمد خان اور ان کا عہد“، ص: ۱۷۸ تا ۱۸۱، ۲۰۰۶ء
مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، (حوالہ سابق ۱۹۸۰ء)، ص: ۱۸۲ تا ۱۸۳، ۱۹۸۰ء
(۲۵۹) (ب) شریا حسین، ”سرید احمد خان اور ان کا عہد“، (حوالہ سابق ۲۰۰۶ء)، ص: ۱۸۵ تا ۱۸۶، ۱۹۸۰ء
مولانا الطاف حسین حالی، حیات جاوید، ”سرید کے سوانح کوائف کے تفصیلی تذکرے کے ضمن میں ان کی وفات سے متعلق
تفصیلات کے اندر اجسے احتراز برداگیا ہے کہ اس ضمن میں حالی نے خاص تفصیل سے
روشنی ڈالی ہے اور بقیہ تفصیلات میر ولایت حسین کی آپ بیٹی اور داکٹر شیخ محمد عبداللہ کی
سوائی حیات، مشہدات اور تاثرات میں بیان کی گئی ہے۔ میر ولایت حسین اور شیخ
محمد عبداللہ کے ایک بیان کی کہ سرید کی تجھیز و تکمیل ان کے احباب کے چند سے ہوئی
تھی، قرار واقعی تزویہ پر فیض افتخار عالم خان نے اپنی کتاب سرید درون خانہ (۲۰۰۶ء)
میں کی ہے، ”ماخوذ: شاعر قدواری، سوانح سرید ایک بازو دید (حوالہ سابق ۲۰۰۷ء)
ص: ۱۲۳، ۲۰۰۶ء
(۲۶۰) سرید احمد خان، ”مس المطابع، مرتب، منتخب مضامین تہذیب الاخلاق، حیدر آباد
وکن: بخش المطالع، من ندارد
سلیم الدین سلیم پانی پتی، مرتب، سرید احمد خان کے خطوط، پانی پت: حالی پریس، ۱۸۲۹ء
ناصر الدین محمد، روزنگریہ وکن: مطبع تائید الاسلام، حیدر آباد، ۱۸۸۱ء
(۲۶۱) (۲۶۲) مولوی مشتاق حسین، سرید کا اسلام، دہلی: نای پریس، من ندارد
فضل الدین، مرتب، مجموعہ لیکچرز: سرید احمد خان، لاہور: فضل الدین ناشر و تاجر کتب،
کشمیری بازار، ۱۸۹۰ء
(۲۶۳) (۲۶۴) سرید احمد خان، لیکچر: اسلام، لاہور: مطبع مجتبائی، ۱۸۹۱ء
محمد امام الدین، مرتب، آخری مضامین سرید احمد خان، لاہور: رفاه عام پریس، ۱۸۹۷ء
(۲۶۵) (۲۶۶) مأخذ: شریا حسین، سرید احمد خان اور ان کا عہد (علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس،
۱۸۹۰ء)، ۱۸۰۶ء
(۲۶۷) (۲۶۸) مشی فضل الدین، مرتب، آخری مضامین سرید احمد خان، لاہور: رفاه عام پریس، ۱۸۹۸ء
سرید احمد خان، الدعا وال استجابة، لاہور: مصطفیٰ پریس، ۱۸۹۹ء
(۲۶۹) (۲۷۰) سرید احمد خان، سلسلہ الملوك، لاہور: مطبع خادم الشعیعیم پنجاب، ۱۸۹۹ء
مشی نول کشور، مرتب، مجموعہ لیکچرز و اسپیچر، لاہور: مشی نول کشور پریس، ۱۹۰۰ء
(۲۷۱) (۲۷۲) مأخذ: شریا حسین، ”سرید احمد خان اور ان کا عہد“، ص: ۲۰۰۲، ۱۳۳ تا ۱۳۰، ۲۰۰۶ء
سید نوازش علی، حیات سرید، لاہور: خادم الشعیعیم پریس، ۱۹۰۲ء
(۲۷۳) (۲۷۴) محسن الملک مشی نول کشور، مرتب، مجموعہ لیکچرز و اسپیچر: سرید احمد خان، (حصہ اول)
لاہور: نول کشور پریس، ۱۹۰۳ء

- (۲۷۵) مشی نول کشور، مرتب، تغیر اسموت: سرید احمد خان، لاہور: مشی نول کشور پریس، ۱۹۰۵ء
 حاجی محمد سلیمانی نیس دتاوی، داکٹر سرید احمد خان بہادر، ہی ایس آئی کا چھر، آگرہ: مطبع
مفید عام پریس، ۱۹۰۷ء
سرید احمد خان اور مولوی چراغ، حقیقت اسحر، لاہور: مطبع مطبع نول کشور اسٹیم پریس، ۱۹۱۰ء
سرید احمد خان، ازالۃ الغین عن ذی القرنین، علی گڑھ: مطبع ریاض ہند، طبع دوم، ۱۹۱۰ء
مالک رام، سرید مرحوم، ابالی: بلالی پریس، ۱۹۱۱ء
عبداللہ جان، مرتب، خطوط سرید، ملہیانہ، عبد اللہ جان ناشر، ۱۹۲۲ء
عبداللہ تمہر، سرید کی دینی برکتیں، لکھنؤ: دلگذر پریس، ۱۹۲۳ء
سید راس مسعود، نظام جنگ، مرتب، خطوط سرید، بدالیوں: نظامی پریس، ۱۹۲۳ء
نور الرحمن، حیات سرید، دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۰ء
محمد عبداللہ خان خویشی، مرتب، مقالات سرید، لاہور: ناشر عبداللہ خویشی، ۱۹۵۲ء
سرید احمد خان، اساباب بغاوت ہند، کراچی: سرویس سمز پریس، انگل روڈ، طبع دوم، ۱۹۵۵ء
ابولیث صدقی، مرتب، اساباب بغاوت ہند، (مقدمہ، مرتب) کراچی: اردو اکیڈمی
سندھ، ۱۹۵۷ء
الاطاف حسین حالی، حیات جاوید، لاہور: کریست پریس، ۱۹۵۷ء
مولوی عبدالحق، ”سرید احمد خان: حالات دا فکار“، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۵۸ء
فوق کریم، مرتب، اساباب بغاوت ہند، علی گڑھ: مسلم یونیورسٹی پبلیشورز، ۱۹۵۸ء
نیکم قریشی، مرتب، علی گڑھ تحریک، لکھنؤ: مسلم پریس، ۱۹۶۰ء
سید عبداللہ، ڈاٹر، سرید احمد اور ان کے نامور فرقاء کی شرکا فنی و فکری جائزہ، لاہور: مکتبہ
کاروان ادب، ۱۹۶۰ء
مولوی محمد امین زیبری، تذکرہ سرید، لاہور: پبلیشورز یونائیٹڈ لائیٹنڈ، ۱۹۶۱ء
مولانا محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب، مسافر ان لندن، (سفر نامہ سرید)، لاہور: مجلس
ترقبی ادب، ۱۹۶۱ء
مولانا محمد اسماعیل پانی پتی، مرتب، مقالات سرید احمد خان، (جلد اول تا شانزہیم)
لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۲ء، ۱۹۶۳ء
شادب حسین رضا، سرید اور اصلاح معاشرہ، لاہور: دین محمدی پریس، ۱۹۶۳ء
قاضی احمد میان اختر جو ناگری، سرید کا علمی کارنامہ، کراچی: اکیڈمی ایجوکیشن
ریسرچ، ۱۹۶۳ء
محودا حمر رکانی، مرتب، ہرست فریدیہ، کراچی: ایجوکیشن پریس، ۱۹۶۲ء
قاضی احمد میان اختر جو ناگری، محقق و مرتب، ”تذکرہ اہل دہلی“، مصنف سرید
کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۶۵ء

- عارف الاسلام، مسیح اکون، سریدا آزاد، علی گڑھ: علی گڑھ پبلیشنگ ہاؤس، ۱۹۸۸ء
- عبد الحق، مطعلہ سرید، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۱۹۸۹ء
- عینی صدیق، مرتب، سریدا بازیافت، علی گڑھ: سریدا کامپنی، ۱۹۹۰ء
- سلیم اختر، پروفیسر، تخلیق، "حیات جاوید" لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۹۳ء
- خلیق احمد نظای، پروفیسر، سریدا کی فکر اور عصر جدید کے تقاضے، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۹۳ء
- اصغر عباس مترجم، سریدا احمد خال (مصنف: خلیق احمد نظای)، نئی دہلی: پبلیکیشنز ڈویژن، ۱۹۹۳ء
- خلیق احمد نظای، پروفیسر، "علی گڑھ کی علمی خدمات" نئی دہلی: انجمن ترقی اردو (ہند)، ۱۹۹۴ء
- خدائخش اور پیش لائبیری، مرتب، مقدمہ تفسیر سرید، پٹشن: خدائخش اور پیش لائبیری، ۱۹۹۵ء
- شان محمد، مرتب، سرید کے مذہبی، تعلیمی اور سیاسی افکار کا تتقیدی جائزہ، علی گڑھ: سریدا کامپنی، ۱۹۹۵ء
- گوہر نوشی، ڈاکٹر، سرید: تحقیق و تدوین، مقالات، اسلام آباد: مجلس فروع تحقیق، ۱۹۹۶ء
- سلیم الدین قریشی، مولف و مدون، "سباب بغاوت ہند: تین غیر مطبوعہ مضامین" لاہور: ناشر مصنف، ۱۹۹۷ء
- ابوالیث کشفی، ڈاکٹر، مرتب، سرید کا آئینہ خانہ افکار کراچی: فضیل شنز پرائیوریتی لائبریری، ۱۹۹۸ء
- ضیاء الدین لاہوری، خود نوشت افکار سرید، کراچی: فضیلی شنز پرائیوریتی لائبریری، ۱۹۹۸ء
- سریدا احمد خال، مقالات سرید صدی، صدر سال یوم وفات، کراچی: سرید یونیورسٹی، ۱۹۹۸ء
- عطاء الرحمن خال میو، "سرید تحریک اور اردو کے تشریزی زاویے" لاہور: گورن پاپلشرز، ۱۹۹۸ء
- سریدا احمد خال، رسالہ خیر خواہ مسلمانان: حصہ اول تا سوم، پٹشن: خدائخش اور پیش لائبیری، ۱۹۹۸ء
- محمد اکرم چعتائی، مترجم، "سریدا احمد خال: مصنف سی ڈیلوٹرول، لاہور: ناشر اکرام چعتائی، ۱۹۹۸ء
- جیلیل یوسف، غریر ملک، "سریدا احمد خال" اسلام آباد: کامپنی ادبیات پاکستان، ۱۹۹۹ء
- علی محمد خال، ڈاکٹر، "مضامین سرید احمد خال" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۹۹ء
- مشیر احمد علوی ناظر کا کوروی، "علی گڑھ تحریک اور ادب اردو: رسالہ ندیم" گیا کے مضامین" پٹشن: خدائخش اور پیش لائبک اسٹریٹری، ۱۹۹۹ء
- محمد ذاکر علی خان، "روایات علی گڑھ" کراچی: اولڈ یونیورسٹی ایشنس علی گڑھ سوسائٹی، ۱۹۹۹ء
- شیم حنفی، سہیل احمد فادقی، مرتب، "سرید سے اکٹک" نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمبیڈ، ۱۹۹۹ء
- افتخار عالم خال، سریدا اور سانچنگ سوسائٹی، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمبیڈ، ۲۰۰۰ء
- سید حبوب شاہ، ڈاکٹر، "سریدا احمد خال اور علی گڑھ تحریک کے ناقدرین کا تحقیقی جائزہ" جمال خواجه، مرتب، "سرید کی اسلامی بصیرت" علی گڑھ: یونیورسٹی گڑھ موسومنٹ، ۱۹۸۷ء

- سریدا احمد خال، آثار الصنادید، دہلی: کوہنور پریس، ۱۹۶۵ء
- شان محمد، ڈاکٹر، مرتب، سرید تاریخی و سیاسی آئینہ میں علی گڑھ: مسلم یونیورسٹی، اردو بک ڈپو، ۱۹۶۶ء
- سید معین الرحمن، ڈاکٹر، ترتیب و حواشی، آثار الصنادید، لاہور: پاکستان ہسٹریکل سوسائٹی، ۱۹۶۶ء
- رازانکا پوری، مرتب، سریدا کی شخصیت، بلاس پور: سرید میوریل ایجوکیشنل سوسائٹی، ۱۹۶۶ء
- یوسف زادہ، "تاریخ ادب اردو" عبد سرید کی تحقیص کے ساتھ، لاہور: اختر بک ڈپو، ۱۹۶۷ء
- سید سلطان محمد حسین، "اردو کی تشریزی تاریخ میں سرید کا مقام" لاہور: فیروز شاپریل، ۱۹۷۱ء
- مولانا محمد اسماعیل پانچی، مرتب، خطبات سرید جلد اول، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۲ء
- مولانا محمد اسماعیل پانچی، مرتب، خطبات سرید جلد دوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۳ء
- مولانا محمد اسماعیل پانچی، مرتب، "مکتبات سرید" جلد اول، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۶ء
- عینی صدیق، سریدا احمد خال ایک سیاسی مطالعہ، دہلی: مکتبہ جامعہ دہلی، ۱۹۶۶ء
- نور الحسن نقوی، سرید اور ہندوستانی مسلمان، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۱۹۷۶ء
- محمد حسام الدین خاں غوری، "تحریک علی گڑھ اور حیدر آباد کن" کراچی: دارالاہد پاکستان، ۱۹۷۹ء
- بہارالآبادی، مرتب، "حیات جاوید" نئی دہلی: تاج پبلیشنگ ہاؤس، ۱۹۸۰ء
- قدیسیہ خاتون، "سرید کی ادبی خدمات اور ہندوستانی ثقاۃ الثانیہ" الہ آباد: کتابستان، ۱۹۸۱ء
- تنوری فاطمہ لیق، وارش رہنمی، مترجم، تاریخ علی گڑھ تحریک، ۲، حصہ، مصنفوں، مسمر: ممتاز حسین، پروفیسر انصار زادہ خال، کراچی: آل ایجوکیشنل کافنری، ۱۹۸۱ء
- ضیاء الدین لاہوری، "سرید کی کہانی ان کی اپنی زبانی" لاہور: ناتماں پریس، ۱۹۸۲ء
- اصغر عباس، انتخاب مضامین علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گرلز، لکھنؤ: اتر پردیش ردو اکادمی، ۱۹۸۲ء
- خلیق احمد نظای، پروفیسر، "سرید اور علی گڑھ تحریک" علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۱۹۸۲ء
- انور صدیقی، مرتب، "انتخاب مضامین سرید" نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمبیڈ، جامعہ نگر، ۱۹۸۳ء
- اقیٰ ایں کوثر، ڈاکٹر، "اردو کی ترقی میں سرید اور ان کے رفقے کا حصہ" لاہور: مغربی پاکستان اکیڈمی، ۱۹۸۳ء
- مولانا محمد اسماعیل پانچی، مرتب، "مکتبات سرید" جلد دوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۵ء
- جلیل قدوائی، "سرید علیہ الرحمۃ" کراچی: سیدر اس مسعود سوسائٹی، ۱۹۸۵ء
- عبد القادر ایم۔ اے، حناۓ علی گڑھ، بنگلور: اردو لائبیری می سٹرن جنوری، ۱۹۸۶ء
- مشی فوق کریمی، "سرید کے سیاسی افکار" علی گڑھ پریس، ۱۹۸۷ء
- اصغر عباس، "سرید، اقبال اور علی گڑھ" علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۱۹۸۷ء
- جمال خواجه، مرتب، "سرید کی اسلامی بصیرت" علی گڑھ: یونیورسٹی گڑھ موسومنٹ، ۱۹۸۷ء

- (۵۷۰) مولوی سید اقبال علی، مؤلف، سریدا سفر نامہ پنجاب، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۹ء
سریدا احمد خال، ڈاکٹر یم ہشر کی کتاب کاجواب ہمارے ہندوستانی مسلمان، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۹ء
- (۵۷۱) سریدا احمد خال، بیرت فریدیہ، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۹ء
خلیق اجمی، ڈاکٹر، مرتب، بیرت فریدیہ، نئی دہلی، اجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۱۰ء
مولوی محمد امام الدین گجرائی، معلم جمیع لکچر ز و سپچر طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کادی، ۲۰۱۰ء
انور صدیقی، مرتب، انتخاب مضمون سریدا، دہلی: مکتبہ جامعہ دہلی، ۲۰۱۱ء
افتخار عالم خال، پروفیسر، سریدا اور سائنسک سوسائٹی ایک بازیافت، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ دہلی، ۲۰۱۳ء
- (۵۷۲) اسرار عالم، "سریدی کی بصیرت" نئی دہلی: دارالعلوم، ۲۰۱۳ء
افتخار عالم خال، پروفیسر، سریدا اور جدیدیت، لاہور: سینئٹ اسکائی پبلیشرز، ۲۰۱۳ء
افتخار عالم خال، پروفیسر، سریدا اور ہندوستانی نظام زراعت، دہلی: ایجوکیشن پبلنگ ہاؤس، ۲۰۱۳ء
- (۵۷۳) اصغر عباس، پروفیسر، مرتب، سریدی کی سائنسک سوسائٹی لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء
ضیاء الدین لاہوری، مرتب، کتابیات سریدا، لاہور: علم و عرفان پبلشر، ۲۰۱۵ء
شائع قدوائی، سوانح سریدا: ایک بازدیدی، نئی دہلی: براون بک پبلیکیشنز، ۲۰۱۷ء
سہیل عباس، اردو سائل کے سرید نمبرز، مشمولہ: www-lib.tufs.ac.jp

opac/recordID/handle/10108/84896?hit.

- (۵۷۴) کراچی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایشیان پاکستان، ۲۰۰۰ء
ریاض الرحمن شروانی، مرتب، مقالات قومی سرید سینما، علی گڑھ: آل انڈیا ایجوکیشن کافرنسل، ۲۰۰۰ء

- (۵۷۵) افتخار عالم خال، سریدا اور فن تعمیر، علی گڑھ: ایجوکیشن پبلنگ ہاؤس، ۲۰۰۱ء
محمد یسین مظہر صدیقی، مرتب، سرید اور علوم اسلامیہ، علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء
اقبال حسین، پروفیسر، مرتب، دستاویز مسلم ایجوکیشن کافرنسل، ۱۸۹۶ء تا ۱۸۸۲ء
جلد اول، ۲۰۰۳ء
سریدا احمد خال، خطبات الاحمدیہ، طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۳ء
خلیق اجمی، ڈاکٹر، مدون و مرتب، "آثار الصنادیہ" نئی دہلی: ادارہ فروغ اردو، قومی کونسل بیورو، ۲۰۰۳ء
عائزہ قریشی، تحقیق و ترتیب، اشاریہ سریدا، نئی دہلی: عاکف بک پڈپو، ۲۰۰۳ء
نور الحسن نقوی، سریدا اور ان کے کارنے، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۲۰۰۳ء
محمد علی صدیقی، ڈاکٹر، "سریدا احمد خال اور جدت پسندی" کراچی: غشفرا کیڈی پاکستان، ۲۰۰۳ء
سریدا احمد خال، تبیین کلام، طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۳ء
سریدا احمد خال، تاریخ فیروز شاہی، صحیح و حوشی، طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۵ء
سریدا احمد خال، آئین کبری، صحیح و حوشی، طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۵ء
مشتاق احمد، ڈاکٹر سریدی کی تحری خدمات، دہلی: ایجوکیشن پبلنگ ہاؤس، ۲۰۰۵ء
محمد اکرم چحتائی، ترتیب و تدوین، "مطالعہ سریدا" لاہور: سنگ میل پہلی کیشنز، ۲۰۰۲ء
شرياء حسین، سریدا احمد خال اور ان کا معہد، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۲۰۰۲ء
افتخار عالم خال، سریدا دروان خان، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۲۰۰۲ء
سریدا احمد خال، توزک جہانگیری، صحیح، طبع دوم، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۲ء
شمس الرحمن فاروقی، سریدا احمد خال اور آبادیاتی نظام کا جائزہ مترجم، محمد عبدالمنان (سریدی میوریل لکچر) علی گڑھ: سریدا کادی، ۲۰۰۲ء
ضیاء الدین لاہوری، مؤلف، "سریدا دران کی تحریک" لاہور: جمیعت پہلی کیشنز، ۲۰۰۰ء
افتخار عالم خال، سریدا ہاؤس کے ماہ و سال بعد اسید محمد، علی گڑھ: ایجوکیشن بک ہاؤس، ۲۰۰۸ء
عبدالحکیم، "اردو صحافت اور سریدا احمد خال" دہلی: ایجوکیشن پبلنگ ہاؤس، ۲۰۰۸ء
اسفر عباس، مؤلف، مسافران لندن۔ مقدمہ، فرہنگ اور تعلیقات، علی گڑھ: سریدا کیڈی، ۲۰۰۹ء

کتابیات

- ۱۷۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مکتبات سریداحمدخان جلد اول دوم لاہور: مجلس ترقی ادب ۱۹۷۶ء
 - ۱۸۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مسافران اندن لاہور: مجلس ترقی ادب ۱۹۲۲ء
 - ۱۹۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ اول لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۸۳ء
 - ۲۰۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ سوم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم دسمبر ۱۹۸۳ء
 - ۲۱۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ چوتھم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ۱۹۶۲ء
 - ۲۲۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ ششم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ۱۹۲۲ء
 - ۲۳۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ ہفتم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ۱۹۶۲ء
 - ۲۴۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ بیشتم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول ستمبر ۱۹۶۲ء
 - ۲۵۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ ہشم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۲ء
 - ۲۶۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ دهم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۲ء
 - ۲۷۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ دوازدھم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۳ء
 - ۲۸۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ سیزدهم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۱۹۹۳ء
 - ۲۹۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب مقالات سریداحمدخان: حصہ پانزدھم لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم جون ۲۰۰۰ء
 - ۳۰۔ مشیر احمد علوی ناظر کاروی علی گڑھ تحریک اور ادب پٹنہ: خدا بخش اور پٹل پبلک ۱۹۹۹ء
- اردو (رسالہ ندیم، گیا کے مضامین) لائزیری

(رسائل)

- ۱۔ ماہنامہ تہذیب کراچی جلد: ۱۵، شمارہ: ۱، مارچ ۱۹۹۸ء علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز
- ۲۔ مجلہ برگ گل سریداہم خانی کراچی: اردو کالج ۱۹۶۸-۶۹ء
- ۳۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ سریداہم مارچ ۱۹۹۸ء
- ۴۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ سریداہم اکتوبر ۲۰۰۳ء
- ۵۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ جشن سریداہم خصوصی شارہ علی گڑھ ۲۰۰۱ء

(ویب گاہیں)

- 1- www-lib.tufs.ac.jp/opac/recordID/handle/10108/84896?hit.
- 2- www.rekhta.org
- 3- www.bazmurdu.com

- ۱۔ ابوالضریم خالدی، مرتب تقویم ہجری و عیسوی کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان طبع چہارم ۱۹۹۳ء نظر ثانی، مولوی محمد احمد خان
- ۲۔ افقار عالم خان سریداہم خانہ علی گڑھ: انجوکیشنل بک ہاؤس ۲۰۰۶ء
- ۳۔ شری حسین سریداہم خان اور ان کا عہد علی گڑھ: انجوکیشنل بک ہاؤس ۲۰۰۶ء
- ۴۔ خلیف احمد ظالمی، پروفیسر سریداہم علی گڑھ تحریک علی گڑھ: انجوکیشنل بک ہاؤس ۱۹۸۲ء
- ۵۔ خلیف احمد: مرتب سیرت فرمیدہ نی دہلی، انجمن ترقی اردو ہند ۲۰۱۰ء
- ۶۔ سریداہم خان رسالہ خواہ مسلمانان: حصہ اول تا سوم پٹنہ: خدا بخش اور پٹل لائبریری ۱۹۹۸ء
- ۷۔ سید عبداللہ نشر کافی فکری جائزہ سریداہم خان کے نامور فتاویٰ کی لائبریری کاروان ادب ۱۹۶۰ء
- ۸۔ شافع قدوائی سوانح سریداہم ایک بازدید نی دہلی: براونن بک پہلی کیشنر ۲۰۱۷ء
- ۹۔ قاضی احمد میاں ختر جنگلی مرتب تذکرہ اہل دہلی صصنف سریداہم پاکستان محمد اکریلی خان
- ۱۰۔ محمد اکریلی: ترتیب مددین مطالعہ سریداہم لاہور: سنگ میل پہلی کیشنر ۲۰۰۶ء
- ۱۱۔ محمد اکریلی خان روایات علی گڑھ علی گڑھ سوسائٹی کراچی: اولڈ بوائز ایمیشن ۱۹۹۹ء
- ۱۲۔ مولوی عبدالحق چند، عصر کراچی: اردو کیلی ۱۹۵۹ء
- ۱۳۔ محمد علی صدیقی سریداہم خان اور جدت پسندی کراچی: غشنقر کیمی پاکستان طبع دوم ۲۰۰۳ء
- ۱۴۔ مولانا الطائف حسین حامل، حیات جاوید دہلی: تاج پیلٹنگ ہاؤس طبع دوم ۱۹۸۰ء
- ۱۵۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب خطبات سریداہم جلد اول لاہور: مجلس ترقی ادب ۱۹۷۲ء
- ۱۶۔ مولانا محمد اسماعیل پانچھرتب خطبات سریداہم جلد دوم لاہور: مجلس ترقی ادب ۱۹۷۳ء